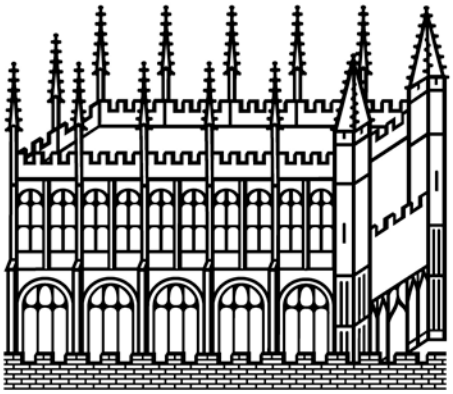

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16. A B4.

16 A 4



خاتمۃ الطبع

پرمیشر کی دیا اور بھگوان کی کرپا سے یہ رسالہ شگرف و نادر **گیان ساگر** نام جسمین مطالب تصوف اور مآرب وحدۃ الوجود جسکو شاستر مین بیدانت کہتے ہین لکھے ہین یعنے توصیف و تعریف قادر بیچون و بیچگون جسکو ایشر کی مایا بولتی ہین - اور نتیجہ پیدائش عالم - اور کیفیت ثمرہ دس حواس ظاہری اور باطنی کی اور آتما کی صفات اور طرز عبادات کا کہ جس سے معرفت حق حاصل ہو اور صحبت نیک و بد کا اثر اور گیان و دہیان کے کمال کی علامت اور صفات حسنہ کے فائدے اور سیئہ کے نہ احتراز کرنے کے مضار اور بیان اسکا کہ باعث مکت و نجات اور فلاح دارین انسان کے لیے کیا کیا چیزین ہین اس غدیر و آبگیر عمیق اور ساگر اتہاو گیان کو آٹھ موج پر منقسم کیا ہے - اور ضمناً نقشہ ہیئت مجموعی کل عالم (یعنے برہمانڈ) کہ جدا جدا جملہ اعضا و احشا و قوائے ظاہری اور باطنی سے پیدائش عالم مین کیا تصور کیا جاے - اور آخر اس کتاب مین فرہنگ لغات سنسکرت و بہاکہا کہ جو اس رسالہ مین وارد ہین منضم ہے تا وسیلہ حل معانی الفاظ بآسانی ہو الملخص یہ رسالہ عجیب و غریب عزیز الوجود عمدہ مذاق کا ہے کہ جسکے دیکھنے سے اصلیت علم تصوف کی ہر مذہب و ملت والیکو بخوبی ظاہر ہوتی ہے تصنیف اعلے درجہ کے گیانی بڑے عارف باکمال **منشی کردہاری لال** صاحب ہے پہلے اس سے یہ رسالہ دو بار اس مطبع مین چھپا خواہش خریداران سے ہاتھون ہاتھ بکا اور نہایت مطبوع و مقبول خلائق ہوا اب ہجوم خواہش شائقین سے بار سوم مطبع عالی قدردان ہر علم و فن **جناب منشی نول کشور صاحب** دام اقبالہ مقام لکھنؤ مین ماہ مئے ۱۸۷۷ء مطابق سمت ۱۹۳۴ بکرماجیتی چھپکر طیار ہوا ہر دم پرمیشر کی سرناگت سے پرارتھنا ہے کہ جلد تر فروخت ہو کر نوبت طبع چہارم کی پہونچائے آمین

تمت

INDIAN INSTITUTE

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
گگن	دماغ	منڈل	مکان	نارائن	جو سب میں ہے اور سب اوسمیں ہیں
گرہستی	دنیادار	مرت لوک	زمین		
		مہیش	صفت تموگن		
ل		مدہ لوک	اعراف	و	
لیک	راہ	من	دل		
لوبھ	طمع	مایا	ارادہ ازلی	وراٹ	کل عالم کی ہیت مجموعی
لوک	نام مقام	ماترا	مدت قرأت		
لوپ	گم		ایک حرف کی	ہ	
م		ن		ہرن گربھ	مجموعہ عناصر بسیط
مدہ	اوسط	نرگن	بے صفت	ہوم	آتش کدہ
مکت	مغفرت	نمسکار	سلام	تمام شد	
مہاپرش	انسان کامل	نیم	ضبط کرنا حواس اندرونی کا		
موہ	محبت				



نقشہ متعلقہ گیان ساگر





سے چودہ دیوتا پیدا ہوئے



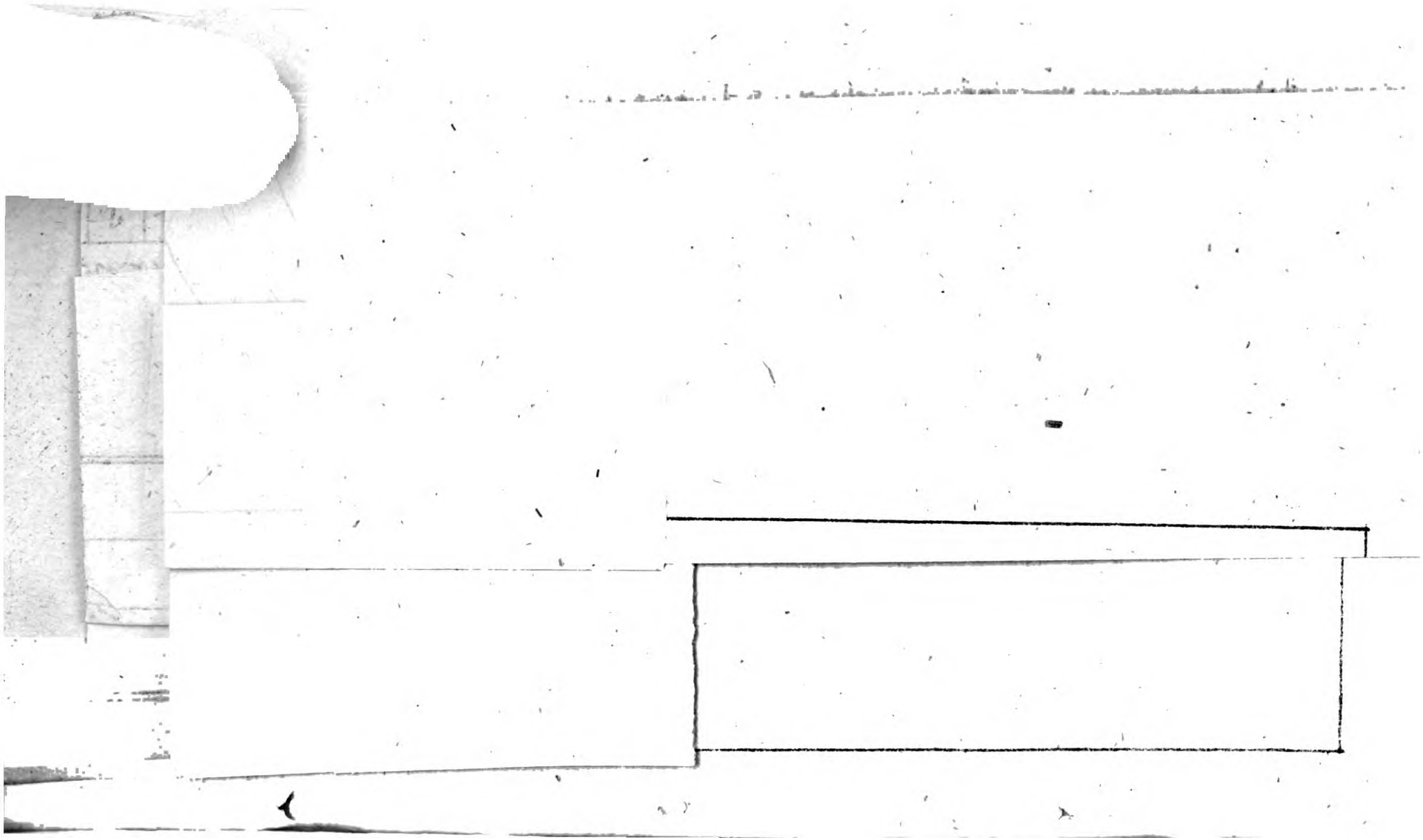



فرهنگ

لغ

رجگ

روچک

روبا

رس

رو

رو

سرگ

سا

س

س

سر

سر

س

نقشہ متعلقہ گیان ساگر

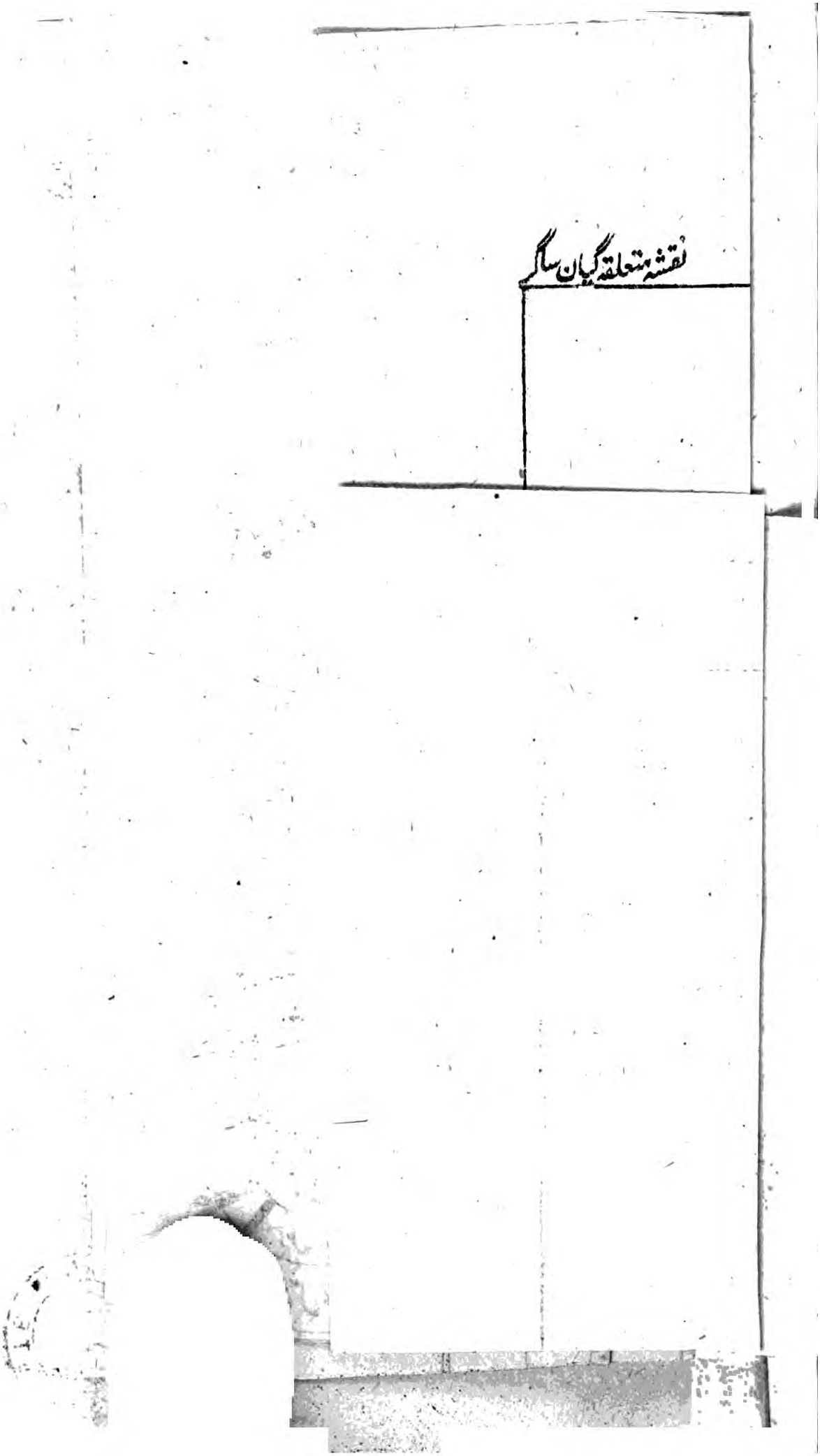

لغت	معنی
رجوگن	صفت ایجاد
روچک	للچانی والی باتین
روپ	شکل
رس	ذائقہ
رودر	کلیان کرنیوالا
روم	موے یعنے بال

س

لغت	معنی
سرگ	بہشت
سپرس	قوت لامسہ
ستوگن	صفت بقا وتمیز
سرگن	باصفت
سریر	جسم
سردھا	طاقت
سروپ	صورت
سیس	سر
ساگر	سمندر
سرب	کل
سرب بیاپک	جو کل مین محیط
سردک	ایضا
سُر	دیوتا
سنیاس	جزو کل سے ترک
سکھپت	عالم جبروت
سودر	متفرقات پیشہ والا

ش

لغت	معنی
شبد	آواز
سستر	ہتھیار
شنکلپ	قصد اور عزیمت

ک

لغت	معنی
کرم اندری	قوای افعالی ہاتھہ پانون وغیرہ
کرم کانڈ	طریقت
کام	خواہش یا شہوت
کرودہ	غصہ وغضب
کپل	گیانی
کوٹ	ہزار
کنٹھہ	گلو
کایا	جسم
کشٹ	دوکھہ
کانتی	روشنی

گہ

لغت	معنی
گندہ	بو
گیان اندری	حواس خمسہ ظاہری آنکھہ ناک وغیرہ
گیان	دانائی
گنگا	نام بیسوا یعنی طوائف
گر	پہاڑ
گیانی	عارف جسکو حق الیقین حاصل ہو

لغت	معنی
برہمانڈ	کرہ بیضاوی
بدیا	علم
بھوت آتما	روح حیوانی
بھوت آکاس	آسمان اور ہیولا جو محیط عناصر کی ہے

پ

لغت	معنی
پرش	کل شئے میں محیط اور پر
پرس چرن	جپ
پرانایام	حبس دم
پرم	لفظ فضیلت کا ہے
پران	نفس
پوجاری	کاہن
پاٹ	قرأت
پنڈت	صاحب علم اور عقل
پرجاپت	مجموعہ عناصر کثیف

لغت	معنی
پرم آتما	خدا اور ایزد اور سب سے بزرگ

ت

لغت	معنی
تم	غضب
تموگن	صفت فنا اور غضب
تین لوک	ترگ لوک
	مرت لوک
	بدہ لوک
	یعنی بہشت
	واعراف
	ودوزخ
ترلوکی	ایضاً
تیاگی	جو محسوسات کا خیال چھوڑ دے

ج

لغت	معنی
جتھارتھ	معقول وصحیح
جیون مکت	تارک لذت محسوسات
جوگ	موقع سے کام کرنا
جگ	دعوت عام
جیو آتما	روح انسانی وحیوانی

چ

لغت	معنی
چت	قوت متفکرہ
چھتری	چتر رکھنے والا اور سلاحات کو باندھنے والا

د

لغت	معنی
دشٹانت	نظیر یا تمثیل

ر

لغت	معنی
رہت	آزاد
رچ	خواہش

فرہنگ لغات کتاب گیان ساگر

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
الف		اکاس	آسمان	بھئے	خوف
		اگیانی	جاہل اور جسکو	بیدابیاس	نام رکھیشہ
آد	شروع یعنی ابتدا		برہمہ کا گیان نہو	بشسٹ	نام پروہت
انت	آخر	اشہ	دنیت	راجہ حسرت	
الکھ	جسکی حقیقت	اوپنکھد	سرپوشیدہ اور	بھاگیرت	نام اوس راجہ کا
	سمجھی نجاوے		کلام توحید		جو گنگا جی کو لایا
انتھ کرن	حواس باطنی	اودیا	بے علمی	بیکنٹھ	بہشت
او پاشنا	عشق از خدا	**ب**		بدھا	زمین
اگیا	حکم با اجازت			بندھن	گرفتاری
ارتھ	معنی	بچار مالا	نام کتاب	برہما	صفت ایجاد
آتما	روح اور	بھیانک	بیم		و عقل کل اور
	نفس ناطقہ	بدیہہ مکت	مغفرت		صفت رجوگن
	اور جان جہان		بعد فنا رجسم		اور شہوت
اشٹاوکر	نام مصنف کتاب	بل	قوت	بشن	صفت پروردن
	تصوف	بنج	تجارت	بدھ	عقل
او اگون	تناسخ	برہمہ	لاتعین	برہمہ چرج	طالب علمی
او پکار	غیر کو مدد دینا	بنیس	تجارت کرنیوالا	بیراٹ روپ	ہیئت مجموعی
اہنکار	انانیت و خودی	بیدانت	نام علم تصوف		کل عالم

رنگ و بو مختلف ہین لیکن — ان مختلفون کو متحد گن
یعنے دو رنگ کی دو گائین — شیر ایک روش کا دونو لائین
لازم ہے سمجھنا آتما کا — قائل نہین کوئی ماسوے کا
آرایش ظاہری نکر تو — فانی شے پر نرکھہ نظر تو
لب بند زبان تھام بس کر — آرام کو بھیج کمر کو کس کر

گردھاری لال سنہ ۱۲۷۸ھ سمت ۱۹۱۹ سنہ ۱۸۶۲ع

دیگر

گپت بسے جو چیتر مین اوسے آتما جان — چیتر روپ سرگن ہوا نرگن گپت ہی مان
روم روم مین رم رہا چتر گپت ہی جوے — بسی بانس جون پھول مین دیکھہ سکی ہی کوے
دھوپ اور سورج ایک ہی دو کہنا یہ ہے بھرم — من سمجھے دو ایک کو اسکا ہے یہ دہرم
ہی چنچل اور چہل ات یون بیچ جون بال — جو استھر ہو جاے یہ تو گردھاری لال
آنکھہ ناک لکھہ موند کے گپت منتر جپ لے — اندر کی در تب کھولین جو باہر کے دروے
رنگ انوٹھی جگت کے جو یہ دیکھہ ہلساے — اگیا راجہ بدہ سے اولٹا ایسی ہٹاے
یہ سنسار انت ہے اتم کو نت جان — کنبھہ بھاس اکاس کو ٹوٹی سی نہین ہان
لاکھون کروڑون دیکھتے اپنی اپنی بار — گھٹ سمان ٹوٹے سبھی جگ جھوٹھا بیوہار
الکھہ آتما ست ہی الکھہ الکھہ ہی کھاے — جن آنکھن سب دیکھیت آنکھہ ندیکھی جاے
لوبہ کام موہ کرودہ بن دھیان دہرین چت گپت — وہ مکت ہین وہ چھوٹے جیتے جیون مکت

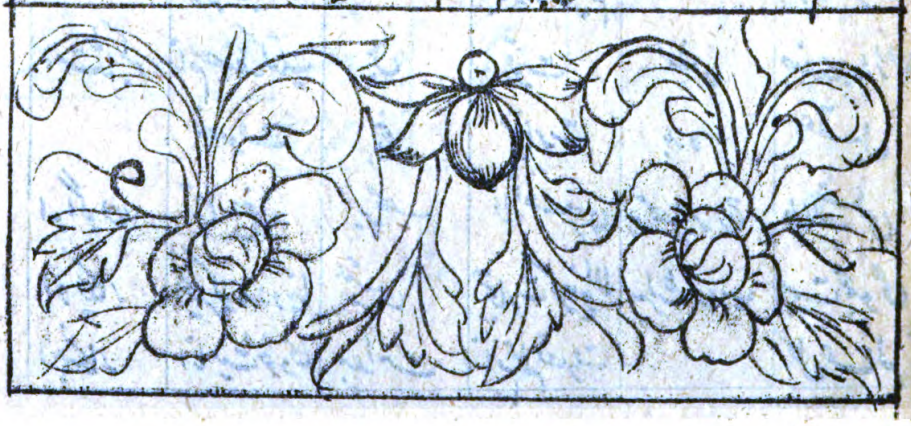

نظم اختتام

صد شکر کہ یہہ نگارنامہ — کل ختم ہوا سعی خامہ
ظاہر مین قلیل و مختصر ہے — باطن مین محیط بحر و بر ہے
سر چشمہ آب زندگانی — سرمایۂ عمر جاودانی
ہر موج اوسکی ہے بحر قلزم — بیدون سے چار سو تلاطم
ہے بسکہ یہ گیان کا سمندر — نام اسکا رکھا ہے گیان ساگر
تاریخ کتاب و نام کاتب — واضح یون ہو جو تو ہو طالب
یعنی یہ چند شعر موزون — جنکا ہے صوفیانہ مضمون
پڑہ جمع کرای حریف خوشخو — پہلے مصراعون کے سرون کو
تا نام مولف اون سے پیدا — ہو جاوے فلک پر جون ثریا
پھر دوسری حرف اونکے کر جمع — ہون روشن سال ہجر جون شمع
حرفون سے یہان غرض مطلب — اعداد اونکے مراد ہین سب
بعد اوسکے اخیر جملہ اولے — اور اول مصرعات اخرے
کر جمع اور اونکے لیکے اعداد — سمبت سی بھی ہو تو فارغ و شاد
زان بعد کر اب تو جمع چنکے — اعداد حروف دوم اونکے
تا ہون سن عیسوی نمایان — اور سعی کو ہون نصیب تابان
وہ شعر یہ ہین خجستہ مضمون — ہین معنی معرفت سی مشحون
گذران ہے جہان سمجھ تو یارا — دو وار نہ پھر تو مارا مارا
رہ شاد اوسی مین جو رضا ہے — ورنہ چارہ کسیکو کیا ہے
دل مین خوش ہو نیام باری — مغموم نہو نکر تو زاری
ہر درد بُرا ہے ماسوی اللہ — غم کسکا کہان کے نالہ و آہ
انکار اوسی کے ہین نظر مین — جو جلوہ نما ہے ہر بشر مین

نتیجہ مصرعات اولی

منشی کنہیا لال صاحب عرف الکھ دھاری مین ہے اور جو میان نظیر اور مثنوی رم اور انوار سہیل اور دیگر کتب نظری اور عملی مین ہے اونکا اس کتاب مین لکھنا فضول سمجھا جسکو شوق ہو اونکو ملاحظہ کرے ؛

دوم طالب علم کو طوالت کتاب کی کاہلی پیدا کرتی ہے مختصر کی ملاحظہ کو ہر ایک کا دل چلتا ہے جسطرح فقیر الکھ دہاری علاوہ کتب مذکورہ کے گیان پرکاش اور دھرم پرکاش کے چھاپنے کو سعی کرتے ہین مین بھی اور ایک کتاب لکھنا چاہتا ہون جب طیار ہوگی شائقین کی خدمت مین پیش کرونگا

ہر بشر کو چاہیے کہ دنیا و عقبیٰ کی سعادت کے واسطے علم حاصل کرے اور غور و توجہ کامل کو مصاحب جسکو علم ہوگا عالمون کی ملاقات سے خوش رہیگا اور دنیا و عقبے کو بآسانی طے کریگا نے علم اگر بہشت مین بھی پہونچیگا جو اوس سے عمدہ مکانون مین رہتے ہونگے اور جنکی خدمت کو زیادہ حورین اور غلمان ہونگے او پر حسد کرتا رہے گا اور کم قسمت والون سے ڈرتا رہے گا کہ میرے مرتبہ کا کوئی شریک نہو یا مجھ سے کوئی نہ چھینے دیکھو بہت پورانون مین لکھا ہے کہ جب دھرو وغیرہ نے کمال ریاضت اور عبادت کی اندر ڈرا کہ میری پدوی کو چھین نہ لے اور وہ تدبیرات کی کہ وہ عبادت سے باز رہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندر بھی ہیم ورجا سے ہنوز آزاد نہین ہے یا جو ایسی نقل کرتے ہین وہ گمراہ ہین جسکو علم ہوگا وہ اس شعر کے معنی پر عمل کرے گا ؛

نہ رہے دھیان کچھ تعین کا ؛ لاتعین بھی ایک تعین ہے

تمام شد

المرقوم ہیجدہم ماہ اپریل ۱۸۶۲ عیسوی مطابق بیساکھ سودی چوتھہ سمت ۱۹۱۹

موافق ۱۸ ماہ شوال ۱۲۷۸ ہجری گردھاری لال

افسوس ہے کہ عوام ایسے مہاپرشون کی قدر نہین جانتے ہین اور جو مکار کرامات و معجزات دکھاتے ہین اونکو صاحب کمال انجان کرتے ہین جو اس درجہ نہین پہونچ جاتا ہے وہ گورو اور پرمیشر اور خورد و کلان کا تفاوت چھوڑ دیتا ہے اور ایسا سکبار ہو جاتا ہے کہ مثل خلا و ہوا اور آگ و پانی ہر شے مین سما جاتا ہے اوسکی آنکھ آنکھ عالم کی اور اوسکی ناک ناک جہان کی ہے ہذا القیاس اوسکی ہر ایک قوت اور ہر قوت کا دیوتا اور ہر قوت کا مکان عالم کے نفس کل اور جسم کل اور عقل کل سے وصل ہو جاتا ہے غرض جیسے پہلے اوپر سے نیچے کو اوترا تھا ویسے ہی نیچے سے اوپر کو چڑھ تعینات کے وام سے نکل لاتعین ہو جاتا ہے ٭

آٹھوین موج خاتمہ مین کتاب کے

جب طالب علم نے اپنے ہر ایک سوال کا جواب پایا خاموش ہو گیا اور مثل تصویر کاغذ کے بے حرکت ہو بیٹھ رہا پس معلوم ہوا کہ حقیقت کو جان گیا ٭

مؤلف التماس کرتا ہے کہ دنیا مین اسقدر علم و ہنر اور مذہب ہین کہ اونکا انحصار امکان بشری سے باہر ہے اور ہر علم کی تعریف اس طوالت سے ہے کہ اوسکا اجتماع ایک کتاب مین ناممکن ہے پس مجھ نادان گرفتار تعلقات دنیاوی سے اجتماع ایسے محال کا کب ممکن ہے اور ایسی فرصت کب حاصل ہو سکتی ہے کچھ اور بھی لکھنا چاہتا تھا جو عوام کو مفید ہو لیکن دو سبب سے کوتاہی کی ایک یہ کہ جس بات کا ذکر آنند امرت برشنی تصنیف بابا آنند گری مین ہے اور جو مذکرہ الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور انوار نامتناہی و بھاگ بھری اور چراغ حقیقت مصنف

اور رکت سب تلے کے تلے مقامات مین رہ جاتے ہین یہ اوس مقام مین پہونچتا ہے جہان کلام کو رسائی نہین ہے اس طرز کی عبادت یا ریاضت محتاج جگ ویتر نھ اور دولت وساگری اور پروہت وغیرہ کے نہین اور نوکری وتجارت وزراعت وخدمت وجورو وفرزند کو منع نہین کرتے اور کوئی مشکل اسکی تعمیل مین نظر نہین آتی اور مذہب عیسوی وموسوی اور محمدی کے خلاف بھی نظر نہین آتی فقط تکرار محمدی لفظ اوم پر تعصب طبعی سے کرتی ہین پس جو محمدی لوگون سے ڈرتا ہو وہ بجاے اوم کے لاالہ الا اللہ یا ہو یا ہو یا ہو ٭

ساتوین موج گیان کے کمال کی علامت کے بیان مین

سوال گیانی ہونے کی کیا نشانی ہے ٭

جواب جو طالب راہ حق اور عامل نیک افعال کا ہے وہ گیانی ہے اور جو اورون کو تعلیم وتلقین بعد تحصیل علم وعمل کے کرتا ہے وہ بھی گیانی ہے مگر فی الحقیقت گیانی وہ ہے جو سب منزلون مندرجۂ موج ششم کو طے کرکے اور آتما کا دھیان کرکے آتما مین ایسا محو ہوجاوے کہ اوسکی حواس ظاہری وباطنی اور تواے افعالی اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ اور اپنی حرکات سے باز رہ آتما مین واصل ہوجاوین اور جیسے پتھر اور پہاڑ و درخت و مردہ کے روبرو سے کوئی ہنسے کوئی روے کوئی تعریف کرے یا مذمت کرے اور کوئی آگ جلاوے کوئی پانی ڈالے وہ کچھ حرکت نہین کرتا ہے اور جواب نہین دیتا ہے اور کسی طرح کا رنج والفت عامل سے نہین کرتا ہے یہ بھی نکرے اگر کوئی اوسکے روبرو سے ہزار خون کرے اوسکو خبر بھی نہو کہ کرنیوالا کیا کرتا ہے ٭

۳ محسوسات کو فانی مطلق جاننا ۴ رنج و راحت کو مساوی سمجھنا
۵ پرانایام کو مکمل کرنا ؛
۶ دھارنا حد سے زیادہ توجہ مطلب کیطرف رکھنا ایکہزار چھہ سو ماترا تک اوم کی تصور کو سینہ مین روکی رکھنا اور انتہا یہان تک کہ نوبت بہ پانچ ہزار ایک سو چوراسی پہونچی ؛
۷ دھیان گورو کو پرمیشر کا روپ سمجھ اونکا دھیان کرنا ؛
۸ سمادہ جب پانچ ہزار ایک سو چوراسی ماترا تک اوم کا ذکر اور گورو کا دھیان کرنیکی نوبت پہونچیگی سب خیال دینا اور عقبے دل سے فنا ہو جاوینگے اور خودی و نردھارنا سمادہ کو بہول کر اپنے اصل سے وصل ہو جاویگا ؛

اوم جسکا ذکر اس اشٹانگ جوگ مین کرنے کو حکم ہے اوس اوم کے چار حرف ہین ا و م ن یعنے نصف نقطہ ؛

۱	الف	برہما ہے	واو	بشن ہے	م	رودر ہی	ن	نراکار جوتی سروپ ہے
۲	الف	رکھہ بید	واو	ججر بید	م	شام بید	ن	اتر بچنی ہے
۳	الف	جاگرت	واو	سپن	م	سکھوپت	ن	نریا ہے
۴	الف	مرت لوک	واو	مدہ لوک	م	سرلوک	ن	تینون لوکون سی باہر ہے
۵	الف	من	واو	چت	م	بدہ	ن	اہنکار ہے
۶	الف	برمھ چرج	واو	گرہست	م	بان پرست	ن	سنیاس ہے
۷	الف	شہوت	واو	تمیز	م	غضب	ن	تینون سی باہر ہے
۸	الف	حکمت	واو	عفت	م	شجاعت	ن	عدالت ہے
۹	الف	کرم	واو	اوپاشنا	م	گیان	ن	تینون سی اوپرتت ہے

اب دیکھنا اور غور کرنا چاہیے کہ یہ ریاضت جو بموجب چارون بیدون کی ہے اچھی ہے یا جو عام کے عمل درامد ہو رہی ہے اسطرح کی ریاضت و عبادت سے دل صاف ہوتا ہے اور تعلق محسوسات دل سے دور ہو جاتا ہے اور خوف و رجا بھاگتا ہے جب خوف و رجا جاتا رہتا ہے بہشت دوزخ اور اواگون

۴ پرانایام اسکے کرنے سے خون خالص پیدا ہوتا ہے پس دل کو لطافت پیدا ہوتی ہے اسکے تین جزو ہین ٭

پورکھ کمبھک ریچک اسکی بہت ترکیب ہین مشکل اور سہل نوع بنوع سے مذکور ہین مگر محتاج تعلیم اوستاد کی ہین مین سبکو چھوڑ وہ کہتا ہون جو عوام سے بغیر تعلیم اوستاد ہوسکے اور کوئی نقصان نہووے ٭

۱ پورکھ پورکھ کے معنی ہین کشش کرنا دم کا باہر سے اندر کو اور تلے سے اوپر کو جب دم کو کھینچے یہ ترکیب کرے جیسے کنول کی ڈنڈی سے منھہ لگا کر ہوا کو کھینچتے ہین کھینچے اور اوس وقت دل مین کوئی خیال نرکھے اور ایک نتھنے سے ہوا کو کشش کرنے اور دوسرے نتھنے ناک کو ایک انگلی سے بند کرے اور اوم کا دھیان دھرے ٭

۲ کمبھک یعنے روکے رکھنا دم کو سینہ مین اور دماغ مین اول بارہ ماترا سے شروع کرے یعنے جب تک بارہ دفعہ لفظ اوم کا کہہ سکے روکے رہے آہستہ آہستہ مشق کرتے کرتے جہان تک یعنے جتنے ماترا تک روکنی سکے روکے رہے ٭

۳ ریچک یعنے چھوڑنا دم کا یعنے باہر کرے جب زیادہ روکی رکھنا نہ سکے آہستہ آہستہ تلے کو چھوڑے یعنی ناف سے کھینچ اوپر کو لاوے اور پھر باہر کو ایک نتھنے ناک سے نکالے اور اوسوقت کسی طرف نگاہ نکرے اور نہ دل کو متوجہ کرے ٭

پانچ قسم کی عادت یعنی تمیز پیدا کرے ۱ عادت ضبط کرنے دم کی

۲ مقدار وقت روکنے دم کا ۳ حد کھینچنے اور روکنے اور چھوڑنے دم کی

۴ دل کو ایک طرف رکھنا ۵ جیوآتما اور پرم آتما سورآتما کو ایک جاننا

۵ پرتیاہار یعنی ضبط کرنا حواسون کا اوسکی پانچ فرع ہین ٭

۱ محسوسات کی لذت سے نفرت کرنا ۲ عقل کے خلاف نہ ماننا اور نکرنا

۳ اسی غیر کے مال پہ نگاہ نکرنا
۴ برمھہ چرج سوای اپنی منکوحہ غیر پہ نگاہ نکرنا اور وہ بھی اندازسے ٭
۵ دیا ہر کس وناکس پہ مھربانی کرنا ٭
۶ ارچو عقل سے گذران کرنا اور کسیکو حقیر نجاننا ٭
۷ چھما ہر حال مین خوش رہنا یعنے صبر وقناعت کرنا ٭
۸ دھوت یعنے تھوڑے پر قناعت کرنا ٭
۹ الپ اہار تھوڑا کھانا ٭
۱۰ سوچ پاک رہنا ٭
۲ نیم یعنی عہد کرنے اور مقید کرنیکے ٭
۱ یتب حواس اور اندری اور انتھہ کرن کو اچھے کام مین لگانا ٭
۲ سنتوکھہ غم نکرنا گئی چیز کو یاد نکرنا عزت کو ندینا پوشیدہ حرکت نکرنا ٭
۳ استکھہ پرمیشر کو بالیقین ماننا اور ناستک نہو جانا ٭
۴ دان اپنی ذات کے مال سے غیرون کو مدد دینا ٭
۵ سدبانت سرون بیدون کو سننا اور بیددانون کی صحبت مین بیٹھنا ٭
۶ ایشرپوجا سوائے ایشر دوسری کو دل مین نرکھنا ٭
۷ سری نفس کو ہدایت کرنا جیب حرکت نالائق کرے ٭
۸ ست نیک کام کی خواہش رکھنا ٭
۹ جپ پرمیشر کو یاد رکھنا ٭
۱۰ ہوم تن اور من اور دھن کو ایشر کی محبت مین جلانا ٭
۳ آسن یعنے طریق نشست کا وقت جوگ کے یہ چوراسی ہین مگر خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹھنا سکے بیٹھے ہاتھہ پانو اور گردن کو نہ ہلاوے اور اسواسطے ہرایک کو نہین بیان کرتا ہون جو تفصیل دیکھنا چاہے الکھہ پرکاش کے ۳۹ صفحہ مین انتریت باد اوپ نکھد مین دیکھہ لے ٭

سیر ہوگیا ہو اور اوسکا بیٹا لائق سب کامون کے ہوگیا ہو یا جورو بچون کی نالائق حرکت سے رنجیدہ ہوکر سمجھتا ہو کہ متعدد کے نکال دینے سے خود نکل جانا بہتر ہے ٭

۱۰ بھیک مانگ کر وہ کھاوے جو ہاتھ اور پانو اعضای کسبی اور ریاضی سے عاجز ہو یا کوئی ترکیب معاش پیدا کرنیکی کسی خاص سبب سے کر نہ سکتا ہو ٭

۱۱ بیاہ وہ نہ کرے جو قدرت شہوت رانی نہ رکھتا ہو اگر قوت شہوت رانی رکھ سکے بیاہ نکریگا وہ ضرور ٹھوکر کھا جاوے گا ٭

۱۲ جسکا دل اپنی غور و فکر سے ناپائداری و بے ثباتی دنیا و اخری سے البشر پر یقین نکرتا ہو وہ رکھیشرون اور صاحب کمالونکی عبادت گاہ کو دیکھنے جاوے اور اونکے فضل و کمال کی علت اور اسباب کو دریافت کرے ٭

عوام ایسی حرکات اور عادات کو اسباب جذب منفعت عقبی سمجھتے ہین بموجب بید و شاسترون کے انسے مکت نہین ہوتی ہے اور بہشت نصیب نہین ہوتا ہے جو کوئی ایسے فعل بضرورت مذکورہ کرتا ہے وہ دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے مگر عام کو کچھ نفع نہین ہوتا ہے اور جو ایسے فعل کرنیکے لائق نہین ہے اور دیکھا دیکھی کرتا ہے وہ سیدھا دوزخ کو جاتا ہے ٭

بید کی سرتی ہے کہ سب سے شرف علم کو ہے عقبے کے جذب منفعت اور دفع مضرت اور پرمیشر کے درشن کو اشٹانگ جوگ ہے جسکی تعریف اتھربن بید مین مذکور ہے دیکھو الکھ پرکاش کے صفحہ ۳۹۴ پر انتریت باد اونکھد کو اور یہان بھی مختصر بیان کرتا ہون ٭

اجم ۲ نیم ۳ آسن ۴ پرانایام ۵ پرتیاہار ۶ دھیان ۷ دھارنا ۸ سماوہ

اول جم بمعنی انتظام کرم کانڈ کے اسکی دس فرع ہین ٭

اہنسا یعنے نہ ستانا جان دار کو ٭

۲ ست یعنی سچ بولنا دیکھے کو دیکھا اور سنے کو سنا ٭

بیکار کر دے تو مضائقہ نہین ہے ورنہ ہاتھہ سکے کھڑا کرنے سے من قابو
نہین ہوتا ہے اور بغیر قابو ہوے من کے دنیا اور عقبے کا کوئی نفع نہین ملتا ہے
اور اوسکی کسی ضرر سے نہین بچتا ہے ٭

۲ اسی طرح بچ اونکے فکر کرتا ہون جو دن رات کھڑے رہتے ہین اگر
ایسا شخص یہ حرکت کرے جو گھر گھر بھیک مانگنے کو پھرتا ہو یا پانو سے کیکو
کچھہ تکلیف دیتا ہو اور کیسکی نصیحت سے اوسکا پانو اپنی حرکات سے باز نہتا ہو
وہ یہ طریق اختیار کرے تو بجا ہے ٭

۳ بعضے آگ کو چارون طرف جلاتے ہین بعضے سردی کی موسم مین
پانی کے اندر کھڑے رہتے ہین بعضے اپنے تئین اولٹا لٹکاتے ہین یہ ترکیب
ریاضت کی اونکو زیبا ہین جنکے سر پر سنے کوئی ایسا قصور کسی سے کیا ہو
کہ جسکی سزا چاہتے تھے اور اوسکا بدلا حاکم کی عدالت سے پاتا ہو وہ اپنے
گناہ کی سزا کو آپ تجویز کرتا ہو ٭

۴ قطع کرنا یا بیکار کرنا آلہ تناسل کا اوسکو چاہیے جو زناکاری سے
باز نہ رہ سکتا ہو اور باعث تکلیف خلائق رہتا ہو ٭

۵ جنگل مین رہنا اوسکو واجب ہے جو حسد سے دوسرے کو دیکھہ نہ سکتا ہو
اور جو رشک دوسرون کو دیکھہ کے کرتا ہو یا اوسکے دیکھنے سے کیسکو رنج ہوتا ہو
جیسے جذامی یا اوسکو شرم آتی ہو جیسے کھسرا ٭

۶ خاموش رہنا اوسکو لازم ہے جسکی زبان کوئی عمدہ بات
کہنے کے لائق نہو ٭

۷ تصویرون کی پوجن وہ کرے جو مثل چھوکریونکی گوڑیا کھیلنے کے لائق ہو ٭

۸ خاک بدن سے وہ ملے جسکو کپڑہ پہننے کو میسر نہوتا ہو ٭

۹ جورو بچون کو وہ ترک کرے جو کسی جرم مین ایسا ماخوذ ہوا ہو
اگر وہ گھر مین رہے تو باگنہ گار متصور ہون یا خود دنیا کی لذت سے

اگر یہ بھی کہہ سکے تو یہ ہی کہے کہ اس حرکت سے نفع کیا خیال کیا گیا ہے
اور اگر یہ کہے کہ واسطے کاٹنے کے کشٹ دینے کے اور رسومات قدیمی کے
بموجب تقلید گذشتگان کے کرتے ہین تو ظاہر ہے کہ صرف تقلید سے کچھہ
نفع حاصل نہین ہوتا اور اگر یہ کہے کہ عوام مین یہ بات مشہور ہے کہ اس جنم
مین تپ کرنے سے دوسرے جنم مین راجہ ہوجاتا ہے مین کہتا ہون
کہ اگر یہ امر راست ہو تو نتیجہ اوسکا یہ کہ آخر کو نرک مین داخل ہو کیونکہ
اگر وہ بات مشہور ہے تو یہ بھی مشہور ہے کہ راجہ ہوکر نرکی ہوتا ہے سوائے
اسکے اب جسقدر راجہ جہان مین ہین اونسے کوئی پوچھے کہ تمنے پچھلے
جنم مین کیا تپ کیا تھا اور کونسا ہاتھہ کس جنگل مین کھڑے ہوکر کھڑا
کیا تھا کہ جسکے عوض اب راج کرتے ہو اگر وہ راجہ راست راست بیان کرے
اور صداقت بھی بروے گواہی گواہان کرادے تو البتہ اس قول پر یقین
لایا جاوے سو بخیر کیونکہ رات کے خواب کی بات تو یاد رہتی ہی نہین چہ
جائیکہ پچھلے جنم کا حال اور اگر یہ جواب دے کہ ہم عوض کی تمنا نہین رکھتے
پرمیشر کے خوش کرنے کو ایسا کرتے ہین تو مین کہونگا کہ ہاتھہ پرمیشر نے
اسواسطے دیا تھا کہ اوس سے کوئی خدمت اوسکے سنسار کی کرے جب اونے
خلاف مرضی اوسکے اس ہاتھہ کو بیکار کردیا پھر اوسکی رضامندی کیونکر
ثابت ہوا اور ثابت قدمی سے جبل مرکب مین کیا فائدہ حاصل ہوا اور کایا
کشت دینے سے صاف ثابت ہے کہ خدمت کرنے مخلوق سے باز رہیگا
پھر اوسکا نفع کیا ہوا ہان جسکا ہاتھہ اوسکی حکومت سے باہر ہو اور چوری
و ڈکیتی اور جعلسازی اور قلب سازی اور رشوت خوری اور قتل انسان
و حیوان اور غیرون کی زنان پر دست درازی کرتا ہو یا کوئی اور حرکت ناشائستہ
کہ یہ حرکات جہنم کو لیجاتی ہین یا کوئی ایسا کام نہ کرسکتا ہو جو بحق کسی کی مفید ہو
کہ وے بہشت کے لیجانے کے اسباب ہین وہ اپنا ہاتھہ مثل اونکے کھڑا کر

جان سکتا جو کوئی بغیر علم اور عقل کے کسی سے کسی بات کو سن سنا کوئی تدبیر دفعہ
مضرت یا جذب منفعت کی کرے وہ مقصود کو نہ پہونچے کیونکہ جو ترکیب اور
تدبیر اوسکے لائق ہے اوس سے بے علم ہے ؛

سنکھیا ایک قسم کا زہر ہے جو کوئی ایک ماشہ کھا جاوے مرجاوے
مین نے سنا ہے کہ ایک آدمی دو تولہ روز کھاتا تھا اور جیسے افیونی بغیر افیون
کے اور حقہ کش بغیر حقہ کے پریشان ہوتا ہے وہ بغیر سنکھیا کی ناخوش
رہتا تھا اگر کوئی اوسکی نقل کرے یا اوسکے عمل کی تقلید کرے فوراً
ہلاک ہوجاوے اس تحریر سے غرض یہ ہے کہ دنیا مین جو چیز پیدا ہوئی
کوئی بیکار نہین اور نہ کوئی سراپا منفعت اور نہ سراپا مضرت ہر بشر اور ہر مزاج
اور ہر وقت اور ہر حال کے مناسب ہر ایک چیز نفع و ضرر دونون صفت
رکھتی ہین دیکھو شربت موسم گرما مین نفع دیتا ہے اور سرما مین ضرر شہد
بلغمی مزاج کو نفع دیتا ہی صفراوی مزاج کو ضرر پس جاننا موقع اور مزاج کا متعلق علم کے ہے
جو آدمی دنیا اور عقبے کی حقیقت کو نہین جانتا وہ اوسکے نفع اور ضرر
کے اسباب کو بھی نہین جانتا ہے اور جو دونون کو نہین جانتا وہ جو تدبیر
کرتا ہے وہ مناسب حال نہین کرتا اسواسطے ضرور ہے کہ پہلے آدمی
ان باتون کو معلوم کرے تب جس ضرر کی مدافعت کو چاہے اور جس نفع
کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے اوسکے لائق تدبیر کرے ؛

بہت آدمیون کو مختلف وضع کی حرکتین کرتے دیکھتا ہون اور نہین جانتا
کہ وے کیا غرض اوس سے رکھتے ہین اور کیا نتیجہ کس وقت پاتے ہین
مثلاً بعضے ایک ہاتھ کو بلند کرا و زانو بڑھا ہمیشہ کھڑا رکھہ خشک اور
بیکار کرتے ہین نہین معلوم کہ اس حرکت سے کیا نفع حاصل اور کیا
ضرر دفع ہوتا ہے اور یہ امر کس بید کی رو سے کیا جاتا ہے اگر کوئی کہے
کہ بیدون مین ایسا حکم نہین تو یہ ہی جواب دے کہ کس پوران مین ہدایت ہے

عقبے کے متعلق دو ضرر مسموع ہوتے ہین ایک گرفتاری تناسخ
مین دوم پھنسنا دوزخ کی مصیبت مین اور دو نفع لوگ بتاتی ہین ایک
گذران بہشت مین دوسرے مکت ان چارون کے سوائے کوئی نفع
یا نقصان عقبے مین مین نے نہین سنا ٭

دنیا کے متعلق ہزارون طرح کے نقصان اور نفع نظر
آتے ہین اور تھوڑے تغیر سے بصورت دیگر ہوکے بنام دیگر موسوم
ہوجاتے ہین اس سبب سے سبکو نہین لکھ سکتا مگر اسقدر تمام ضرر
چھ نوع کے ہوتے ہین ٭

۱ متعلق جسم مثل بیماری ہر قسم و ضرورت طعام ولباس وغیرہ
اور آفت جیسے قید ٭

۲ متعلق حرمت کے جس سے نام اور عزت مین فرق آتا ہو
اور دل مین ذلت سمجھتا ہو ٭

۳ جسمین جان کے جانے کا خوف ہو جیسے بجلی کا گرنا ٭

۴ متعلقان کے جسم اور جان اور حرمت کے نقصان سے
متعلق ہو مثل مادر و پدر و جورو و فرزند ٭

۵ جو رعایا و توابع کے جسم اور جان اور حرمت کی نقصان
کے واسطے ہوتا ہو ٭

۶ زن و زمین و زر کے متعلق ہو یا مذہب و طریقہ کے خلاف ہو ٭

نفع اور نقصان مثل برادر توام کے ہین اور مثل سایہ و دھوپ برابر
رہتے ہین پس انہین چھ قسم سے متصور ہوتے ہین ٭

دونون طرح کے نفع اور نقصان اور اونکے مضرت کے
دفع کرنے اور منفعت کے حاصل کرنے کی ترکیب علم سے معلوم ہوتی ہے
اور عقل سے اوسکی تصدیق ہوتی ہے جسکو علم اور عقل نہو وہ مطلق نہین

صاحب کمال ہو جاوے ٭

۶ تمام عوارض جسمانی مثل تپ اور اسہال و خارش و ضعف باہ وغیرہ لاعلمی علم طب و علم جوگ سے ہوتے ہین کیونکہ احتیاط بواجبی نہین ہوتی اگر ان علموں کا عالم ہو اور عمل بموجب ہدایت کے رہے مرد ہو یا عورت عمر طبعی پاوے اور کبھی بیمار نہووے اور جو اتفاقاً بیمار ہو جاوے جلد آرام پاوے ٭

۱۶ جو مرض اسکے جسم یا روح کو ہوتا ہے اوسکی مدافعت کو دوا بھی جہان مین موجود ہے کوئی مرض نہین جسکی دوا نہین اگر کوئی کہے کہ مرض موت کی دوا کیا ہے بجواب اوسکے کہتا ہون کہ موت مرض نہین ہے مرض وہ ہے کہ جو ایک کو ہو دوسرے کو نہو کسی موسم مین ہو دوسرے موسم مین نہو کسی سبب سے ہو دوسرے سبب سے رفع ہو موت مثل حیات کے لازمہ جسمانی ہے جو مجسم ہوا وہ مرا یا مرے گا گو کہ بعضے سمجھتے ہین کہ عناصر اور آفتاب وغیرہ کبھی نہین مرینگے مگر مین سمجھتا ہون کہ جو سبد و سپرس و رنگ اور رس اور گندہ رکھتا ہے وہ پیدا ہوا ہے اور جو پیدا ہوا ہے اوسکی حیات کی ایک مدت معین ہوئی بعد مدت مقررہ کے وہ بالضرور مرے گا ہان جو ان پانچون صفت سے باہر ہے یا ہو جاوے وہ جاودان ہے ٭

۱۷ ریاضت مراد محنت و مشقت سے ہے اور ہر قسم کی سعی کوشش دو سبب سے ہوتی ہے ایک واسطے دفع کرنے کسی مضرت کے دوم واسطے جذب کرنے کسی منفعت کے جو ان دونون سے خالی ہے یا ہو اوسکی لیے کوشش و ریاضت و عبادت کوئی نہین کرتا ہے اور جو کوئی کرے تو لاحاصل ہے اور لاحاصل اور لغو معنی واحد ہین ٭

۱۸ تمام ضرر اور نفع دو نوع کے ہوتے ہین ایک عقبی کا دوسرا دنیا کا دنیا وہ ہے جو چودہ حواس سے محسوس ہو اور عقبے بضد اوسکے ہے ٭

۳ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ قول چند دلیلون سے لائق اعتبار کی ہے
اول یہ کہ پران کے معنی ہوا ہین اور ہوا تمام جہان مین محیط ہی ہمارے
جسم سے ہوا کو ایسی نسبت ہے جیسے فوارہ سے خزانہ کو کیونکہ ایک نل خزانہ کا
اوس فوارہ سے لگا ہے جسکو ہم اپنا جسم فرض کرتے ہین اگر خزانہ سے
ہوا یا پانی زور کرے تو فوارہ سے برامد ہو اور جو کوئی فوارہ سے ہوا یا پانی
کو بھرے تو خزانہ مین پہونچا سکے پس جو ہوا یعنے پران کو قابو کرے وہ
قدرت تمام جہان پر پا سکے دوم آدمی تالاب یا دریا مین گرنے سے
ڈوب جاتا ہے جو دم کو سادھے رہتا ہے وہ تیرتا رہتا ہے اور غوطہ مار کے
صحیح وسالم نکلتا ہے سوم نٹ رسی پر جو چلتا ہے یہ بھی حبس دم کی قوت
سے چلتا ہے چہارم اکثر جوگی دو تین مہینے بغیر کھانے اور پینے کی میری
آنکھ کے روبرو زندہ رہے وہ بھی پرانایام کی مدد سے زندہ رہے پس
دم کے سادھے سے بہت محال امکان مین آسکتے ہین ٭

۴ جو کوئی غور سے دیکھے تب یہ بات سمجھی کہ پران ایک قوت ہے اور
ہر بن مو سے اور ہر سوراخ جسم سے آمد و شد رکھتی ہے حکماے یونان
ان پرانون کو قوت ہاضمہ و جاذبہ و ماسکہ وغیرہ آٹھ قرار دیتے ہین
اور بیدون کی رو سے دس نام ان کے لکھے گئے بڑہنا اور پھولنا
اور پھلنا سب ان قولون سے ہوتا ہے اور نفس بناتی اسکا نام سوا سطے
قرار پایا ہے کہ یہ قوتین درختون مین بھی اسی طرح سے ہین جیسے جسم
انسان مین اگر انسان فقط کھانے اور پینے اور تن پروری مین مشغول رہے
تو وہ اور درخت برابر ہے ٭

۵ ڈکارنا اور گوز کرنا اور چھینکنا اور ایسی ایسی حرکات پرانون کے
متعلق ہین جو کوئی علم طب اور علم حبس دم سے واقف ہو وہ آپ
تندرست رہے اور غیرون کا علاج کرے اور عمر طبعی پاوے اور

۱۳ جو آدمی ہر روز تھوڑی دیر سوچے جس چیز کو دیکھے اور جس فعل کو کرنا چاہے اور اپنے حال کو عاقل اور عالم کی راے سے ملاوے اور ہر طرف اوسکے نفع اور نقصان پر نظر دوڑاوے وہ کیسا ہی حقیر ہو شریف ہو جاوے ٭

۱۴ جو چیز اس کرۂ بیضاوی کے اندر ہے وہ سب انسان کے جسم کے اندر ہے اور جسطرح جسم پر اسکو قدرت ہے تمام کرہ بیضاوی پر قدرت ہے بذریعہ پرانون کے ٭

۱۵ پران یعنی قوت حیات ایک شے ہے کہین اسکا نام نفس نباتی مقرر ہوا کہین نفس حیوانی نفس نباتی اور نفس حیوانی اور پران بمعنی واحد ہے بسبب اتصال مکان و زبان کے دوسری صورت اور نام اور خاصیت پیدا کرتے ہین مثل نسیم و باد صرصر وغیرہ اور جیسے کہ تیسری موج مین بیان ہوئی ہے ٭

۲ پرانون کی تعریف اسقدر مطول ہے کہ اسکے بیان مین جوگ شاستر جدا بنا ہے اور ایسا مشکل ہے کہ بغیر تعلیم اوستاد لائق کے غور و فکر سے مطلب نہین ملتا اگر کوئی پرانون کو قابو کرے تو صاحب اشٹ سدھی کا ہو کر بعیش حیات بسر کرے کہ دنیا مین سب سے زیادہ یہ ہی فضیلت ہے ٭

۱ آتما جتنا چاہے جسم کو چھوٹا کرے ٭

۲ منما جتنا چاہے جسم کو اپنے ماغیر کے بڑا کرے ٭

۳ لگھما جتنا چاہے جسم کو سبک کرے ٭

۴ کرما جتنا چاہے جسم کو گران کرے ٭

۵ پراپت جہان چاہے وہان پہونچے ٭

۶ پراکامی جو چاہے وہ حاصل کرے ٭

۷ ایستو جسپر چاہے حکومت کرے ٭

۸ لسیو جسکو چاہے مطیع کرے ٭

۹ آتما دوم ہے یعنے غیر ہے اگر غیر نہوتی تو عوام اوسکو نہ پوجتے جب غیر سمجھتے ہین تب تو پوجتے ہین اور غیر نہین کیونکہ ہر متنفس مین موجود ہے دہوپ گھر گھر مین جدا نظر آتی ہے آفتاب ایک ہے ہر ندی کا نام جدا ہے پانی ایک ہے آنکھین بیشمار ہین قوت بصر ایک ہے مذہب بے شمار ہین مقصود ایک ہے بیشمار صورت سے پیدائش موجودات ہوتی ہے نہان خانہ ایک ہے ہزارون علتون سے مرتے ہین موت ایک ہے بیشمار نام سے پوکارتے ہین صانع صنعت وقادر قدرت ایک ہے جو غور سے سمجھے اوسکو یہ مضمون امکان بشری مین بیان ہوا بہت ہے اور جو سرسری نظر سے دیکھے اوسکو واسطے ہزار سن کی کتاب بھی ہیچ ہے ٭

۱۰ جو طاقت انسان مین ہین اور جو عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہین تب ہی تک ہین جب تک اسکی جسم و جان کو اتصال ہے اور پران و جو اس کو قیام ہے جب ان مین تفرقہ ہوتا ہے خدا جانے اسمین کوئی عظمت رہی ہوگی عقل اور نقل سے یہ کچھ خبر نہین رہتا اور محض ناچیز ہو جاتا ہے ٭

۱۱ مذکر بغیر مونث اور مونث بغیر مذکر نصف ہے دو ملکر ایک عدد ہوتا ہے اور مخنث مثل روح بے قالب اور قالب بے روح ناچیز ہے پس جسکی جورو یا جسم بے سلم اور بے عقل ہو گویا نصف بعقل ہے ٭

۱۲ جسطرح سے جسم بے جان ناکارہ اور مرد بغیر عورت ناتمام ہے اس ہی طرح سے بغیر علم اور عقل ناچیز اور حقیر ہے دیکھو جو شخص باوجود اس فضیلت کے کہ جامہ انسانی مین ہے اور عقل نہین رکھتا ہے جھوٹے بیم و رجا مین پھنسا رہتا ہے جو کام حیوانات کرتے ہین سو وہ کرتا ہے اور پتھرون اور حیوانون اور جانورون و مردون کو ممد سعادت کو نہین اور شفیع شقاوت دارین جانتا ہے ٭

۹ جس کام کو شتے کر نہین سکتے اور جس حرکت سے شیطان عاجز رہتا ہے یہ کر سکتا ہے ٭

۱۰ آتما کی تعریف انسان اسطرح سے کرتا ہے ٭

۱ اول آتما ایسی لطیف ہے کہ بیشمار برہانڈ اوسمین مثل حباب ہر وقت بنتے اور بگڑتے ہین پھر بھی نظر نہین آتا اور اسکا علم گیان اندری اور کرم اندری اور انتھہ کرن کو نہین ہوتا اور رجوگن ستوگن تموگن اوسکے بیان سے عاجز ہین ٭

۲ مثل اکاس کے محیط کل عالم کا ہے مگر اکاس سے مشرف ہی کیونکہ اکاس کو علم وعقل نہین اوسکو سب قدرت ہے ٭

۳ کچھ ہے کہ ہستی بحت ہے مگر لائق اشارہ حسی نہین ہے پس کچھ نہین ہے ٭

۴ متحرک ہے اور متحرک نہین ہے چون کہ ہر منزل پر موجود ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ متحرک ہے اگر متحرک نہوتا ہر منزل کیسطرح پہونچتا اور بسبب اسکے کہ کسی منزل سے جدا نہین ہوا اس سے معلوم ہو کہ متحرک نہین ہے ٭

۵ صاحب مکان ہے اور لامکان ہے وجہ یہ ہے کہ ہر مکان مین وہ موجود ہے پس صاحب مکان ہے اور بسبب اسکے کہ اوسکی گنجایش کسی مکان مین نہین پس لامکان ہے ٭

۶ ایسا گیانی ہے کہ جزو کل سے واقف ہے مگر مثل پتھر کے ہے کہ کوئی حرکت اور اعراب اوسمین اثر نہین کرتا ہے ٭

۷ ایسا ہے کہ تمام عالم اوسمین اسطرح سے ہے جیسے تخم مین درخت ٭

۸ ایسا ہے جس سے کوئی جدا نہین وہ مثل دریا کے ہے اور موجودات مثل لہر کے ٭

تمام آفات دارین پیدا ہوتی ہین جب اسکے دل سے شہوت وغضب معدوم ہوجاوے گی پھر بھی مکت اوسکی نظر مین ناچیز ہوجاویگی ٭

۱ انسان کو اس قدر قوت ہین کہ نباتات وجمادات وحیوانات پر یہ حکومت کرتا ہے اور جنکو چاہے اوسکو کھاتا ہے اور اوس سے اپنی مرضی کے موافق خدمت لیتا ہے کوئی اس سے مقابلہ کرنے نہین آتا ہے حالانکہ وے اس سے زور زیادہ رکھتے ہین ٭

۲ پرند اور ابر سے بلندی پر جا سکتا ہے اور مہینون کی راہ دنون مین اور ہوا کی پہرون کی راہ کو گھڑیون مین طے کرسکتا ہے ٭

۳ تمام کرۂ بیضاوی کی کچھ خبر رکھتا ہے اور ہر ایک کے جزو کل کے حال سے واقف ہوتا ہے ٭

۴ بتانے کو زبان اور حرف وضمیر واسم وفعل ونظم ونثر وپیدا کرنے کو طرح طرح کے مضمون اور کتاب اور آئین کی اسکو قدرت ہی چنانچہ جسقدر کتاب ہین سب آدمیون کی بنائی ہوئی ہین ٭

۵ رکھیشر ومنیشر وپیغمبر واولیا وامام وبادشاہ وصانع عجائبات یہ ہی آدمی ہوتا ہے ٭

۶ خداوند عالم کے نفی اور اثبات پر یہ حکم جاری کرتا ہے اور حکمت الٰہی وریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کو اسی نے بنایا ہے ٭

۷ جنمان جنم گذشتہ اور جنمان جنم آیندہ اور بہشت ودوزخ واعراف اور سورگ واسر اور شیطان اور جن وپری اور دیو اور بھوت اور چڑیل ومسان اسکے بنائے ہوئے ہین

۸ اپنی خدمت ومنفعت اور دفع مضرت کو طرح طرح کی راہ نکال لیتا ہے اور عوام کی خیرخواہی کو جتہار تھہ بات کہتا ہے ٭

بھول گرفتار لذات محسوسات کے ہوجاتا ہے اگر اسمین گرفتار رہے گیان
نپاوے تمام عمر جھوٹھی بید اور خوف مین کھووے اور حقارت وخواری
سے بسر کرے اور جیوآتما موسوم ہووے اور مرنے کے وقت جان چھپا مارے
جیسے چور چوکیدار سے اور جو بدیا حاصل کرے اور حقیقت جسم اور جان کی
جانے اور گرفتار لذات محسوسات کا نرہے پرم آتما موسوم ہووے
اور جو علم اور عقل حاصل کر اور محسوسات کی لذات سے دل کو اوٹھا
محویت غیر محسوس پر کرے آتما صفت ہوجاوے گویا سیر باغ جہان کو
آیا تھا چند روز سیر کر کے پھر وطن کو گیا ٭
اچھے کام مرتے وقت تک کرے چاہے کچھ سمجھے اگر بدفعلی کرنے سے گیانی
کہلاوے تو لعنت ہے گیانی پر بدفعلی سے جہان کو تکلیف ہوتی ہے اور
بدراہی کو ترغیب پس انتظام جہان مین رخنہ پڑتا ہے ٭
جو شخص آپ کو جدا جانے اور پرمیشر کو اپنے سے جدا جان کی پوجے
اور سمجھے کہ ہم اور ہمارا باپ اور ہم اور ہمارا بھائی اور ہم اور ہمارا بیٹا
دو ہین اور ہم اور تم اور یہ اور وہ چار ہین خدا اور ہم ایک کیونکر
ہو یکتائی نہ پاوے گا ٭
جب اچھے کرم اور اوپاشنا سے طالب وصل رہ گیان ہوجاویگا وصل
پاویگا جب خود جان جاویگا کہ اوپاشنا یعنے عشق متھیا دوکھ کی آگ ہے
اور اتنی مدت جو مین نے اوپاشنا مین کھوئی محض اگیان تھا فقط نادانی سے
ہم اپنے تئین غیر سمجھ رہے تھے اور ناحق عشق کی آگ سے جلا کرتے تھے
؎ مدتے در گمان این بودم ٭ کہ منم ذاکر و تو ئے مذکور ٭ شد یقینم کنون
کہ غیر تو نیست ٭ ذاکر و ذکر شاکر و مشکور ٭ جب ایسا سمجھ جاوے گا بدیہہ
مکت پاویگا یعنے جیتنک اسکو خواہش کسی محسوس کی رہے گی یا شوق ملاقات
غیر محسوس حرمانی ہوگی اور حرمانی علت غضب ہے پس شہوت و غضب سے

کہتی ہین کہ جو ہوا دم کشی سے جسم مین جاتی ہے یہ ہی نفس ناطقہ ہے اگر یہ تصفیہ حاصل کرے عقل فعال سے متصل ہو سکتا ہے ؛

بموجب رکھ بید کی سر تینون کے اسریہ اوپنکھد مین جو الکھ پرکاش کے صفحہ ۳۹ مین درج ہے اور ماسیکل اوپنکھد جو صفحہ ۵۳ کتاب مذکور مین درج ہے بہت کچھ رقم ہے جسکو زیادہ شوق دیکھنے کا ہو اوسکو دیکھے لیکن یہ وہ چیز نہین ہے کہ جسکو مثل آہو بچہ کے پکڑ کی دکھادون مصنف کسی کو غلط فہم کہنے کی مجال نہین رکھتا کیونکہ صاف دیکھانا امکان بھی نہین رکھتا لیکن اونکے قول کو جو کہتے ہین کہ ایک ہی نور کے سبب جلوہ ہین زیادہ پسند کرتا ہے اور معتبر سمجھتا ہے اور چارون بید بھی اس ہی کو سمجھتے ہین اور نامہ نگار کے خیال مین آتا ہے کہ جو خدا کو نہین مانتے اور سمجھتی ہین کہ جیسے جو فعل کریگا ویسا ہی آرام پاویگا یہ اصلی کرم کانڈی ہین اور رنج و راحت کو افعال کی نتائج سی جانتی ہین اور ظاہر ہے کہ جو نام جہان مین مشہور ہین کیا خالق اور کیا مخلوق کے سب حضرت انسان کے موسوم کئے ہوئے ہین پس کرم کانڈیون کی پیشوائی نے خدا کا نام کرم رکہا تھا اور جو سرگ لوگ اور جنم آیندہ اور بہشت و دوزخ کا فکر کرتے ہین اس ہی درخت کی ایک شاخ ہین ؛

جو ایشر کو ایشر جانتے ہین اور اپنے تئین اوسکی صنعت وی اوپاشک ہین کیونکہ اوپاشنا عشق کا نام ہے عشق بغیر معشوق عاشق کو ہو نہین سکتا اور اسکی مہربانی سے خوش اور خفگی سے ڈرتے رہتے ہین اور دوستون کے واسطے اچھے مکان اور اسباب عیش کے اور دشمنون کے واسطے ناقص مکان اور اسباب تکلیف قائم کرتے ہین ؛

جو ایشر کو ایک جانتے ہین وے سمجھتی ہین کہ بمجرد داخل ہونی جسم مین اودیا شامل ہو جاتی ہے اور بسبب اودیا یعنی نادانی کے اپنی فضیلت کو

ایک ہے جسطرح ایک ہی چاہ کا پانی برہمن اور چمار کی سبوچہ مین جانی سی دوصورت پکڑتا ہے اس ہی طرح سے گھٹ گھٹ مین جدا معلوم ہوتا ہے جب وہ ہی پانی پھر چاہ مین یا تالاب مین پھر ڈال دیا جاوے جیسا تھا ویسا ہی ہوجاوے وہ نسبت درمیانی محو ہوجاوے ٭

ہوا ہر متنفس کے ہمراہ ہر جسم مین آتی اور جاتی ہے کیا یہ قسمت پانی ہے نہین ایک ہی ہے جسطرح ہمارے جسم سے اور عناصر سے نسبت ہے اوسی طرح عناصر کے جسم کو آتما کے جسم سے ہے یہ برہمانڈ پرماتما کا جسم ہے اور اوسکی قوت اور جان پرماتما اور آتما وہ ہے جو جسم اور جان کی تعینات سے منزہ ہے ٭

حکما نفس ناطقہ کی تعریف مین لکھتے ہین کہ جوہر بسیط ہے اور ادراک معقولات کو بذات خود کرتا ہے گو کہ اوسکے جسم نہین اور نہ لائق اشارہ حسی ہے لیکن موجود ہے ٭

جوہر اوسکو کہتے ہین جو قائم بالذات ہو اور عرض اوسکو کہتے ہین جو قائم بالغیر ہو اور بسیط اوسکو کہتے ہین جو منقسم نہین ہوتا ہے اور یکسان رہتا ہے اگر کسی آدمی کے ہاتھ یا پاؤن کو قطع کرو تو نفس ناطقہ قطع نہوگا اور وجود کے ثبوت مین کہتے ہین کہ مجالت خواب و مستی سب سے غافل ہوجاتا ہے مگر خودی کو نہین بھولتا اسکے سوائے جو اپنے وجود کے ثبوت کو آپ دلیل پیش کرے یہ بیجا ہے ٭

اگر یہ متوجہ سریع الزوال کیطرف ہو اسکا نام جانی ملقب ہو ٭

اگر بطی الزوال کیطرف متوجہ ہو اسکا نام ملکی ہو ٭

اگر متوجہ لازوال کی جانب ہو بے نام و نشان ہوجاوے ٭

نفس ناطقہ کی قوت کا نام حکمت نظری اور اوسکی فعل کا نام حکمت عملی ہے ٭

اور بعضے کہتے ہین اگرچہ نفس ناطقہ جسم مجازی ہے مگر لطیف ہے اور بعضے

جد سمجھین کہان سے آیا اور جب ایک کے سوا دوسرا نہ رہیگا جسکو غیر اوسکی
قرار دین کہان گیا فرض کرین پس جو کچھ ہے وہی ہے اوس سے غیر کچھ
نہین ہے خلا کی جان آتما ہے اور خلا جسم آتما علی ہذا القیاس سب
عناصر آفتاب کی روشنی آتما ہے آفتاب کی شکل آفتاب ہی چنانچہ سکو
اسی طرح فرض کرو بصورت جسم کے فانی ہے اور بصورت جان کے جاودان
ہے بصورت نرشنکلپ ہونے کے ارروپ ہے اور بصورت شنکلپ
پیدا کرنے کے سروپ ہے سروپ سے شنکلپ پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے
پس شنکلپ سے جو پیدا ہوتا ہے وہی مرتا ہے اگر شنکلپ نہو کچھ محسوس نہ ہے
پس جو محسوس نہو مرنا اور جینا اور پیدا ہونا اوسکا کچھ گنا نجاوے
بالیقین انسان کی جان آتما ہے اور سنے شکل اور سنے زوال سے
اور جیو آتما موسوم ہو رہی ہے جبتک اگیان رہے جیو آتما رہے
جب گیان ہو جاوے پرم آتما ہو جاوے اور جب گیان اور اگیان
سے راحت ہو اور تعلقات محسوسات سے آزاد ہو جاوے آتما جو اصل
مین تھا وہی رہجاوے اور یہ الفاظ جو جیو اور پرم ہی اضافی
ہے اور بسبب جہل و دانائی کے یہ اضافت ہوئی ہے برہمانڈ کا خلا
اور ہمارے جسم کا خلا ایک ہی ہے بسبب تعدد اجسام کے جدا خیال
ہوتا ہے ہمارا جسم ایک علت تفرقہ کی ہے جسم کے محو ہونے سے جزو
خلا و کل خلا ایک ہی محسوب ہو دو نہین ہوتے ٭

آگ جو پتھر مین اور لکڑی مین اور جسم مین حیوان ناطق و مطلق
کے اور جرم مین آفتاب کے ہے اور گھر گھر کے چراغ چیتوئی مین
ہے ایک ہی ہے اگر اجرام اور اجسام معدوم ہو جاوین وہ آگ
جواب جابجا نظر آتی ہے ایک ہی نظر آوے ٭

پانی سمندر اور دریا اور تالاب اور چاہ اور ابر اور سبو جیہ

اور اچھی طرح حیات کو قطع کرے ناقص تربیت سے یا ناقص فعل سے
سزا پاوے اور خراب ہووے جنکی ایسی راے ہین اونکو ہندی ناستک
اور یونانی دہریہ اور انگلستانی و فرنگستانی اتہی ایسٹ کہتے ہین یعنے
خدا سے منکر اور جیسے عناصر کو قائم بالذات تصور کرتے ہین اور بہت
چیزون کو ایسا ہی سمجھتے ہین مثل آفتاب وغیرہ نگارندہ اس صحیفہ کا
ایسی سمجھ والون کو ذیلداران مین افراط تمیز کے قرار دیتا ہے ٭

۲ کہتے ہین کہ روح یا جان یا پران ایک چیز ہے اربعہ عناصر سے
علاوہ اور یہ خدای تعالے کی قدرت سے اجسام اور اجرام مین
داخل ہوئی ہے اگر یہ اچھے فعل کرے اچھا مقام پاوے اور ارام
سے بعد مرگ کے رہے اگر بد فعلی کرے بد مقام مین رہوے و تناسخ
پاوے ایسی سمجھ والون سے تمام جہان بھرا ہے گویا نو کرور
آدمی اس ہی سمجھ کے پیرو ہین کہ یہ خدا کو جسم و جان سے جدا جانتے ہین
اور اس ہی سبب سے کرم اور اوپاشنا ہدایت کرتے ہین اور گیانی
کرم کانڈ اور اوپاشنا کے آئین کے جاننے والے کو بتاتے ہین نامہ
نگاران کو ذیلدارون مین تفریط تمیز کے جانتا ہے ٭

۳ کہتے ہین کہ پہلے کوئی نہ تھا فقط ایک الکھتہ یعنے لاتعین بے
نام و نشان یعنی مبرا التعینات حسی سے تھا اور اوسی کا نام آتما فرض کیا ہے
اور بعد مین بھی کوئی نہین رہے گا خواہ اجسام ارضی ہو خواہ اجرام فلکی
خواہ عناصر کثیف جسکو پرجاپت کہتے و خواہ عناصر لطیف جسکو ہرن گربھ
بولتے ہین درمیان مین مجھ ہوگیا اس مجھ کا نام ترلوکی اور برہمانڈ اور
اجسام و اجرام اور جسم و جان اور عناصر لطیف و کثیف اور نیک و بد
اور ایمان و بے ایمان اور بید و شاستر اور قرآن و انجیل اور فقیر و امیر
اور پیر و مرید بن گیا جب ایک کے سوا دوسرا نہ تھا جسکو ہم اوس سے

حاصل ہو بیان کرو ❊

جواب روح جسکو جیو آتما اور نفس ناطقہ اور حرارت غریزی اور سوانتر اگنی اور پران کہتے ہین اور جسکے رہنے سے یہ جسم نشو ونما پاتا اور حرکت ارادی کرتا اور معقولات کو سوچتا اور منقولات کو سمجھتا ہے اوسکو جان کہتے ہین کیونکہ جب وہ نہین یہ جسم بدستور رہتا ہے مگر لائق کسی چیز کے نہین رہتا ❊

جسم کی تعریف مین ہر ولایت کے حکما سے کی راسے مین اتفاق ہے کیونکہ خلط مادہ سے ہوا روح کی تعریف مین قطع نظر جہلا کے بیان سے حکما کو بھی باخود تکرار ہے حکیم وہ ہے جو حق الیقین سے حقیقت اوسکی جانے جسکا ذکر ہو اور جاہل وہ ہے جو برعکس اس صفت کے ہو حکما روا سطے جاننے اسباب وعلت کرہ بیضاوی کے ہین مگر روح کی تعریف کے جاننے مین معترف بہ قصور ہین حکما کے کلام مین اتفاق رہتا ہے اور جہلا کی راے مین نفاق اس بحث مین جو اتفاق نہین ہے سبب یہ ہے کہ تجربہ حق الیقین کا کسیکو نہین ملا اور جسکو ملا اوس نے اس فصاحت وبلاغت سے بیان نہین کیا کہ عام کے دل پر نقش ہو جاوے ❊

روح کی حقیقت کو ہر مذہب اور ہر ولایت کے حکما تین صورت سے قرار دیتے ہین اور بید وشاستر مین صورتون کو لکھتے ہین ❊

۱ اول کہتے ہین کہ یہ حرارت غریزی ہے اور اجتماع سے اربعہ عناصر یا پانچ تت کے ایک قوت ہو جاتی ہے یہ کوئی شے علاوہ عناصر سے نہین ہے اور عناصر خود قدیم اور جوہر بالذات ہین ان سے پورانا انکے سوا اور کوئی نہین ہے اور خود بخود اتفاق ربط وخلط مادہ سے جمع ہو جاتا ہے جیسا کہ نظر آتا ہے اور جب یہ قوت تمام ہو جاتی ہے آدمی یا جانور یا درخت مرجاتا ہے اگر اچھی تربیت ہوا اچھا فعل کرے

پس گوشہ مین بیٹھہ سکے ایسے فعل مین اوقات گذاری کی عولم کو اوس سے فائدہ ہووے ٭

میری دانست مین اس سے اعلے کوئی فعل نہین اوس کوئی کتاب علم الٰہی یا طبعی تصنیف کری اس فعل مین انسان ایسا محو ہو جاتا ہے کہ تفکرات دینی و دنیاوی ہرگز نزدیک نہین آستے دوم عوام کی تعلیم اور تربیت کرتا رہے یعنے جو علم اس نے پڑہا اور جو تجربہ اسنے حاصل کیا وہ خاص و عام کو بتاوے اور بجز ایسے اشغال کے رسمی افعال سے کنارہ کرے اور ہمسایہ یا اقربا کے گھر شادی ہو نجاوے اور نہ غمی مین اس عبارت سے یہ مراد نہین ہے کہ اگر یہ کسی کے گھر شادی و غمی مین شریک ہوگنہ گار ہوگا مگر یہ کہ اپنے تئین راہ و رسم دنیا سے کنارہ کرکے پرہیز کرے اور سمجھے اور سمجھاوے کہ اب تم مجھے مرایا شخص سے باہر تصور کرو اور نفع اس حرکت سے یہ ہے کہ اسکا وقت اون کامون مین صرف نہو اور اوسکا دل اسباب دنیاداری مین گرفتار نرہے اور استغنا اور آزادی کیطرف میل کرے یعنے پچاس برس تلاشی علم اور دولت کارہا آیندہ اوسکے خرچ کو آمادہ رہے ٭

۳ جب ایک مدت بان پرست اوستھا مین رہے دل تعلقات دنیاوی اور اخروی سے صاف ہو جاوے تب ۲۹ نمبر کے اوپنکھد پرہم ہنس نام کے موافق عمل کرے اور جب تک زندہ رہے دنیا و عقبے کے خیالات سے دل کو پاک کر بقدر ضرورت طعام و شراب و لباس سے گذران کرے ٭

چھٹی موج آتما کی صفات مین اور نیز طرز عبارت مین کہ جس سے معرفت حق حاصل ہو

سوال آتما کی صفت اور عبادت کی راہ کا کہ جس سے معرفت حق

چل کر اور بیٹھ کر اور سوچکر عمل مین لاوے اور زراعت یا تجارت یا صنعت یا خدمت
سے معاش حاصل کرے اور حفاظت مین جسم اور جان اور حرمت اپنی اور
اپنے عزیزون کی صرف کرے اور وہ سعی کرے کہ عاجز اسکی مدد سے قوی ہووین
اور ہر کوئی اسکے لطف و احسان سے شکر گزار ہو اور کوئی اوسکی جور و ستم سے
نالان نہو جب اسکی عمر قریب پچاس برس کے پہونچی اور اوسکا بیٹا اوسکی متعلقات
کی خدمت کے سرانجام کے لائق ہووے گویا اوسکا عہدہ خالی نرہے اور
اوسکی زراعت مین تردد نہ پڑے اور اوسکی دکان مسدود نہوجاوے تب اپنے
دل مین سمجھے کہ اب مین لائق سرانجام مہمات عظیمہ کے نہین رہا اور میرے
متعلق کی خدمت کے سرانجام کو بجاوے میرے میرا بیٹا لائق ہوگیا اب مجھے
واجب ولازم ہے کہ تمام انتظام دنیاداری اوسکی تفویض کرون اور خود دام
رسومات سے آزادی حاصل کرون ٭

۲ جب برمھہ چرج اور گرہست آسرم کو جسطرح لائق وزیبا ہے بجالاوے
اور قوا سے شہوانی ضعیف ہوجاوین اور دل اسکا ناپائداری اسباب دنیا پر
یقین سے آوے اپنے دل مین عہد کرے کہ آیندہ نہ تلاش معاش کرونگا
اور نہ ادا سے شرائط رسومات پس بجاوے خود اپنے وارث کو اپنی خدمت پر
مقرر کر خود گوشہ مین یا کسی باغ مین آزادانہ بسر کرے جسطرح جوانی مین
یہ اپنے فرزند کی پرورش اپنے باپ کے ترکہ اور اپنے مکسوبہ سے کرتا رہا
اوس ہی طرح اسکا بیٹا اسکی پرورش اپنے مکسوبہ سے کریگا ٭

اس حالت کا نام بان پرست ہے یعنی صحرا گزینی کہ مراد گوشہ نشینی
سے ہے اسمین شوق حاصل کرنے جاہ اور حشمت کا چھوڑ دے اگر یہ خوشی
سے نہ چھوڑے گا جھک مار کر چھوڑنا پڑے گا کیونکہ بوڑھے کو نہ عورت پسند
کرتی ہے اور نہ آقا اور نہ سفر کے لائق ہوتا ہے کہ تجارت کرے اور نہ محنت
کرنے کو نہ یہ کہ زراعت کرے اور جس مہم کو دل چاہوے گا بجز ایوسی کچھہ حاصل نہوگا

و نادان ہے گرہست آسرم سب سی بزرگ ہے اس سے بہتر کوئی مقام نہین کیونکہ فقیر جو سعی کرتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور گرہستی خلق خدا کیواسطے اور اپنے واسطے سنیاسی فقیر ہے اور یہ بادشاہ فقیر نفس پرور ہے اور یہ خلق پرور گرہستی سمندر ہے اور فقیر ایک کوزہ پانی ؛

لیکن آئین گرہست سی گرہستیون کی سمجھ خلاف ہے کیون گرہست مین محض بد افعالی سے بسر کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جھونٹھ بولنا اور لوگون کو جھوٹھی بیم ورجا مین پھنسانا اور بیگانہ مال مارنا اور اپنے نفس کی پرورش کیواسطے غیرون پر ستم کرنا اور بھیک مانگنا اور چوری وڈکیتی وزناکاری وغیرہ کرنا اور دو چار نکاح کرنا لازمہ گرہستی ہے ؛

گرہستی کو چاہیے کہ حسب مضمون بھاگ بھری تہذیب اخلاق و ترکیب منزلی و سیاست مدنی کے اصول و فروع جو ذیل مین حکمت عملی کی رقم ہین سب بجالاوے اور حق و حقوق بزرگون اور برادرون اور خوردون اور جورو و اقرباؤن کے بے کم و کاست ادا کرے اور کھانا و پینا و سونا اور جاگنا اور مباشرت و مناکحت و صنعت و خدمت جو چاہے سو کرے مگر حد اعتدال سے ہاتھ کو نہ دیوے اور افراط و تفریط کیطرف میل نکرے ؛

جس نے دنیا کی نعمتون سے دنیا مین رہکر کنارہ کیا اور اونکا حاصل ہوتا بہشت مین یقین کیا وہ نادان ہے کیونکہ بہشت مین روح جاویگی جسم نہین جائیگا جس لذت کا حصول جسم سے تعلق رکھتا ہے وہ بہشت مین کیونکر حصول ہوگی اور جو شخص جس لذت کا تجربہ نکرلے گا جب اوسکی تعریف کسی شخص سے سنے گا غالب ہے کہ اوسکا دل للچاوے پس چاہیے کہ دنیا کی لذات کا ذائقہ دنیا مین چکھے اور عقبی کی لذات کا عقبے مین ؛

اور فرض ہے کہ بعد تکمیل شرائط برہمہ چرج گرہست آسرم اختیار کرے اور جو علم اوس آسرم مین سیکھا ہے اوسکے نیک و بد کا امتحان

نادانی و بیوقوفی سے مفت کھویا اور قتل نفس خود کیا ایسے ہی شخص مریدون کو سمجھاتے ہین کہ ہمکو علم لدنی ہوا ہے حالانکہ علم لدنی مثل سایہ ہما اور کامدہن گاے اور چنتامن جھرہ اور آب حیات کے ایک اسم فرضی ہے پس جو آدمی حکمت نظری سے ناواقف ہو اگر آسمان پر گھوڑے دوڑاتا ہو اور شراب کو دودہ بناتا ہو تو بھی وہ سنیاسی نہین اور نہ گرہستی اور علم بے عمل ہیچکارہ ہے ؛

دیکھو شکر و نبات کے مزہ کو کوئی کتاب سے معلوم کرے جبتک زبان سے نہ چکھے جو تفاوت واقعی ہے ہرگز تمیز نہین ہوگا مثلاً کوئی مجامعت زبان کے عیوب سے بموجب کتاب کے علم رکھتا ہو اور ایسے سبب سے اونکی صحبت سی متنفر اور مجتنب رہتا ہو جس روز کسی طرح اون سے ہم بستر ہو جاے گا اور لذت مجامعت حاصل کرے گا دل مین خیال کرے گا کہ جنھون نی اس فعل کو منع کیا اور اسکی مذمت لکھی ہے وے بیشک نامرد ہون گے اور جو تجربہ کریگا اور امتحان لے لیگا وہ اوس حالت مین بھی کہ پہاڑ اپنی جگہہ کو چھوڑ دے تو چھوڑ دے یہ اپنے مقام سے نہ ہلیگا ؛

آدمی کی عمر کے چار حصہ ہوئے ہین پہلا حصہ واسطے سرانجام مہمات دنیاداری کے ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر دنیاداری خالق مخلوق کو ناپسند ہوتی تو آلہ تناسل اور رسم خانہ داری اور محبت مادری و پدری قرار ندیتا جس حالت مین پیدایش مخلوق کی اس حیلہ پر منحصر ہے اور پرورش اور تربیت اولاد کی سعی و کوشش والدین پر اور مہمات تجارت و زراعت و صنعت و محنت سی سرانجام ہوتی ہین اور بغیر حکم حاکم اور سیاست مدنی انتظام جہانداری برہم ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر و عیان ہے کہ خداوند عالم کی مرضی ہے کہ آدمی دنیاداری کرے اگر گرہستی نہون تعلیم اور تربیت کون کرے اور سنیاسی و بیراگی کی پرورش کسطرح ہو اگر اسکے خلاف کرے انسان و حیوان مین کیا تفاوت رہی ایسی وجوہات سے مین کہتا ہون کہ جو گرہست آسرم کی مذمت کرتا ہی وہ جاہل

وہ عامل کی نظر مین جب تک فانی نظر نہ آوے گا اور اوسکو فانی نہ سمجھے گا اور اوسکی محبت کو دل سے دور نکرے گا تب تک اگر جورو کو چھوڑ دے گا غیر کے ننگ و ناموس مین رخنہ ڈالے گا اگر اپنی محنت سے معاش حاصل نکرے گا غیرون کے اندوختہ پر دھیان دہرے گا اگر دنیا کے لوگون کی صحبت سے نفرت کرے گا جنگل کے حیوانات کا مصاحب بنے گا اگر گندم و برنج سے پرہیز کریگا جنگلی برگ و بیخ سے شکم بھرے گا یعنی واجبی و رسمی عادات کو چھوڑ کے غیر واجبی راہ پر چلے گا ٭

۲ اور جسکو علم طبعی سے یعنے جیسا کہ بیان موج تیسری مین ہوا ہے آشنائی نہوگی اوسکے دل سے تمنا امرت پھل اور جلا بدن اور کایا کلپ اور درازی عمر اور نسخہ کیمیا اور اشت سدھی اور خوف بھوت و چڑیل اور پیر و شہید اور برہمن و سید و پادری نجاویگی ٭

۳ اور جسکو علم ریاضی نہوگا وہ امید سے بہشت اور فرشتون اور دیوتون اور خوف سے دوزخ و جہنم آیندہ کی مصیبتون سے ایمن نہوگا ٭

۴ اور جسکو علم الٰہی نہوگا وہ پتھرون اور حیوانون و درختون اور آدمیون اور بھوتون و دیوتون کو ضرور پوجتا رہے گا ٭

۵ اگر ہندوون کے شاستر سے منحرف ہوجاوے گا محمد صلعم کی آیت و حدیث کی طرف رجوع کریگا اور جب اوس سے منحرف ہوگا توریت و انجیل کو ازبر کرے گا غرض ایک پنجرہ سے نکل کسی طرح باہر ہوگا دوسرے پنجرہ مین جا پھنسے گا ترلوکی کے بیم و رجا سے باہر اور محسوسات کی لذت سے منحرف جاہل اور اُمّی نہوا اور نہ ہے اور نہوگا اس وجہ سے بید و شاستر کے واقف کاران نے اول برمھہ چرج یعنی طالب علمی کو فرض کیا ہے جو سینا سی و بیراگی اور برہمن اول برمھہ چاری نہین ہوا سمجھو کہ اوس نے سنیاس دھارن کرکے ترلوکی کی نعمتون اور لذتونکو

عداوت سے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیتا ہو اور سکھ یعنی اسباب عیش سے غافل
اور دوکھ یعنی اسباب غم سے بدحواس نہو جاتا ہو اور رام پھل اور سنکھیا کو
یکسان جانے اور پستی و بلندی مراتب کو مساوی مانے اور لعل و زمرد اور
سونا و چاندی اور سنگ و کانچ کو اربعہ عناصر سے بنا جانے اور تمام موجودات
کو موت اور حیات مین یکسان سمجھے وہ عامل اور عالم ہے ۱۹ دوکھی
اور عاجز کے رنج کے دور کرنے کو ساعی ہو ۲۰ تمام محسوسات سے آزاد
ہو یعنے جو شی شبد و سپرس و رنگ و رس و گندہ سے متعلق ہو سب کو
فانی جانتا ہو اور ظاہر ہے جو ایسا ہوگا اوسکے دل مین بکھیڑا اور سرگ بھی
بچون کا کھلونہ متصور ہوگا ۲۱ کسی چیز کی آرزو اوسکے دل مین نہو یعنے مکت تک
کی خواہش جاتی رہے ۲۲ سب گنون سے جدا ہو جاوے اور بندھن
مین برہما اور وشن اور رودر اور بایا اور نرگن اور سرگن کے نرہے ۲۳
سریر سے بھی الفت نرکھتا ہو اور کسی کا بدخواہ نہو اور ہر ایک کی ہواخواہی کرتا ہو
۲۴ عالم اور عامل اور تجربہ کار ہو جسکو ایسی شخصون کی صحبت نصیب ہو وہ دام سے
بھانک و روچک سے نکلجاوے اور جیتھارتھ کے درخت پر جا بیٹھے اور بیم
ورجا نرک و سرگ سے آزاد ہو جیون مکت و بدیہہ مکت خود بخود پاوے ایسی
شخص کی صحبت کلپ برکچھ یعنے درخت طوبے اور کامدھن گاے اور پارس
پتھر اور چنتامن مہرہ سے اشرف ہے پارس پتھر فقط آہن کو سونا کرتا
ہوگا ایسے کی صحبت سے خاک طلا ہو سکتی ہے کام دھن گاے دنیا کی
حاجت روائی کر سکتی ہوگی ایسے کی مصاحبت دنیا اور عقبی کی حاجت کو
دل سے کھو سکتی ہے اور چنتامن مہرہ کی تلاش مین نادان چنتا مین رہتے
ہون گے ایسے کی صحبت مین مضمون اس شعر کا پڑہین گے ؎ امروز شاہ
شاہان میہمان شدہ است مارا ؎ جبرئیل با ملائک دربان شدہ است مارا
پس ست سنگ کو سب سے بہتر جان اور میری راے یہ ہے کہ جو محسوس ہو

جو محسوس ہو

۱۰ پوتر رہے یعنی طہارت رکھے عام اسکے معنی سمجھتے ہین کہ بار بار غسل
کرے اور دھوتی دھوے مین سمجھتا ہون کہ جسم اور لباس اور مکان
ایسا پاک اور صاف رکھے جسکے دیکھنے سے عوام کو فرحت حاصل ہو اور
کراہیت نہ آوے اگر دھوتی سو بار دھووے اور اوس سے میل کی بو
اور کثافت نجاوے تو مضمون اس مصرعہ کا یاد آوے مصرعہ چون
بشوید پلید تر باشد ۔ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ ظاہر کی صفائی رکھے
اور بدن کو ناپاک نہین روز مرہ غسل کرے اور طہارت و استنجا بعد رفع حاجت
ایسا کرے کہ ناپاکی مطلق نرہے ۱۱ مت واری ہون یعنی صاحب عقل
اور متواری نہون یعنے دیوانہ نہون ۱۲ نس کپٹ یعنی صاف دل ہو
کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ۔ آئین ما ست سینہ چو آئینہ داشتن
۱۳ گمبھیر ہو یعنے تحمل رکھتا ہو ۱۴ باعلم ہو بے علم نہو یعنی اول
برجھہ جاری ہو کر طالب علمی کرے کے علم طبعی و ریاضی و الہی کے اصول و فروع
اور معقول اور منقول ہر ولایت و ہر مذہب سے واقفیت رکھتا ہو کیونکہ
جاہل اور بے علم کیسا ہی ذکی اور زود فہم ہو متقدمین کی تجربہ کاری اور
نیک و بد کی مصاحبت سے نتیجہ حاصل نکر سکے گا جیسے تیز قدم سوار کی اور
تیز گھوڑا ریل گاڑی کی برابری نہین کر سکتا اسی طرح تیز فہم نے علم عامل
کی تجربہ کاری کے برابر نہوگا اور جب تک دنیا و عقبی کی حقیقت کو بخوبی حق الیقین
سے نہ سمجھے گا دام لذت محسوسات سے باہر نہوگا جو اتفاق سے نکل گیا مثل
پر قینچ کبوتر کے ۱۵ سوگ یعنے افسوس و موہ یعنی الفت و جدا یعنے درد
و مرت یعنے خوف مرگ و بھوک و پیاس سے بیخود نہو جاتا ہو ۱۶ راست گو ہو
جھوٹھ نہ بولتا ہو ۱۷ نیت پر عامل ہو یعنے جو آئین بموجب دھرم شاستر
مروج ہو اوسپر عمل رکھتا ہو برخلاف آئین نکرتا ہو ۱۸ اگر کوئی اور اسکی
تعریف کرے مغرور نہو اور ہجو سے ملول اور دوست کی خاطر اور دشمن کی

راہ نیک پر لگاتا ہو جنہون نے دوزخ مین سانپ اور بچھو اور بہشت مین حور و
غلمان بغیر دیکھے مشہور کیے اونکی فقط یہ مراد ہے کہ اس ہم درجا سے ہمارے
قدم سر پر رکھین اور عقبے و جنم آیندہ مین معاوضہ کے متوقع ہو کر اپنے مکسوبہ
اور متروکہ کو ہمارے حوالہ کر دین اور ہماری برابری اور عیب جوئی نکریں پس تو ایسے
انسانون اور اونکے جانشینون کی صحبت سے کنارہ کر ؛

۴ نیک عادت والے حسب قول حکماء یونان کے وے ہوتے ہین جنکی
تعریف بھاگ بھری مین رقسم ہے اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور
سیاست مدنی کی ذیل مین ہے اور رکھیشہ دن نے جو تعریف کی اونکا
انتخاب یہ ہے ؛

۱ دیادان ہو یعنے دوسری کے حال پر مہربان ۲ دروہ نہو یعنی
کسی سے کینہ نہو اگر کوئی اوسکے ساتھ بدی کرے یعنی کلیس یہ درگذر کرے
یعنی سانت رہے ۳ جت اندری جسکو جتی مشہور کرتے ہین ہو یعنی شہوت
و غضب کو تابع عدالت اور حکمت کے رکھے اور حواس ظاہری و باطنی اور
قوائے افعالی کو فعل بد اور ظلم کرنے کی طاقت ندے اس سے یہ مراد نہین
ہے کہ جتی ملقب ہو سکے شادی نکرے اور اولاد اونکے ننگ و ناموس مین رخنہ
ڈالے ۴ اوپکاری ہو یعنی اورون کے کام مین مدد کرے جو مشکل و
سختی کسی پر پیش آوے اوسکے مدافعت مین سعی کرے ۵ پاکھنڈی نہو
یعنے لوگون کو فریفتہ کرنے کو ظاہرآرائی نکرتا ہو ۶ برمھ گیانی ہو یعنے
سوائے برمھ دوسرے کو نمانے اور نجانے اوپر گھٹ مین برمھ کو دیکھے
۷ ابھمانی نہو یعنے اپنے علم و دولت اور حسن و قوت اور خاندان حکومت
پر ناز نکرے اور ہر ایک سے بہ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ہر ایک کی تواضع
و اجی کرے اور کسی کے مان کو نہ گھٹاوے ۸ مستقل مزاج ہو یعنے
متلون طبع نہو ۹ کومل سوبھاو یعنے ملائم طبع ہو سنگدل اور تند مزاج نہو

حیلہ بتاتے ہین اونکو اونسے زیادہ خیال کرنا چاہیے ٭

۲ عامل وہ ہے جس قسم کی بات کرتا ہو ویسا ہی فعل اور عمل رکھتا ہو اگر تقریر اور ہو اور تعمیل خلاف اوسکے تو سمجھنا چاہیے کہ اسکو ہنوز علم نہین ہے کسی سے سُن یا کسی کتاب سے پڑہ کے بات کہتا ہے جیسے نقال تقلید کرتے ہین جسکو جس چیز کا علم بواجبی ہو جاتا ہے اوسکا عمل خلاف اوسکے نہین رہتا ہے کیونکہ جو شخص پیرنا جانتا ہے وہ سمندر مین بھی کود پڑتا ہے اور ڈوبنے سے نہین ڈرتا ہے اور جو سانپ کو کھلانا جانتا ہے وہ اژدہا کو بھی پکڑ لیتا ہے اور جو اس سریر کو فانی جانتا ہے وہ اوسکے قائم رکھنے کو نے انداز سعی نہین کرتا ہے اور آتما کو سروگ سمجھتا ہے وہ کسی کو دوست اور دشمن نہین جانتا ہے اور دوزخ کے خوف سے امین ہو جاتا ہے اور تونگری و مفلسی اور فرمان فرمائی اور فرمان برداری اور آزادی و دنیاداری کو مثل صبح و شام اور روز و شب اور نور و ظلمت کے تصور کرتا ہے ٭

۳ جو عالم و عامل ہوتا ہے اوسکے چہرہ پر کوئی نشان ایسا نہین ہوتا ہے جیسے عوام کے ہوتا ہے وے فقط اس علامت سے پہچانے جاتے ہین کہ خود ایسا کوئی فعل نہین کرتے جو عدالت اور میانہ روی سے باہر ہو اور خلق خدا کے حق مین مضرت دیتا ہو اور عوام کو اس ہی راہ پر چلنے کو بغیر کسی طمع کے ہدایت کیا کرتے ہین جنھون نے تعلیم اور تلقین بزور اور زر کی ہے اور اپنی تئین مشیخت پناہ اور شجاعت دستگاہ و یکتا سے زمانے اور عرش آستانی ملقب کیا ہے وہ سب نام اور حکومت اور عیش اور دولت کے بھوکے اور پیاسے تھے اور راہ حق شناسی سے جاہل مطلق ٭

مرد میدان اور کامل عیار وہ نیک بخت ہے جو مانند باران کے ہر نیک و بد سے یکسان سلوک کرتا ہو اور بغیر ڈرانے اور پھوسلانی دلیل مکمل سے

کرمون سے اور اوسکے عادتون سے جدا سمجھ کے آتما مین محویت پیدا کرو چنانچہ
بید انتی ایسا کرتے ہین ٭

کرم کانڈیون کے واسطے لکھا ہے کہ برہمچرج کرکے بدیا کا ابھیاس کرو
اور جب فضیلت حاصل کرو بیاہ کرو اور مان اور رباب اور اوستاد و گورو اور بھائی
وبہن اور یار و آشنا اور ہمسایہ وزن و فرزند و نوکر و غلام اور مالک و راجہ اور مہمان
و مسافر و محتاج کا حق بواجبی ادا کرو اور سبکے ساتھ انصاف سے گذران کرو اور جیو
آتما کو پرم آتما کے دھیان مین رکھو اور بیراٹ روپ کا درشن کرو ٭

اوپاسکون کے حق مین لکھا ہے کہ درمیان دونون ابرو اور دل مین
مہیشور بھگوان اور رشیو کے درشن کرو اور آدم منتر کو جپو اور اشٹانگ جوگ
سیکھ کے ریاضت بموجب اوسکے کرو ٭

گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ کی جو ترکیب اب ہندوستان مین رواج
ہین یہ بید و شاستروں سے خلاف ہین تو بالیقین باور کرکہ ہم نشینی ایسی آدمی
کے ساتھ چاہیے جو ان صفتون سے موصوف ہون ٭

۱ اول عالم باعلم اور عقل معنی فہم رکھتا ہو تاکہ اوسکی صحبت سے بہتر علم ہووے
اور مباحثہ سے یکدیگر کے عوام کو علم زیادہ ہووے اور عالم وہ نہین ہے جو کسی
زبان کا حرف آشنا ہو یا نظم و نثر لکھ پڑھ جانتا ہو یا درسی و رسمی باتون سے
واقف کار ہو فی الحقیقت عالم وہ ہے جو دنیا و عقبی کے جزو کل کے حال سے
واقف ہو اور جو اوسکے اندر اور باہر ہے اوسکا علم رکھتا ہو اور علم پر مغرور نہو
بلکہ طالب علم رہتا ہو کیونکہ علم کی کچھ حد و انتہا نہین ہے عالم اگر دنیاداری
کی راہ مین بحث کرے گا تو وہ ہوگی جسمین عوام کی بھلائی ہووے اور عقبی کی
منزل کی جو بات کریگا وہ ہوگی جو بیم و رجا سے نجات دیتی ہو جو اس قسم کی بات نکرے
اور جسکا دل اس راہ پر متوجہ نہو وہ اگر ہفت اقلیم کے بید اور پوران کا فاضل ہو
تو بھی اوسکو دانا سمجھنا نچاہیے اور جو عقبے کے بیم و رجا دیکھاتے ہین اور دنیا کی

ماباپ اس بابت بھی کچھ خیال نہین کرتے کہ لڑکا کیا پڑھتا ہے اور جو پڑھتا ہی
یہ اوسکے حق مین نیک ہے یا بد اور جوانی مین جورو اور آشنا رنڈی مصاحب
ہوتی ہین وے جہالت سے حیوان مطلق کے برابر رہتے ہین علاوہ اسکے
سوا اسے قوم برہمن اور کوئی قوم کا مردم بید اور شاستر کے پڑھنے کا
مستحق نہین ہوتا اور فارسی اور عربی اور انگریزی زبان کے سیکھنے سے
گنہ گار ہوتا ہے کیونکہ وے جانتے بھاشا ہین اگر برہمن کی قوم کے مردم
بھی علم اور عمل رکھتے تو بھی اتنی خرابی پیدا نہوتی اب جو اونکا عمل ہے
اور اورون کو ہدایت کرتے ہین عام پر ظاہر ہے احتیاج تحریر نہین اسوجہ
سے تمام ہندو رشوت خوری اور جعلسازی اور قلب سازی اور ہر قسم کے
افعال ناقصہ کو رسم ورواج آبائی سمجھے ہوئے ہین اور اونکے کہنے پر بھی
تو عمل نہین جو شخص خلاف اپنے مذہب کے جو کہے اوس ہی پر عمل کرتی ہین
یہ نہین سوچتے کہ یہ بات خلاف ہمارے آئین کے ہے اگر ہم کرینگے کوئی
ہمکو کیا کہے گا یعنے ہندو جو تعزیہ داری کرتے ہین اور پیر و شہید اور غازی
و سرور سلطان سے منت مانگتے ہین اور مسلمان بہشتی اور محمدی قصاب
سے گوشت خرید کر کھاتے ہین اور شیخ سدو کو ذات دینے جاتے ہین اوعاجزون
کی حق تلفی اور مستحقون کے حق فراموش کر اور دم وجھانسہ دے قرض کر
شادی وغمی مین فضول خرچ کرتے ہین کون کہے گا یہ نیک افعالی ہین پس
اب جو رسم ورواج مروج ہین یہ سب صحبت کی خرابی سے پیدا ہوئے ہین
اگر مصاحب باعلم اور عمل ہووین تو تمام ریاضت اور عبادت اور رسومات
شادی اور غمی اور خانہ داری اور وجہ معاش اور آداب واخلاق موافق
بید و شاستر کے ہوجاوین ٭

بیدون مین صاف لکھا ہے کہ نرگن برمھ کو سرب بیاپک سمجھ کے
اپنی آتما فرض کرو اور ہمیشہ اوسکا دھیان رکھو اور اپنے تئین سیر اور سیر کے

جواب آدی کو واسطے سرانجام مہمات دنیا اور عقبے کے اور پہونچنے اپنے اصل مقام پر جو دونون سے باہر ہے علم اور عمل درکار ہے عمل بواسطے علم سے ہوتا ہے اور فراہمی علم چار صورت سے ہوتی ہے ؛

۱ ذکاوت ذہن اور شوق کامل اگر ذکی ہو اور شوق نہو کچھ حاصل نہو ؛

۲ مطالع اور ملاحظہ کتب نظری اور عملی ہر زبان اور ہر مذہب سے جیسے کہ یونانی حکمت نظری اور عملی کی تعریف انوار نامنا ہی اور رجھاگ بھری مین رقسم ہے اور ہندی حکمت نظری اور عملی مین بید شاستر اور پوران ہین اور انگریزی مین فلاسفہ اور درسی کتب ہین ؛

۳ اوستاد لائق کہ لفظون سے بہت معنی پیدا ہنین ہوتی اکثر اوستاد لفظی معنی بتا کر گمراہ کرتے ہین جیسے اندر کے جسم مین ہزار آنکھہ بتاتے ہین مصنف اور قاری کلام نے غلط نہین کہا اور جھوٹ نہین لکھا مگر اوستاد نے اپنے شاگردون کو گمراہ کر خلاف قیاس کے متوجہ کر دیا ؛

۴ صحبت و مجالست عالم و عامل اور ذکی سے اگر صحبت نیک میسر نہو تمام علم اور عمل جو حاصل ہوا ہو معدوم ہو جائے جیسے جو مکان مدت کی معماری سے طیار ہوتا ہے ایک ساعت کے زلزلہ اور سیلابی و بیلداری سے منہدم ہو جاتا ہے یا مرمت نہونے سے ویران ہو جاتا ہے ؛

ہند کے مردم کی خرابی فقط نقصان صحبت سے ہوئی ہے کہ ذکی بھی پیدا ہوتے ہین اور کتابین بھی ہر علم کی میسر ہین اور اوستاد بھی بہ تلاش ملنا سکتے ہین لیکن ہر وقت کے ہمنشین اچھے نہین ہوتے کیونکہ طفولیت مین آدمی کو ماں اور دایہ مصاحب ہوتی ہین اور جب مکتب مین بٹھلائی جاتی ہین اول تو بالکل ناسمجھ ہوتے ہین دوم تعلیم اور تربیت بھی حسب قاعدہ نہین ہوتی اور جب کچھ ہوش آتا ہے کتابین قصہ و کہانی مضمون عشق آمیز کہ جس سے سن بلوغیت کو پہونچتے ہی کوئے مین گرے پڑھائی جاتی ہین

اقوال سے بالمعنی مطابق پایا مجھے کمال افسوس ہوا کہ وے دیوتا جو دولت وحکومت اور آرام وعزت اور جورو وبیٹا اور سواری ونوکر اور سلطنت دینے کی طاقت رکھتے ہین اور وہ دیوتا جنکو یہ دیوتا بناتے ہوئے ہین اور کل کا کل وجزو کا جز ہے سب ہمارے جسم کے اندر ہین اور بیم ورجا ہمارے چت کے بنائے ہین آرام اور مکت ونجات ہماری عقل کے اختیار مین ہے اپنی جہالت اور بی علمی اور بے عقلی سے یا نقصان صحبت اور تربیت فقیرون سے دولت مانگتے ہین جو ایک ٹکڑہ روٹی کو محتاج ہین اور در ودیوار سے نجات چاہتے ہین جو ہمارے بنائے ہین اپنی حقیقت اور اپنی حالت کو دیکھ رونا آتا ہے کہ ہم کیا شرف اور کمال رکھتے ہین اور عاقبت سے ڈرتے ہین اس جنم کی حقیقت سے خبر بھی نہین رکھتے ٭

کیا وہ شخص شیر وپلنگ کو شکار کرے گا جو گیدڑ سے ڈرتا ہے اور کیا وہ مراد دیوے گا جو خود بھیک مانگتا پھرتا ہے اور وہ کیا مکت کا داتا ہے جو ہمارے ہاتھ سے زمین مین دفن ہوا ہے ٭

آتما بلشن یعنے بدہ کو کھ کہ شو یعنے چت سے کھدے کہ بیم اور شنک کو کہ یہ ہی میرے دشمن ہین فنا کردے اور برہما یعنی من کو کھدے کہ مکت یعنی آزادی دارین پیدا کردے اور دسون دیوتا کو حکم دے کہ اعتدال سے میری خدمت کرتے رہین اور مورکھ وجاہل کی باتون سے مجھے بچاتے رہین ٭

پانچوین موج نتیجہ صحبت نیک اور حرکات وعادات گیانیون کے بیان مین

سوال ۴۲ حرکات وعادات گیانیون اور نتیجہ صحبت نیک اونکی سے آگاہ کیجیے

عمل کرو اور جبتک فضیلت حاصل کرنی سکو رذیلت مین نہ پڑو اور پورانون
مین جو اتہاس ہین اونکی حکایت ظاہری پر خیال نکرو بلک نتیجہ باطنی کو
دیکھو کہ قائل کا مطلب اس قول سے کیا ہے کیونکہ وہ سب رموز و غوامض ہین
جو دیوتا اور فرشتہ اور پیغمبر اور امام و رکھیشر و اولیا بنا چاہے
مثل اونکے تمیز حاصل کرے اور چودہ حواس سے مثل اونکے فعل کرکے
پس ویسا ہو جاوے وے جو ایسی ملقب ہوئے تھے انہین چودہ کو یار
و مددگار اور رفیق و شفیق رکھتے تھے اور انہین چودہ کے عنایت و کرم سے
اوس درجہ کو پہونچے بھوت و چڑیل و مسان و پیر اور غازی و شہید و فرشتہ
خصال و بہائم سیرت جو مذکور ہوئے یا زیر قلم نہ آئے سب جامہ انسانی
کو پہنتے تھے اور یہ ہی چودہ قوت رکھتے تھے اور روز ازل سے آجتک اور
آج سے قیامت تک خلقت انسان کی اسی طرح حواس و پران و گوشت
وہڈی رکھتے تھے اور رکھین گی اور بید کی سرتی ہے کہ انسان و برہما و
لبشن و رودر کے دن مختلف ہوتے ہین مگر عمر سبکی سو برس کی مقرر ہے
اور بید برہما کا بچن ہے اور برہما سب سے پہلے پیدا ہوا ہے پس یہ
قول سب جگ سے اول کا ہے اس صورت سے جو انسان پہلے پیدا ہوکے
مر گئے اور جو زندہ ہین اور آیندہ پیدا ہونگے جان اور جسم اور حواس
و پران مین برابر ہین ہان علم و عقل و دولت و حکومت اور حرکات و سکنات
و سکونت شہر و مکان و رنگ و شکل و قدر و مزاج ایک کے دوسری سے
مختلف تھے چنانچہ اب بھی ہین اور آیندہ بھی ہون گے جیسے باپ اور بیٹا
اور توام برادر بالکل یکسان نہین ہوتے پس ہر متنفس کی پاس فوج برابر
ہے جو شکست پاتا ہے اور مذلت اوٹھاتا ہے اپنی سنے تمیزی سے اور
جو فتح پاتا ہے اپنی ہوشیاری سے ؛

اس مضمون کو جو رقم ہوا بیدون اور شاسترون سے اور یونانی حکما کے

کبوتر ایک پنجرہ سے دوسرے پنجرہ مین جاتا ہے یہ عیسائی و محمدی و ہندو سراوگی بنا رہتا ہے اور اپنا لقب عفت دستگاہ و شجاعت پناہ حکمت شعار عدالت پرور رکھتا ہے مگر ڈھال کی پناہ مین مثل لومڑی اور گیدڑ کے دم دباتے پھرتا ہے سبب یہ ہے کہ آدمی دو جزو سے مرکب ہوا ہے ایک جسم دوم جان یہ تعریف جو ہوئی جسم اور متعلقات جسم کی ہے جسم کے اصول و فروع سے کمال اور زوال جسم کا متعلق ہے اور جو کچھ کرہ بیضاوی کے اندر ہے سب جسم رکھتا ہے گو کہ جان جسم کے اندر ہے اور جسم کے رنج و راحت مین شریک ہے لیکن مثل جسم کے لائق اشارہ حسی نہین ہے اور مثل خلا کے اندر و باہر محیط ہے اور قسمت پذیر نہین ہوتی جب اوسکو اپنی جان کا علم ہوتا ہے تب سے نظیر و بے تمثیل ہو جاتا ہے یہ مرتبہ تب ملتا ہے جب وڈھال شکست ہو جاتی ہے اوس ڈھال کے چیرنے کو ہر کوئی زور آزمائی کرتا ہے اور طرح طرح کی ترکیب بتاتا اور بناتا ہے لیکن شکست ہونا اوس ڈھال کا سخت دشوار ہے ٭

جسکی پرستش کو عوام دربدر اور گھر گھر و شہر بشہر و دیس بدیس بھٹکتے پھرتے ہین سب ہمکو ہمارے جسم مین موجود نظر آتے ہین عوام اونکی پوجن کی بدہ اور طرحین بتاتے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ اونکی محاون اور اونکی قولون کو بطور رواجی جاری رکھے تو وہ دیوتا عامل سے ضرور راضی رہین جس بدہ سے بعضے پوجتے ہین عوام ہنستے ہین جس ترکیب سے مین بتاتا ہون کسیکو نہین دیکھتا جو اسپر اعتراض کرے کیونکہ وید کے خلاف نہین ٭

ہنود کے واسطے معتبر کتاب چار وید ہین اوسکے بعد چھ شاستر اونکے بعد اٹھارہ پوران حیف ہے کہ اونکے مضمون کو کوئی نہین دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سمجھتا اور نہ عمل کرتا ہے ہم کہتے ہین کہ بیدون کی حکم کے موافق

اور رہے گا اس سبب سے کسی کی کوئی بات سچ اور صحیح ہو جاتی ہے
اور کوئی بہ ضد اوسکے پس جسکی بہت باتین بہتر ہون اور ناقص
کم اوسکو بہتر جاننا چاہیے ٭

جب ایک قوت قوی ہوتی ہے منجملہ چودہ کے اور سب پر غالب ہو کے
اپنے تابع کرتی ہے پھر سب قوتین اوسکے ہمراہ ہو جاتی ہین جو نفع وضرر
اوسکو ہوتا ہے سب پر قسمت پاتا ہے مثلاً جسکو قوت مباشرت قوی ہوتی
ہے وہ کسبیون وغیرہ سے زنا کرتا ہے اوسکے عوض مین آتشک و سوزاک
وجریان وجذام اور خوف و اضطراب اور قید و جرمانہ اور موت اور
ذلت ولذت مباشرت جو کچھ حاصل ہوتا ہے تمام جسم اوسکے رنج و
راحت مین شریک ہو جاتا ہے بلکہ روح بھی بسبب ہمسائگی رنج
وراحت کو گوارا کرتی ہے ٭

جسکو قوت واہمہ قوی ہوتی ہے وہ دم بدم مثل گرگٹ کے رنگ بدلتا ہے
اور جسطرح کی ایک ڈھال گینڈے کی چوترلون پر اور کچھوا کی پشت پر
اور سپاہی کے ہاتھ مین رہتی ہے اوسکے دل پر رکھی رہتی ہے اسکا نام
قسمت رکھتا ہے اور جو فعل اس سے بد ہو جاتا ہے اور جس کام کو کاہلی
اور جاہلی سے نہین کرتا ہے اوس عیب کو ڈھال کے تلے دباتا ہے اور
اوسی ڈھال کا دوسرا نام شیطان بھی بیان کرتا ہے جب تک یہ ڈھال
دل سے اوٹھائی نہین جاتی تب تک پریب پرند کے مانند اوڑ نہین سکتا
مرغ اور مور کی طرح ٹڈی بھرتا ہے تھک کر گر پڑتا ہے اور پابند
خلط ومادہ اور عقل ونقل اور برہان ودلیل اور ممکن وغیر ممکن اور حدوث
وقدوم اور اسباب مجازی کے رہتا ہے کبھی دھریا کبھی مشترک کبھی بندہ
ہو کر بہشت کی امید رکھتا ہے اور دوزخ سے ڈر و تناسخ مین مبتلا ہو
جنم آیندہ کا فکر کیا کرتا ہے اور اسباب مجازی کو معتبر جانتا ہے اور جسطرح

سمجھہ مین آتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کا باخود گذران کرنا صانع صنعت کا خاص ارادہ ہی اسمین کچھہ شک کرنا نہین چاہیے کیونکہ اس مقام پر دلیل کامل کو گواہ رویت سے زیادہ شرف ہے ٭

آدمی مرد عورت کی اتصال سے پیدا ہوکر تیسرا مزاج پیدا کرتا ہے اسی سبب سے باانکہ نو ۹ کرور ہین ارادہ مختلف ہے اور یہ ہی باعث رسم و رواج اور مذہب ایک خاندان یا ایک دیس یا ایک قوم کی ایک ہونے کا ہے یعنی جو شخص فوتانیت قوی رکھتا ہے وہ سرکش و خود پسند ہوتا ہے اور پابند رسومات و مذہب سابقہ نہین رہتا ہے اپنی رای کے مطابق تعلیم و تحکم مین رہتا ہے اگر سب قوتین مثل عقل اور واہمہ وحس مشترک و کرم اندری و گیان اندری قوی ہوتی ہین تو کوئی شریف مرتبہ پاتا ہے کیونکہ ایجاد اچھی صنعتون اور تعمیل اچھے فعلون کی کرتا ہے اور کراتا ہے جو اور قوتین ضعیف ہوتی ہین تو ذلیل اور خوار رہتا ہے ٭

اگر قوت اہنکار مع اور قوتون کے قوی ہووے یعنی قوت ذہنی اور کسبی بھی مطابق ہو حکیم اور فلاسفہ اور رکھیشر ہوجاوے کہ اس سے بڑا مرتبہ انسان کو نہین ملتا ہے اور جو کسی قدر اسمین خلل رہے تو اور خطاب پاوے کیونکہ حکیم عدالت سے ہوتا ہے اور حکیم کے معنی ہین برابر رکھنا چوادہ قوتون کا علم اور عمل اور صنعت سے ٭

جو کوئی بصفات مذکورۂ بالا موصوف ہووے اور علم لدنی اور علم نجوم یعنے خاصیت اور عادت کواکب اور علم طب یعنی خاصیت عناصر اور اوسکی فروعات مثل نباتات و جمادات و حیوانات ناطق و مطلق اور علم ہیت اور شکل و رنگ اجرام و اجسام کہ علم قیافہ بھی اسکا ایک جزو ہے رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو یعنے ازمایش مطابق کرکے کر چکا ہو اور تمام اصول و فروع حکمت نظری سے ممتاز ہو وہ جو کہ غلط نہو اور سہو و خطا سے پاک ہو مگر اس صفت سے موصوف کوئی ہوتا نہین کسی قدر قصور کسی طرح کا ہر ایک مین رہ گیا اور رہا ہے

مار دیتے ہین اور بعضے زبان کے مزہ کیواسطے بیچارون کو ہلاک کرتے اور اوسکو تعمیل شرائط کرم کی جانتے ہین یہ کتنا بڑا ظلم ہے پیشوایان قدیم اور اونکے پیروان نے اپنے مزہ کیواسطے آیت وحدیث اور منتر جنتر بنا لیے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ذبوح کو بہشت مین پہونچایا مین یہان سوچتا ہون کہ اگر بہشت اونکی دانست مین ایسا قریب ہے اور افضل مکان ہے اور دنیا فانی پس سب سے پیشتر آپ قتل ہوکر کیون نہین بہشت مین پہونچین اور اپنی اولاد کو پہونچاوین تا حیات یہان رہکر مرتکب افعال ناقصہ کے کیون ہون لیکن میرے قول کو نو کروڑ کے مقابل کب فروغ ہوسکتا ہے اور جو رسم ہزارون برس سے جاری ہوگئی وہ ہرگز قطع نہین ہوسکتی اور عادت ہوکے داخل طبیعت ہوگئی ٭

بعضے تین یا چار یا پانچ شادی قوم وغیرقوم مین کرتے ہین جس سے طبیعت خوش ہوے اوسکی طرف طبیعت راغب رہے باقی بیچارہ اوسکی جان کو روتی رہے نکاح سے غرض یہ ہے کہ نسل جاری رہے اور شہوت رفع ہو پس دونون بات ایک عورت سے حاصل ہوسکتی ہین باقی ہوس ہے ٭

اگر بعد وفات پہلی عورت کے دوسری شادی کرے تو مضائقہ نہین مگر اوس حالت مین کہ اوسکے قوا و افعالی تندرست ہوون اور عمر بھی قریب تیس ۳۰ چالیس برس کے پہونچی ہو ٭

بلاحظۂ نقشہ مردم شماری ربع مسکون معلوم ہوتا ہے کہ ہر ولایت و دیس مین مرد زیادہ عورت کم ہین یعنی نو ۹ کروڑ مرد عورت ہین عورت چالیس کروڑ مرد پچاس کروڑ اگر عورت زیادہ ہوتی تو واجب ہوتا کہ ایک مرد دو یا ڈیڑھ عورت سے گذران کرتا اور اگر برابر ہوتی تو ایک مرد اور ایک عورت کا جوڑا ہوتا بسبب کمی عورتون کے از روے حساب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت ہر مرد کو معین اور موضوع ہوتی مگر جسقدر مرد زیادہ ہین اوسی قدر مرد مادرزاد کم شہوت اور سنے علامت مردی ہین اس حساب سے بالیقین

ہر عضو سے کام اعتدال سے لینا تعمیل شرط کرم کانڈ کی ہے
انداز سے زیادہ یا کم لینا بغاوت اور انحراف آئین کرم کانڈ سے ہے
اور معطل و بیکار چھوڑنا بدتر حیوانیت سے ہے مثلاً آلہ تناسل واسطے
تولید و تناسل اور لذت مباشرت اور اخراج بول کے بنا ہے اور اوسکے
دو حصہ ہین ایک بصورت مردانہ دوم بصورت زنانہ دونون ملکے نتیجہ تولید
اور لذت کا دیتے ہین اور اخراج بول کا جدا جدا کیا کرتی ہین اگر کوئی اس سے
بغرض لذت زیادہ کام لے گنہ کار ہے کیونکہ جب کوئی اس اندری کی شغل
مین زیادہ رہے دوسری اندریون کے کام کے سرانجام کا وقت ضائع ہووے
اگر کوئی اسکا کام اس سے نہ لیوی خداوند عالم کے انتظام سلطنت مین نقصان
واقع ہو کہ انقطاع تناسل ہووے پس گنہگار ہے اگر کوئی اسکو قطع کرے
یا بیکار کر دے وہ ناپاک ہے کیونکہ درخت بھی پھلتا ہے اور جانور بھی بچہ
پیدا کرتا ہے اور کھان بھی ہر قسم کی جمادات سے اپنے جسم کو زیادہ کرتی ہی
یہ ناپاک کسی کام مین نہین رہتا ہے اگر ایک مرد اور ایک عورت باخود گذران کرین
تو حفاظت اعتدال کی رہے اور ثبوت ظاہر ہے کہ نطفہ مخلوق کا ایک آدم یا آدپرش
یا سا مینہومن اور ایک حوا یا ست روپا یا اوشکتی سے ہوا جسکی نسل مین تو قدر کروڑ
مخلوق ہے اب ایک مرد کو دو یا زیادہ عورتین کسواسطے ضرور ہوی خود غرض
اپنے نفع کے لائق آئین بنا لیتے ہین کم زور اور کم عقل اونکی پیروی کرتی ہین مگر
جو آئین عدالت کی ہے وہ وہ ہے جسکے دونون پلہ برابر رہتے ہین اور دو حصہ
مساوی ہین ✣

بعضے ناانصاف و ناخدا ترس اپنی تفریح طبع کے واسطے اکثر جانور کو
اونکے زن و بچہ سے جدا کر آدہ گز کے پنجرہ مین قید کرتے ہین یا تو اون کو یہ
طاقت تھی کہ روے زمین کی سیر کر سکتے تھے یا وہ بیچارے ایسی بے بس
ہو جاتے ہین کہ ایک پر تک نہین کھول سکتے اور بعضے قصور بی قصور جان سے

آفریدگار کل عالم کا ہے مگر اسباب ظاہر مین یہ ہین اگر یہ اپنا خود اتفاق کرین اور اپنی حد سے باہر قدم نہ بڑہاوین اور ایک دوسرے سے دب نجاوے اور ایک دوسرے پر زور نکرے اور حد اعتدال کی حفاظت کرین کمال کو پاوین اور انتہائے نظر اور امکان بشر سے بلندی پر چڑہ جاوین اور جو برعکس عمل کرین متحمل تمام ذلت و رسوائی کے ہووین ٭

بموجب بیدون کے تین راہ ہین کرم کانڈ اوپاشنا گیان مین اپنے جسم مین ان تینون کے دیوتا اور عامل دیکھتا ہون ٭

کرم اندری کرم کانڈ ہین اور انتھہ کرن اوپاشک اور گیان اندری گیان ہے وہ اوپاشک سورکھہ ہے جو بغیر گیان اور کرم کے اوپاشنا کرے ٭

وہ کرم کانڈی ناداں ہے جو بغیر اوپاشنا گیان و کرم کرے ٭

وہ گیانی اگیانی ہے جو بغیر اوپاشنا و کرم کے اپنے تئین گیانی سمجھے ٭

ثبوت یہ ہے کہ کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان کرم اندری و گیان اندری و انتھہ کرن سے بنے ہین جبتک یہ چودہ ایک دل اور ایک راے نہون سب ناقص و ناتمام و ناکارہ ہین دلیل ظاہر ہے کہ آدمی ایک ہاتھہ سے چوری کرتا ہے تمام جسم قید ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس اور کسی بد فعل سے پس ثابت ہے کہ ایک کے قصور سے سبکو نقصان پہونچتا ہے اور ایک کی نیک فعل سے سبکو آرام ٭

اچھی کرم اندریون کی تعمیل شرائط کرم کانڈ کی ہین اور اچھے شوق انتھہ کرن کی اوپاشنا ہے اور اچھے خیال گیان اندریون کے گیان ہے اور تینون سے مکت ہوتی ہے اور بد فعلی اور غلط فہمی اور محال طلبی سے مصیبت پر مصیبت اور سختی پر سختی ملتی ہے ٭

کرم کانڈ بموجب شاستر برہمنون کے اور ہین اور شاستر بودہ مت والون کے اور اور حسب آئین محمدی و عیسوی و موسوی اور لیکن دلائل عقلی سے منتخب ہین ٭

۴ مقعد جم راج کا لوک ہے اور قوت دافعہ جم یعنی ملک الموت اور وہ ظاہر ہے کہ جو شکم مین جاتا ہے وہ مقعد سے نکلجاتا ہے دہن مین جانے کیوقت غذا کی دوسری صورت ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے اور صورت کی ہو جاتی ہے ❊

اگر ملک الموت نہوتا تو پچھلے آدمیون کے ہجوم سے ہمکو رہنے کو جگہ نملتی اور جو قوت دافعہ اور جاے مخرج نہوتا تو دروازہ آمد و شد کا بند ہوتا پھر نشو و نما معدوم ہوتا اور احتیاج معاونت کی ایک دوسرے سے نرہتی پس تمام انتظام جو اس صورت سے نظر آتا ہے برہم ہو جاتا ❊

۵ پانون باون کا لوک ہے اور قوت رفتار باون کی مایا یعنی قوت اور قدرت اور باون انکا دیوتا ہے عوام سر کو شریف اور پانون کو ذلیل سمجھتے ہین میرے خیال مین سب برابر ہین جنکے بغیر ہم اپنے ارادہ کو تمام کر نہین سکتے ہین دیکھو لشکر مین طبنورچی توپ نہین چلاتا بندوق نہین چھوڑتا تلوار نہین مارتا مگر بغیر طبنورچی کے جنگ کو سپاہی دلیر نہین ہوتا ہے حرکت ارادی کا یہ جز اعظم ہے ❊

ہند اور چین کے مردم اسکی فضیلت کو نہین جانتے اسی باعث سے جو جو انتفاع اور ملک کے آدمی اوٹھاتے ہین اون سے یہ محروم ہین بہت اگر درخت متحرک شدی زجای بجاے نہ جور ازہ کشیدو نہ جفا مر تبر ❊

اب سمجھنا چاہیے کہ آدمی کو بلندی سے پستی مین گرانے کو اور پستی سے بلندی پہ چڑھانے کو اور آدمی سے حیوان یا شیطان بنانے کو اور دیوتا یا فرشتہ کہلانے کو یہ ہی ایک یا تین یا چودہ یا پندرہ یا بیالیس یا پینتالیس ہین اور تمام مرد عورت یہ چودہ قوت اپنے پاس رکھتے ہین فقیر ہے یا امیر انسان ہے یا حیوان ❊

آزادی دگر فتاری اور بیم و رجا اور دوستی و دشمنی اور نفع و نقصان اور الفت و نفرت کا دینے والا اور پیدا کرنے والا حقیقت مین

بطرف افراط و تفریط نجاوین اور حکمت نظری و عمل سے سرفراز ہووین ایسا شخص کمیاب بلکہ نایاب ہے اور جھوٹھ بولنے کو ہر کوئی ہر وقت طیار ہے اگر کوئی جھوٹھ بولنے کی عادت نکرے اور سچ بولنا اختیار کرے آہستہ آہستہ سب اندری اپنا واجبی فعل کرنا اختیار کرلین ٭

۲ ہاتھ اندر لوک ہین اور قوت یدی اندر اور اندر انکا دیوتا جو دنیا کا شہنشاہ اور آسمان کا بادشاہ ہے مین سمجھتا ہون کہ صنعت و تجارت و زراعت و خدمت سے دنیا کا عیش میسر ہوتا ہے اور نیک افعال ہاتھون کے کرنے سے نعمت عظمی ملتی ہے پس یہ بادشاہ ہین اور جو مہم ہاتھون سے سرانجام ہوتی ہین عیان ہین حیف ہے کہ ہاتھ وہ حرکت کرے جو عدالت سے دور اور ظلم سے قریب ہو ٭

آدمی اپنا دشمن عمرو اور زید کو قرار دیتا ہے حقیقت مین اوسکا دشمن وہی ہین جنکو یہ اپنا یار سمجھ رہا ہے مثلاً ہاتھ بھی اسکا دشمن ہے جب یہ چوری کرتا اور جعل بناتا اور رشوت لیتا اور کسی کے گلے مین پھانسی ڈالنا اور کسی پر تیغ بی کرتا ہے صاحب ہاتھ کا سزا پاتا ہے ہوشیار کو چاہیے کہ عقل سے کام لے تاکہ ہر کوئی ہی اسکی خدمت کرے ورنہ ہاتھ اور پانون جو جورو و فرزند سے زیادہ عزیز ہین وہی سبب قتل کی ہوجاوین مین سمجھتا ہون کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن جو دوست ہوجاتا ہے ان چودہ کے افعال و حرکات سے ہوجاتا ہے ٭

۳ آلہ تناسل مرد اور عورت کو پرجاپت و بنوع دیگر چندرمان کا لوک ہی اور خواہش زنان و خواہش مردان قوت اس آلہ کی اور پرجاپت یا چندرمان دیوتا اس آلہ کا ہی یونانی حکما قمر کو عقل فعال کہتے ہین اور تخم و نطفہ کو اوسکی قوت سمجھتے ہین جیسے آفتاب جہان کو روشن کرنے و نشو و نما دینے والا ہے ویسی ہی چاند جہان کو پیدا کرنیوالا ہے جیسے زراعت کے کاشت کرنیوالے کاشتکار ہین ویسے ہی مخلوق کا پیدا کرنیوالا یہ معلوم ہوتا ہے اسکی فضیلت کو دیکھ شیو جی کے لنگ کی مع علامت زانہ پرستش کی رواج ہوئی اور شیو یا مہادیو کل برہمانڈ کا نام ہے ٭

عبادت کی بہت ترکیب من عدالت سے اعلے اور آسان کوئی ترکیب نہین ہے
عدالت ان پانچون حواس کی مدد سے ہوتی ہے ان پانچون کو بموقع کام مین
لانا عدالت ہے بے موقع کام مین لانا ظلم ہے اور اونکو معطل اور معزول
کرنا داخل عبادت نہین یہ ہدایت معقول اور منقول سے مطابق ہے
اور کسی مذہب وملت سے خلاف نہین ہے وجہ یہ ہی کہ دلائل حکما سے ثابت ہے
صانع صنعت نے جسطرحسے حاصل کرنے حکمت نظری کو پانچ گیان
اندری ہر متنفس کو عطا کین اوسی طرحسے واسطے تعمیل حکمت عملی کے پانچ کرم
اندری بخشین تاکہ اون سے علم حاصل کرے اور ان سے عمل کرے کیونکہ
اگر کوئی کسی کا دشمن ہو اور یہ اپنے دشمن کو قتل کرنا چاہے آنکھ نہو
تو کس طرح دیکھے دشمن اور اوسکی گردن کو جسپر تلوار مارے اور آنکھ ہو
اور ہاتھ نہو تو کسطرح اوسپر وار کرے پس دونون چیز ضرور ہین جسکو علم
نہو اوسکا عمل بیکار ہے اور علم بے عمل کے فضول ہے پس واسطے
عمل کے کرم اندری ہین ٭

۱ نطق یہ خاصہ انسانی ہے حیوانات کو مثل انسان کے نہین اور اوسکا
دیوتا آگ اور اوسکا محل زبان ہے اوسکی تعریف وہان ہوگی جہان جان کی
تعریف ہوگی کسواسطے کہ اسکو نفس ناطقہ بھی کہتے ہین یہان دوسری طرز سے بیان ہے ٭
نطق سے بہت کام نکلتے ہین اور اندک غلط اور بیمحل اور بیموقع کلام
ہونے سے قیامت برپا ہوتی ہے اسکا قابو مین کرنا سخت دشوار ہے اگر
حسب موقع ہو تو افسون کا نتیجہ دیوے اور کرامات اور الہام اور آواز غیب
ہوجاوے اور بے موقع ہونے سے ہلاک کراوے حسن اسکا سچ اور
نقص اسکا جھوٹھ ہے جو دربدر اور گھر بہ گھر موجود ہے سچ وہ بولنا سکے جسکے
حواس ظاہری و باطنی اور کرم اندری اپنا فعل بواجبی کرین اور دل و دماغ و جگہ یعنی
برہما وشن ومہیش اپنے اپنے مندرون مین برابر رہین اور اعتدال سے

کہدینا کہ میٹھا ہے لیکن مصری وقند وشکر وگوڑ وبتاشہ ونیشکر وپونڈہ کی ذائقہ
کو اور تمیز کرنا ہر ایک کی تفاوت کو بجز زبان کے اور کو نہین ٭

جیسے گھڑی مین بہت پرزے ہین گو کہ نشان دینے والا ساعت کا ایک پرزہ ہے
لیکن جیسا ایک پرزہ ٹوٹ جاوے سبکی طاقت ضعیف ہو جاوی ایسے ہی جسم انسان مین زبان ہے
اور غذا کہ جس سے حیات ونشو ونما متعلق ہے وہ اس سے وابستہ ہے ٭
جو تمیز ذائقہ کی نہین رکھتا برن دیوتا کی پرستش نہین کرتا برن دیوتا کی پرستش مین تمیز کرنا
ذائقہ کا ہے ہر چند بظاہر پوجاری برن دیوتا کے وہ ہین جو خواجہ خضر کو پوجتے ہین
اور دریا کی پرستش کرتے ہین مگر میری دانست مین وے صورت پرست ہین
حقیقت پرست نہین ہین ہان جنہون نے ذائقہ سے خاصیت غذا و دوا کی تمیز و تفریق
کی اور کرتے ہین اور کرینگے وے حقیقت پرست ہین ٭

خداوند عالم نے ہمکو زبان اور زبان کی طاقت واسطے تفریق ذائقہ کی بخشی
اور برن دیوتا کو واسطے سرانجام اس کام کے متعین کیا جو آدمی بعد دریافت حقیقت
چند شئے کے ذائقہ کے کہ وجود اسکا پنچ تت اور پنچ بھوت سے ہے سبکو ملاکے
کھاجاوے مختار ہے مگر جو بے تمیزی سے دوسرے کی حرص کر تمیز و تفریق ذائقہ کی
نہین کرے وہ نافرمان وسرکش ہے ٭

۵ گندہ یعنی بو بمعنی خاک محل اسکا ناک اور دیوتا اسکا اسٹونی کمار قوت اسکی
شامہ دیکھو آفتاب اور آفتاب کی دھوپ اور آدمی اور آدمی کی طاقت اور برہما
اور برہما کی مایا ایکہی ہے پس اسٹونی کمار اور قوت شامہ اور ناک جو اسکا محل بمعنی واحد ہین ٭
مٹی بظاہر چار ارکان عنصر یا پنچون تت سے کثیف ہے لیکن اوسکی بو سب سے
زیادہ لطیف ہے اور دماغ کو جو محل عقل کا ہے یعنی جبرئیل کا اوسکو قوت دیتا ہے
جسکی ناک تمیز بو نیک بد کی نہین کرتی وہ جبرئیل کے ذریعہ سے احکام الٰہی سے
بیخبر رہتا ہے اور آدمی آنکھ یا کان کے ضائع ہونے سے ذلیل نہین ہوتا
جیسے ناک کے قطع ہونے سے ٭

دیکھکر وہی حظ اوٹھاتا ہون جو اونکو حاصل تھی یا ہے اگر کوئی کہے کہ وے اون مکانات کو اپنا سمجھتے ہین تو مین بھی اونکو اپنا سمجھتا ہون کیونکہ جن چیزون سے وہ مکان بنے اونہین چیزون سے اونکا بنانے والا اور بنوانے والا اور مین بنا ہون پس مین اور وہ سب غیر نہین ہین مرنے کے بعد نوشیروان کے ہمراہ اوسکا محل نہ گیا جبتک اوسکی آنکھ کھلی رہی وہ دیکھتا رہا مجھے بھی تادم حیات دیکھنے کو ممانعت نہین ؛

اسی طرح تمام موجودات پانچ عنصر سے بنتی ہی اور خلا وہوا اور آگ پانی اور مٹی مین کسی کی مزاحمت نہین ہے پس چاہیے کہ جبتک قید حیات مین رہے حواسون سے اونکی طاقت کے موافق بواجبی کام لے اور جسکے حواس باختہ ضعیف یا معدوم ہون اونکو مدد سے اس عمل سے تمام مخلوق اور تمام دیوتا اور پیدا کرنیوالے دنیا اور عقبی کو راضی و خوشنود کرے ؛

اگر کوئی آنکھون کی زیادہ خاطر کرے یعنی کسی صورت کا عاشق ہوجاوے ضرور کان و زبان و چرم سے بے پروا ہوگا پس اونکو نقصان پہونچے گا جب نقصان پہونچے گا اونکو رنج ہوگا جب رنجیدہ ہونگے تو شکایت کرینگی ہرچند کہ آفتاب اوسکی طرفداری کریگا مگر جب چارون ملکر شاکی ہونگے تو صانع پانچون کا مرتکب اس فعل کو عادل نہ سمجھے گا اور جسکی نظر مین پانچون برابر ہین کبھی ایک کے طرفدار اور چار کے دشمن سے خوش نہ رہے گا ؛

ہماری آنکھ چھوٹی ہے اس سبب سے ہمکو چھوٹائی اور بڑائی آفتاب و کواکب اور آگ و خاک و انسان و حیوان مین نظر آتی ہے جسنے ان سب کو بنایا ہے اوسکی نظر مین شیر جو انسان کا دشمن ہے اور بھیڑ جسکو انسان اپنی خوراک سمجھا ہے سب برابر ہین ؛

۴ — ذائقہ اسکو رس کہتے ہین محل اسکا زبان اور دیوتا اسکا برن ہی پیدائش اسکی پانی سے ہوئی اور کام اسکا تمیز کرنا ذائقہ تلخ و ترش وغیرہ کا ہی بہت آسان ہے

حس کی پہچان دیتی ہے اور لذت مساس دیتی ہے اور دوست و دشمن کو بتا دیتی ہے
بے تمیز گرم و سرد ہوا کو نہین پہچانتی اسیواسطے بیماری پاتے ہین ٭
۳ — آنکھہ یہ قوت باصرہ کے متعلق ہے اور دیوتا اسکا سورج اور آگ ہے
اور آنکھہ سورج لوک ہے سورج اور آنکھہ اور قوت باصرہ معنی واحد ہین
تمام مہمات دنیاوی آنکھون کی مدد سے سرانجام ہوتے ہین جیسے آفتاب سے
تمام کواکب اقتباس نور کا پاتے ہین ایسی ہی آنکھہ سے تمام جسم کے دیوتا اور کرم اندری
اور انتھہ کرن روشنی و مدد پاتے ہین اور جیسے آفتاب کو ساتون ستاری مین
اور عنصر آگ کو پانچون عنصر مین بزرگی ہے ایسے ہی آنکھون کو پانچون گیان اندری
مین شرف ہی باعث یہ ہے کہ نیر اعظم سے متعلق ہین جیسے نے سورج و چراغ
سوائے تاریکی اور کچھہ نظر نہ آوے اور ہزار نعمتین پیش نظر ہون کسی سی کچھہ
حظ نہ اوٹھی ایسی ہی نے آنکھون کے سماعت راگ اور مساس کسی ملائم چیز سے
اور ذائقہ طعام و شراب سی اور سونگھنے عطریات سے لذت نہ ملی کیونکہ جیسا
یقین آنکھون کے دیکھنے سے ہوتا ہے ویسا دوسرے حواسون سے نہین ہوتا ہے
وجود واجب الوجود کو بیشک نہین دیکھہ سکتے لیکن سوائے اوس ایک ذات کی کوئی شے
نہین جسکو نہین دیکھہ سکتے عوام آنکھون کو نعمت عظمی بتاتی ہین اور آتش پرست
اور اگنی ہوتری آفتاب کو خدا سمجھتے ہین مین خداوند عالم کو لاتعین سمجھتا ہون
اور آفتاب کو تمام موجودات سے بزرگ بلکہ اپنی آنکھون کو آفتاب خیال کرتا ہون کیونکہ
اگر میری آنکھین نہوتی تو آفتاب کا وجود اور عدم میرے واسطے مساوی ہوتا ٭
آنکھون کو بدنظری سے بند کرنا واجب ہے مگر نیک نظری کو چھوڑنا
اپنے تئین زندان ظلمات مین ڈالنا ہے بطور واجبی دیکھنا اپنی
بیکانی چیزون کو واسطے علم کے ضرور ہے ٭
جو محل نوشیروان نے یا مقبرہ شاہجہان نے یا عجائب خانہ وکٹوریا کوین نے
بنایا بنانے والے کو اُس سے فقط لذت دیکھنی کی ملتی تھی یا ملتی ہے مین بھی اونکو

کہتی ہین اور دیوتا یعنی فرشتہ اسکا جہات کو فرض کیا ہے اور جہات دس ہین پورب پچھم دکھن وغیرہ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو آواز آتی ہے انہین اطراف وجوانب سے آتی ہے پس پیدا کرنیوالا آواز کا جہات ہے ۔

کان آواز کا محل ہے اور قوت سامعہ حاصل شبد اور جہات اسکا دیوتا ہے انکو فاعل فعل مفعول فرض کرو چاہو اور کسی تثلیث سے نسبت دو بظاہر تین ہین حقیقت مین تین نہین وجہ ظاہر ہے کہ اگر کان اور سوراخ کان نہون آواز اور جہات کے وجود سے کچھ حاصل نہو اسی طرح اگر کانون اور جہات رہین اور قوت سامع معدوم ہونے سود ہو اگر جہات نہو اور کان اور قوت سامع ہو لاحاصل ہو پس تینون محتاج ایک دوسری کی ہین اور ایک بغیر دوسرے ناکارہ پس تینون ایک ہین اور خلا کی فروعات ہین ۔

جو اخبار نیک و بد تحریر نہین ہوتی اور جہان نظر نہین پہونچتی وہ مسموع ہوتی ہین اونکی تصدیق کانون سے کیجاتی ہے اور اگنی کی سماعت سے جو لذت اور کلام سے بزرگون کی جو نصیحت اور غیرون کی رائے اور ارادہ سے جو واقفیت ہوتی ہے یہ ہی باعث تقویت اپنے دل کا ہوتا ہے اس خیال سے چاہیے کہ ہر کوئی اپنے کانون کو ہر وقت کھولا رکھے تاکہ اوسکو حال دنیا اور عقبی کا ہمیشہ معلوم ہوتا رہے اور اوسکی عقل تیز ہوتی جاوے مگر واہیات کلام کے سننے سے اگر کانونکو بند کرے تو بہتر ہے اور جو بیخبر ہو کے خبردار کی تقلید کر کانون کو بند کرے تو سمجھنا چاہیے کہ اسنے صانع کے ایک فرشتہ کو قتل کیا یا ایک قوت کو ضائع کیا ایسی غلط فہم سے وہ بہتر ہے جو مادرزاد بہرا ہو یا کسی علت سے بہرا ہو گیا ہو ۔

۲ — سپرس یعنی لمس یہ قوت لامسہ ہوا سے پیدا ہوئی اور تمام جسم کے چرم مین پھیلی ہے اسکا دیوتا پران بایو یعنے پون ہے لوک یعنی محل اوسکا تمام جسم کا چرم قوت اوسکی لمس ان تینون کو باخود وہ ہی نسبت ہے جو شبد کی تعریف مین بیان ہوئی یہ قوت سخت و ملائم شئے کو بغیر دیکھے و بغیر سنے یعنی بعید دوسرے

دیوتون کو فرض کرتے ہین اور جگہ مین اسکو مقیم سمجھتے ہین ٭
۳- بدھ یعنی عقل اسکو بشن کا محل کہتے ہین اور دماغ مین نشان دیتے ہین اور اسکی قوت کو بشن کی قوت اور دیوتا اسکا بشن کو قرار دیتے ہین حق الیقین اس سے پیدا ہوتا ہے کمال اسکے سبب سے پاتا ہے چرتیل یہ کہلاتا ہے شرف انسانیت اس سے ملتا ہے صاحب کرامات اور صاحب معجزات اس سے ہوتا ہے آرام اس سے ملتا ہے بیم ورجا اسکی پرسنش سے جاتا ہی عامل جو افراط و تفریط سے محفوظ رہے اسکی عبادت سے رہتا ہے حکیم اسکا بندہ ہوتا ہی پیدا کرنا حق الیقین کا علم اور عقل سے بشن پوجا اور بشن اوپاشنا ہے ٭
۴- انہکار یعنی انانیت یا برمھہ یا آتما یا جو نام رکھو اوسکا لوک ہے اور اوسکی قوت یعنے انانیت یعنی قدرت ہے اور دیوتا اوسکا وہی صاحب خلق اور خلقت ہے ٭
خلاصہ یہ ہی کہ عقل یعنی بدھ کی درجات کا نام جو اس باطنی اونتھہ کرن ہے ٭
۳ پانچ حواس ظاہری جنکو شاستری زبان مین گیان اندری کہتے ہین ان پانچون حواس ظاہری اور اونکی قوت دینے والون کو جاننا اور اونسے بواجبی فعل کرنا اور حد اعتدال سے افراط اور تفریط کیطرف رجوع کرنا فی الحقیقت پوجنا پانچون عنصر کا ہے جن سے یہ سنسار بنا ہے اور اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور کرہ بیضاوی موسوم ہوا ہے اور نیز پوجنا ان پانچون دیوتا کا ہے جو مہمات دنیا کے منتظم ہین جو یہ پانچون تت مایا سے بنے ہین اور مایا پرمیشر کی ہے جسنے انکی بزرگی کو جانا اونکے خالق کی عظمت کو جانا اوسنے اوسکو مانا جسنے بزرگ جانا وہ ہی عبادت ہے اور عبادت کا نتیجہ آرام ہے پس پایا ٭
۱ شبد یعنی آواز یہ خلا سے برآمد ہوتی ہے اسوجہ سے اسکو آکاس کا جزو قرار دیا اور سماعت آواز کی کان سے ہوتی ہے اسواسطے اسکو قوت سامعہ

اور جھوٹھ کو سچ

۴ — متفکرہ اور ذکرہ اسکا کام ہے حافظ کے موجودات کو تجویز کرنا ❊
اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ موسوم ہو اور جو جہل کے قریب ہو متفکرہ کہلاوی ❊

۵ — حافظ امانت رکھنا جو اوسکے سپرد ہو اور حاضر کرنا جو وقت پر طلب ہو
اور حکماء ہند اسصورت سے بیان کرتے ہین ❊

۱ — من یعنے دل یہ برہما کا لوک ہے اور اسکی قوت برہما کی قوت ہوتا
اسکا برہما ہے وجہ ظاہر ہے کہ برہما آفریدگار عالم ہے یہ دل بھی جو چاہتا ہے
پیدا کر لیتا ہے اور ایک قوت اُسکی یہ ہے کہ اجزاے گیان اندری مثل
آنکھ اور اجزاے کرم اندری مثل ہاتھہ حالت جاگرت مین اپنی قوت سے
فعل کرتے ہین حالت خواب یعنی سپن مین اپنے مقام سے بجاے دیگر جانے کو قدرت
نہین رکھتی یہ دل حالت خواب مین بھی جہان چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور سب قوت
اُسکی فرمان برداری کرتی ہین اور رفیق رہتی ہین جبتک آدمی بیدار رہتا ہے
ہر ایک اندری اپنے اپنے محل یا لوک مین رہتی ہین جب یہ سوتا ہے سب اندری
اپنا مقام چھوڑ اوسکے پاس حاضر ہو جاتی ہین وجہ ظاہر ہے کہ حالت خواب مین
آدمی آنکھہ سے کچھہ نہین دیکھتا اور پاؤن سے نہین چلتا اور دل سپنا دیکھتا ہے
اس دل کو آتما کی حرکت بھی کہتے ہین اور شیو شنکلپ او شکھہ مین جو الکھہ پرکاش
کی صفحہ ۷۷ مین ہے اسکی تعریف مین بہت کچھہ لکھا ہے حکماء یونانی اُسکو شہوت
قرار دیتے ہین جسکے معنی ہین جذب منفعت ❊

۲ چت قوت واہمہ کو کہتے ہین جو نیک و بد کو ہمیشہ خیال کرتا ہے اور سچ
و جھوٹھ کو تلاش کرتا ہے اور بیم و رجا مین پھنسا رہتا ہے ایک کو بگاڑ دوسری کو
دیکھتا ہے اسکو شیو کا لوک کہتے ہین اور اُسکی قوت کو شیو کی قوت اور دوتا اسکا
شیو ہے اور بعضے مقامات بید مین اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکماء یونان
اسکو غضب یعنے دافعہ مضرت کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادی کے ذیل مین

چوتھی موج چودہ حواس ظاہری و باطنی وقوائے افعالی کی تعریف مین

سوال ۳ تعریف حواس ظاہری و باطنی وقوائے افعالی اور نیز یہ کہ اونسے کسطرح عمل کرے بیان کیجیے ؛

جواب حسب قول حکماء یونان پانچ حواس باطنی اور پانچ حواس ظاہری اور پانچ قوائے افعالی ہین اور یہ نفس حیوانی کے متعلق ہین کیونکہ نباتات کو یہ قوت نہین ہین اور حرکت ارادی مدد کے واسطے ہین اور حرکت ارادی کے دو مطلب ہین ایک جذب منفعت دوسری دفع مضرت حواس باطنی کے فروع کا نام موجب شاستر کے انتھہ کرن ہی اور حواس ظاہری کو گیان اندری اور قوائے افعالی کو کرم اندری کہتے ہین یونانی پندرہ ۱۵ چیزون اور ہندوستانی چودہ ۱۴ چیزون کو منتظم تمام مہات دنیا و عقبے اور جو کچھہ موہوم اور موسوم ہے قرار دیتے ہین اور کسی ولایت کا حکیم اور کسی مذہب کا پیشوا اس قول کے خلاف اپنے بیان مین نہین کہتا مین بھی اسپر یقین کرتا ہون ؛

اول انتھہ کرن انکو حکماء یونانی حواس باطنی کہتے ہین اور تعریف بھی کچھہ بطور جدا کرتے ہین ؛

۱ حس مشترک ہے اسکا کام ہے حواس باطنی کے احکام کو حواس ظاہری کو اور حواس ظاہری کے بیان حواس باطنی کو پہونچانا ؛

۲ خیال اسکا ذمہ ہے حفاظت کرنا اوسکا جو حس مشترک سے ملے ؛

۳ وہم اسکا فعل ہے جو چاہے وہ بنالے سچ کو جھوٹھہ

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے
۶۵	نظر پایگاہ	تمام آفرینش عالم
۶۶	چشم برہم زدن	روز و شب کا ہونا
۶۷	ابروے راست	مہتر نام فرشتہ محبت و دوستی
۶۸	ابروے چپ	دیوتا نام فرشتہ قہر و غضب
۶۹	پیشانی	تب لوک کہ بالاے جن لوک کے ہے
۷۰	کانسر	لوکالوک کہ سب لوکون سے اوپر ہے
۷۱	موے سر	ابر ہاے سیاہ مہاپرلے کے
۷۲	لوک ہاے موے بدن	نباتات ہمہ قسم
۷۳	حسن	لکشمین یعنے دولت و خوبی
۷۴	صفائی بدن	آفتاب کی خشندگی
۷۵	خانہ مہاپرش	صورت ہر فرد انسان

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے
۷۶	روح	چدا کاس
۷۷	خلوتخانہ و محل خاص	انسان کامل
۷۸	جب پنچ سانس جاتا ہے	تمام عالم موجود ہو جاتا ہے
۷۹	جب دم روکتا ہے	تمام عالم سرسبز ہو جاتا ہے
۸۰	جب اوپر کھینچتا ہے اور اندر گرتا ہے	پرلے یعنی قیامت کبری ہوتی ہے

نمبر شمار	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاوے
۴۳	کتف راست	قطب جنوبی
۴۴	کتف چپ	قطب شمالی
۴۵	محمرہ گردن	برن نام فرشتہ یعنے لوکپال
۴۶	گلو و گردن	مہرلوک کہ بالائے سرک لوک کی ہے
۴۷	آواز	اناہدناد
۴۸	راے مبارک	جس لوک کہ بالائے مہرلوک کی ہے
۴۹	رنج	خواہش عالم کی
۵۰	لب پائین	طمع
۵۱	لب بالا	شرم وحیا
۵۲	دندان ہاے	موہ یعنی محبت دنیا
۵۳	خوراک	خورش تمام عالم جو سب کھاتے ہین

نمبر شمار	نام عضو	پیدائش عالم کیا اوس سے تصور کیا جاے
۵۴	کام وحلق	عنصر آب
۵۵	زبان	عنصر آگ
۵۶	قوت ناطقہ	سرستی
۵۷	گفتار	ہرچہار بید
۵۸	خندہ وخوش طبعی	مایا کہ باعث ایجاد عالم کی ہے
۵۹	ہردو گوش	بہشت جہت عالم
۶۰	ہردو پرۂ بینی	اسنی کمار فرشتہ
۶۱	خوشبو بدن	عنصر خاک
۶۲	نصف جسم جنوبی راست	جس لوک طبق پنجم
۶۳	نصف جسم شمالی چپ	تیسرے لوک طبق ششم
۶۴	قوت پیشابی	اصل نور کہ اوسکو آفتاب ازلی کہتے ہین

نمبر شمار	نام عضو	پیدایش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے	نمبر شمار	نام عضو	پیدایش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے
۲۱	تشنگی	خشک ہونا پانی کا قیامت صغرا مین	۳۲	پران	ہوا
۲۲	سینہ	سرک لوک کہ بہولوک سے اوپر ہے	۳۳	پشت	اعمال بد و ادہرم
۲۳	بیجیتے مال	تمام ستارہ ہاے	۳۴	استخوان میان پشت	کوہ ہمالہ
۲۴	پستان راست	بخشش پیش از سوال	۳۵	استخوانہای پہلو	دیگر کوہہاے راست وچپ کوہ ہمالیہ
۲۵	پستان چپ	بخشش بعد از سوال	۳۶	دست راست	بخشش و بارش
۲۶	دل	اعتدال ہر سہ گن رج ست تم	۳۷	دست چپ	امساک
۲۷	حرکت دل	برہما یعنے صفت ایجاد	۳۸	خط ہاے کف دست	اپسرا یعنے حور
۲۸	صفت پروردن	لشن	۳۹	ناخن ہاے	فرشتہ
۲۹	صفت فنا و قہر وغضب	مہیس یعنے رودر	۴۰	از بند دست راست تا آرنج	اگن نام فرشتہ یعنے لوکپال
۳۰	تبسم و خوشحالی	مایا	۴۱	از بند دست چپ تا آرنج	ایسان نام فرشتہ کبیر
۳۱	گیان	حرارت و رنج و غم کو دور کرے	۴۲	آرنج ہاے	کلپ برچھہ یعنے درخت طوبے

نقشہ نمبر ۶ ہیئت مجموعی کل عالم یعنے برہمانڈ

نمبر شمار	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے	نمبر شمار	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاے
۱	پاے	زمین ہفتم طبق پاتال	۱۱	علامت مردی	پرجاپت کہ باعث توالد و تناسل ہے
۲	پشت پاے	رساتل طبق ششم	۱۲	نطفہ	باران
۳	انگشت پاے	اُسران	۱۳	ناف	بہولوک یعنی زمین سے آسمان تک
۴	ناخن انگشت پاے	جانوران سواری اُسران	۱۴	سر سرین	روشنی صبح صادق کہ رنگ سفید ہے
۵	شتالنگ	مہاتل طبق پنجم	۱۵	پارچہ لچھمین یعنے مایا	روشنی وقت شام کہ رنگ شفق ہے
۶	ساق	تلاتل طبق چہارم	۱۶	عمق ناف	سمندر بحر محیط
۷	زانو	سوتل طبق سوم	۱۷	حرارت معدہ	بروانل اگنی
۸	ران	بیتل طبق دوم	۱۸	رگہاے بدن	تمام دریا عالم کے
۹	کال یعنے وقت ورنہ یا جگ	پایہ رفتار	۱۹	شکم	بہنور لوک
۱۰	عضو مخصوص	اتل طبق زمین	۲۰	اشتہای حاضری	آتش قیامت صغرا

۳ شرات ۴ روغن ۵ جغرات ۶ شیر ؛

۷ شیرین اور سات دیپ سے اشارہ ہے کہ ہر ایک ستارہ کا جس زمین پر سایہ زیادہ ہے وہ اوسکے متعلق ہے ؛

ان سبکی حقیقت بغیر علم ریاضی اور جغرافیہ اور مقابلہ کرنی انگریزی و یونانی اور ہندی کے ہر ایک کی سمجھ مین آنا مشکل ہے پس جسکو انکی حقیقت دریافت کرنی ہو بھوگول اور کھگول شاستری اور جغرافیہ و ریاضی انگریزی پڑہے اور یاد رکہے کہ حکماء ہند کی اکثر کلام اصطلاحات اور اشارات سی ہوتے نادان اصل مطلب کو نہ سمجھ بنوع دیگر معنی کیا کرتے ہین ؛

۱۲ جو اسباب پیدایش عالم یعنی جگت کے لکہے گئے سب جامہ انسانی کے اندر ہین اور اوسکو اصطلاحات حکما مین چھوٹا جگت کہتی ہین اور برمھ و مایا اور عقل کل و نفس کل و عناصر و ثوابت اور کواکب اور جملہ اسباب اور تمام دیوتا اسکے اندر ہین اور یہ عقیدہ فقط قوم ہنود کا نہین بلکہ یونانی اور انگلستانی حکما بھی جامہ انسانی کو چھوٹی دنیا قرار دیتے ہین اور روح جسکو آتما اور نفس ناطقہ اور حرارت غریزی اور بسوانتر اگنی اور جان کہتے ہین اور جسکی قیام سی یہ جسم نشو و نما پاتا ہے اور حرکت ارادی کرتا ہے اور ادراک معقولات و منقولات کو قادر ہے وہ ہی برمہہ ہے کیونکہ نہ اوسکا کوئی باپ اور نہ بیٹا اور نہ عرض ہے نہ طول نہ رنگ ہے نہ شکل نہ کاٹے سے کٹے نہ مارے سے مرے ؛

۱۳ بعضی پیدایش عالم کی بموجب نقشہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ و نمبر ۶ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو نظر آتا ہے یہی ہرن گربھ یعنے مجموعہ عناصر لطیف ہے اور سبکو باراٹ سروپ جانتے ہین یہ قول بھی مطابق قول بالا کے ہے کیا ہوا جو بیان مین کہین فرق تقدیم تافیہ کا ہے بلکہ یہ کل مضمون مندرجہ موج ہذا کا خلاصہ ہے ؛

نقشہ نمبر ایک سے پانچ تک اخیر مین دیکھو ؛

شمار بلحاظ دوری ہوئی اور نمبر روان اونکو دیا گیا چنانچہ زمین بھی منجملہ اونہین ساتون کے ہے اوسکو بھی شامل اونہین کے کیا گیا اور گردش اُنکی جسقدر عرصہ مین ہوتی ہے اُنکا قطر اور دوری انکی سورج سے جس مقدار پر ہے سب ذیل مین درج ہے اور جو ستارے کہ خاص گرد آفتاب کے گھومتے ہین وہ بزمرہ قسم اول مشہور ہین اور ان قسم اول کے ستارون کے گرد جو اور چھوٹے چھوٹے ستارہ گھومتے ہین انکو بنام چاند مشہور کرتے ہین یعنی بزمرہ قسم دوم جیسے ہمارا چاند ہمراہ زمین کے گرد آفتاب کے گھومتا ہے لہذا یہ ستارہ زمرہ قسم دوم مین شمار ہوا اسکا قطر [illegible] میل ہے اور ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے مین گرد زمین کے گھومتا ہے اور زمین سے دو لاکھ [illegible] ہزار میل دور ہے اور سورج زمین سے نو کرور [illegible] لاکھ میل کے فاصلہ اور اوسکا قطر دو ہزار ایکسٹھ میل ہے اگر ساتون آسمان مثل ست کھنڈے مکان کے ہوتے تو اول ہی فلک کے ستارہ نظر آتے دوسرے فلک کے ستارون کو کون دیکھ سکتا تھا ؛

نمبر درجہ شمار	نام ستارہ	دوری اوسکی سورج سے	اوسکا قطر کسقدر ہے	کتنے دنون مین گرد سورج کے گھومتا ہے
۱	عطارد	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن ۲۳ گھنٹہ
۲	زہرہ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن ۱۷ گھنٹہ
۳	زمین	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن ۶ گھنٹہ
۴	مریخ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن
۵	مشتری	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال
۶	زحل	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال

ان ہی کو لوکاک ست لوک انتر لوک سُن لوک پتر لوک سرگ لوک بھوت لوک کہتی ہین اسطرح اتل بتل مہاتل سوتل تلاتل رساتل پاتال سات طبق زمین کے اِس ایک ہی زمین مین ہین انکی تعریف فلاسفی مین بہت طوالت سے لکھی ہے اور اِسی نوع پر سات سمندر ہین ۱ شور ۲ بسکر

مین ملجاتی ہین جیسے پہلے کچھ نہتا ویسی ہی پیچھے کچھ نہین رہتا ہے آدمی علم التشریح
کسی لئیق ڈاکٹر سے پڑھے اور پھر کسی آدمی کو چیرے یا چیرتے دیکھو تب معلوم
کرے کہ کیسی صنعت اس آدمی کے جسم کی بناوٹ مین ہوئی ہے ٭
۱۰ نباتات مین فقط قوت نشوونما کی ہوتی حیوانات مین قوت نشوونما و تحریک
کی ہوتی حیوان ناطق مین قوت نشوونما و تحریک نطق کی ہوئی یعنے تینون قوت
پیدا ہوئین پس یہ ہی باعث شرف کا ہے ٭

یہ اسباب جنکا ذکر ہوا اسباب اور علت پیدائش اور قیام وفنا
عالم کے ایک نوع پر ہین اندک غور سے دیکھو کہ ہر کوئی آنکھہ سے بذریعہ قوت
باصرہ کے بامداد روشنی سورج دیکھتا ہے انسان ہو یا حیوان اگرچہ بشر کی
اور حیوان کی آنکھہ دو دو ہین اور ہر ایک کی آنکھہ علیحدہ صورت اور شکل
کی ہین لیکن اصل سبکی ایک آنکھہ اور ایک قوت باصرہ اور ایک روشنی دیدہ
ہے پس سمجھ کہ ایک آنکھہ سے سب آنکھین بنی ہین اور ایک قوت باصرہ سے
سبکی قوت باصرہ اور ایک نور سے آفتاب اور آگ اور حرارت غریزی اور
سب ایسی طرح گیان اندری سے گیان اندری اور کرم اندری سے کرم اندری
اور انتہہ کرن سے انتہہ کرن ہین اس ہی طرح تخم اشجار اور نطفہ
حیوان اور انسان کو خیال کرو ٭

۱۱ سات آسمان جو مشہور ہین اون سے مراد ہے بلندی مرتبہ ہر ایک
کوکب کی کوئی گمان نکرے کہ مثل ست کھنڈ مکان کے ہین نہین یہ سیارون
بلکہ اور بیشمار ستارہ جو منجملہ انکی کچھ دانایان فرنگ نے بذریعہ دوربین
دیکھے اور انکو بعض نے اپنے نام سے اور بعض نے بادشاہ وقت کی نام سے مشہور
کیا ہے یہ سب ایک فلک الافلاک کے اندر ہین اوسکی گردش سے ان سب کو گردش ہے
اُنکا بعد یعنے دور سورج سے شمار ہوئی کیونکہ یہ سب ستارہ سورج کی گرد گھومتے
ہین اُنمین جو سورج سے نزدیک ہے وہ بہ نمبر اول لکھا اسیطرح اور سب کی

مٹی پانی کو جذب کرتی ہے اور اوسمین خمیر اوٹھاتی ہے جیسے نان بائی آٹے کو خمیر کرتا ہے پھر ایک صورت بناتی ہے جیسے کمہار کھلونہ بناتا ہے پھر آگ پکاتی ہے اور جلا دیتی ہے پھر ہوا پھونک کے چوڑاتی ہے اور خلا دیتی ہے جیسے شیشہ گر شیشہ بناتا ہے تاکہ اون خالی مقامات مین غدا اور اعضا و عقل و بول و براز وغیرہ رہین سماعت کو کان مین دیکھنے کو آنکھ مین سونگھنے کو ناک مین چکھنے کو زبان مین چھونے کو چرم مین کسافت کی مدرغت کو مقعد اور آلہ تناسل مین عقل کیواسطے دماغ مین خلا ہے ٭

مین اوستھا یعنی حالت ہین اول جاگرت یعنی ناسوت بابیداری دوم سپن یعنی خواب یا ملکوت سوم سکھپت یعنی جبروت یہہ تینون حالت متغیر ہین اور تُریا یعنی لاہوت چوتھی حالت ہردم رہتی ہی حالت جاگرت مین قوت حواسون کی متوجہ محسوسات ظاہری رہ کر کاروبار مین مصروف رہتی ہے اور اوس حالت مین تُریا کا مقام آنکھون مین ہوتا ہے ٭

۲ دوم سپن یا ملکوت اسمین حواس متوجہ سرانجام امورات باطنی رہتی ہین اس حالت مین تُریا کا مقام گلے مین رہتا ہے ٭

۳ سوم سکھپت یعنے جبروت اسمین انسان سے خبر ہو جاتا ہے اور تمام حواس مع دل کے آتما سے ملجاتے ہین مگر اگیان یعنی نادانی بنی رہتی ہے اور قابو پاکر پھر حالت بیداری مین آجاتا ہے اسحالت مین تُریا کا مقام دلمین ہوتا ہی ۴ چہارم تُریا یعنی لاہوت جو ہردم رہتی ہے جب اسحالتمین آجاتا ہے اپنی اصل سے وصل ہو جاتا ہے اسکا قیام سب جگہہ ہے یعنے دماغ مین نشان دیتے ہین ٭

مرنے بعد کے بعد جلی یا گڑے یا سڑے پانچون عناصر کی اجزا اپنی اپنے عناصر

وقت مجامعت کے اگر اپان باو کا زور ہو تو نطفہ کے دو حصہ ہو کے توام پیدا ہووین اور جو مرد یا عورت اوس وقت مین غمگین یا خائف یا متفکر ہووین جو اولاد ہو کسی عضو سے ہینا اور کوئی نقصان رکھتا ہو جیسی اندھا یا کانا تولد انسان کا دو موضع سے ہوتا ہے ایک پشت پدر دوم رحم مادر سے

۱ آدمی کی کھوپری مین چار حصے ہین ۲ دونون جبڑون مین ۱۶ ہڈی ہین
۳ دانت تلے اور اوپر کے ۳۲ ہوتے ہین ۴ پشت پدر سے اور رحم مادر سے ۱۰۷ منزل طے کر کے برامد ہوتا ہے اور تکلیف سے گذر ہوتا ہے
۵ پیوند جسم مین ۱۸۰ ہین ۶ نس ۹۰۰ پیوند کے مضبوط کرنیکو ہین
۷ رگین ۷۰۰ ہین جسمے غذا اور خون جا بجا پہونچتا ہے ۸ ہڈی ۳۶۰ ہین
۹ بال چار کروڑ پچاس لاکھ ہین اس جسم کا نام سریر ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تین قسم کی آگ اسمین رکھی گئی ہے ؛

۱ جٹھر اگنی یعنے معدہ کی آگ اسکو حرارت غریزی کہتے ہین اور نفس نباتی بھی بولتے ہین اسکے ذیل مین دس پران مذکورہ بالا ہین یعنے قوت نشو و نما بڑہنا وپھولنا اور پہلنا اور یہ چار قسم کی غذا کرتا ہے اول دانت سے چبانے والی چیز دوم چوسنی والی چیز سوم چچوڑنے والی چیز چہارم چاٹنے والی چیز
۲ آگ دل کی اسکو بیناپی کی آگ بھی کہتے ہین اور نفس حیوانی بھی بولتے ہین قوت تحریک اور حرکت ارادی کے مکان اور آلات اسکی ذیل مین ہین مثل آنکھ قوت بصر و روشنی و شہوت و غضب و جذب منفعت و دفع مضرت
۳ آگ گیان اسکو نفس انسانی اور نفس قدسی بھی کہتے ہین اسکی روشنی سے دونو آگ جل جاتی ہین اور اس جسم کے قیام کی مدت ستلوبرس کی ہے اگر اعتدال سے زندگی بسر کرے ؛

اس جسم مین سختی علامت مٹی اور جریان علامت پانی اور گرمی نشانی آگ اور شعذ نشانی ہوا اور خلا کی ہے ؛

اور بھی قوت روح موسوم ہین اول سات سُر ۱ کھرچ ۲ رکھب
۳ کندار ۴ مدھم ۵ پنچم ۶ دہرت ۷ نکہاد دوم خبر خوش
دہد سوم حاصل ہونا مطلب کا ؛

غذا سے رس بنتا ہے اور وہ جزو بدن ہوتا ہے اور اوس سی خون
اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی چربی سے نس نس سے
پٹھہ پٹھہ سے ہڈی ہڈی سے مغز مغز سی نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ
سات رنگ کا ہی ۱ سفید ۲ سرخ ۳ سیاہ ۴ سبز ۵ زرد ۶ گلگون
۷ صندلی تولید و تناسل کیواسطے تین جزو اعظم ہین ۱ خون حیض عورت
۲ نطفہ مرد کا ۳ پران باو جو کہ شہوت مرد و عورت کو حرکت دیتی ہی ؛
خون حیض عورت جو بعد طہارت باقی رہے اور منی نطفہ مرد جو کہ جوش و حرارت
صفرا و خون اور شہوت سے پیدا ہو اونکو پران باو متحرک کرے اور رحم مین
عورت کے ٹھہراوت تب اسطرح نشو و نما پاتا ہے ۱ آٹھہ پہر مین ملکر
گاڑہا ہونے کے بعد علقہ ہوتا ہے ۲ سات روز مین جوش کھا کی
مثل حباب کے بلند ہوتا ہے ۳ پندرہ روز مین گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی
۴ ایک مہینے مین سخت ہوتا ہے ۵ دو مہینے مین سر پیدا ہوتا ہے
۶ تین مہینے مین ہاتھہ پانو بنتے ہین ۷ چار مہینے مین اونگلیان اور سب عضو
مرتب ہوتی ہین ۸ پانچ مہینے مین پٹھہ کی ہڈی اور اور سب ہڈی سخت
ہوتی ہین ۹ چھہ مہینے مین محل حواسون کے درست ہوتے ہین ۱۰
سات مہینے مین تمیز پیدا ہوتی ہے ۱۱ آٹھہ مہینے مین ہر شی مکمل اور درست
ہو جاتی ہین ۱۲ نو مہینے مین شکم سے برآمد ہوتا ہے ؛

اگر خون حیض عورت مرد کی منی سے زیادہ ہو لڑکی پیدا ہو
اگر مرد کی منی حیض کے خون سے زیادہ ہو لڑکا ہو اگر منی مرد اور خون حیض
عورت برابر ہون مخنث پیدا ہو ؛

وا سکہ وغیرہ ٭

۲ جس قوت سے تحریک ہوتی ہے اوس سے ہاتھ وآلہ تناسل ومقعد وپانو اور نطق پیدا ہوئے ٭

۳ جس قوت سے تمیز کا تعلق ہے اوس سے حواس باطنی یعنے من چت بدہ اہنکار انکو انتہہ کرن بھی کہتے ہین ٭

۴ ان سبکے اشتمال سے پچیس چیز پیدا ہوئی اور پانچون عنصر سے فرض ہوئی ٭

۱ خلا سے ۱ سر ۲ ناف ۳ پیٹھہ ۴ پیشانی ۵ کمر

۲ ہوا سے ۱ دوڑنا ۲ پھیلنا ۳ سوکڑنا ۴ کودنا ۵ چلنا

۳ آگ سے ۱ بھوکھہ ۲ پیاس ۳ نیند ۴ کاہلی ۵ کانتی یعنی روشنی ٭

۴ پانی سے ۱ تخم ۲ عرق ۳ چربی ۴ رال ۵ خون

۵ خاک سے ۱ استخوان ۲ گوشت ۳ رگ ۴ چرم ۵ روم

۶ نوع انسان مین مرد جو اول پیدا ہوا اوسکا نام سایبھو من وآدپرس وآدم اور عورت کا ست روپا وآدشکتی وحوا قرار پایا اون کے اتصال سے آجتک اوسیطرح سلسلہ جاری ہے ٭

خالق مخلوق نے واسطے اونکے قیام کی غذا پیدا کی کیونکہ بغیر غذا کے قیام جسم کا نہین ہوتا ہے بلکہ قوت غذا سے پاتا ہے وہ بھی ان پانچ عنصر سے مرکب ہے اوسکے چھہ ذائقہ ہین ٭

۱ پھیکا پن اکاس کا ہے ۲ ترش پن ہوا کا ہے ۳ چرپرا پن آگ کا ہے ۴ نمکین پن پانی کا ہے ۵ شیرین پن زمین کا ہے ٭

۶ کڑوا ان پانچون ذائقہ کے ملنے سے ہو جاتا ہے سوائے اسکے

نسخہ ہے کہ اوسکی اجزا رجمع کرنے سے جبقدر چاہو بچھو بنالو اور دریا مین ہوا سکے رو سکنے سے خود بخود بلبلے ہو جاتے ہین مگر چونکہ پانچون بباعث کم وزنی دو عنصر کے دیرپا نہین ہوتے جیسے اکثر جانور مادہ بے اتصال نر کے خاکی انڈہ دیدیتے ہین ٭

اس نطف مین تین قسم کی قوت ہوتی ہے اول نشوونما کی دوم تحریک کی سوم تمیز کی جس قوت سے نشوونما ہوتی ہے اوس سے دس پران پیدا ہوئے ٭

۱ پران ۲ اپان ۳ سمان ۴ اودان ۵ بیان ۶ کرکل ۷ کورم ۸ ناگ ۹ دیودت ۱۰ دھنجی

۱ پران کی حرکت ہے ناگ سے پیرون کی انگلی تک کہ اوس سے دم چلتا ہے اسکا مقام دل مین ہے ٭

۲ اپان حرکت اسکی نشست گاہ سے عضو مخصوص تک یعنی مقعد مین اور کثافت کو دور کرتی ہے ٭

۳ سمان سینہ و ناف مین حرکت کرتی ہے اسکی حرکت سے سب جگہ طعام پہونچتا ہے ٭

۴ اودان اسکی حرکت حلق سے تا ام الدماغ ہے ٭

۵ بیان سب جسم مین پھرتی ہے ٭

۶ کرکل یہ معدہ مین رہتی ہے اور طعام ہضم کرتی ہے ٭

۷ کورم آنکھون مین رہتی ہے کھلنا و بند ہونا آنکھون کا اس سے متعلق ہے

۸ ناگ اسکے سبب سے ڈکار آتی ہے اور گلے مین رہتی ہے ٭

۹ دیودت یہ درمیان ہر دو پستان کے رہتی ہے ٭

۱۰ دھنجہ اسکے سبب سے بعد مرگ جسم پھول جاتا ہے ٭

حکماء یونان ان قوتون کو آٹھ قرار دیتے ہین یعنی قوت ہاضمہ دافعہ

موسوم ہوئے اور اونکا نام داغ اور دل اور جگر بھی ہوا ٭

۵ ان سب سے اکاس یعنی خلا اوس سے ہوا اوس سے آگ
اوس سے جل یعنے پانی اوس سے خاک اور اون سے سبدو
سپرس و روپ رس گندہ پیدا ہوئے اور اون سے
قوت سامعہ و لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ پیدا ہوئین ٭
ان قوتون کے قیام کو کان چرم زبان آنکھ ناک بنی
اور ان قوتون اور اونکے مکانون کے قیام کو جہات بایو و سورج ورن
و اسنی کمار دیوتا پیدا ہوئے ٭

۶ ان سب کی اشتمال سے اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور اون
سب سے سمار طبعی اور سمار عالم و کون و فساد و آثار علوی ظاہر ہوئے ٭

۷ ان سبکی اختلاط سے نطفہ یعنی تخم جمادات و نباتات و حیوانات
ناطق و مطلق پیدا ہوا جو شمار مین چوراسی لاکھ مشہور ہین نے مادر و پدر
مرضی خالق سے پیدا ہو گئے ہر چند کہ بہت مخلوق ایسے ہین کہ بنظر ظاہر
اونسے آزار ہی پہونچتے ہین مگر وہ بھی بیفائدہ نہین ہوئے کیا ہوا جو ہم
خاصیت و وصف ہر ایک سے ناواقف ہین اور پیدایش اونکی جدی طور پر ہوئی ٭
جمادات اپنے جسم کو آپ بڑہاتی ہین نباتات کے تخم مین
نر و مادہ پیدا ہوئے دیکھو درخت کے بیج کے اندر گیج ہے اور اوسمین دو قاش
ہین ایک نر کی دوسری مادہ کی جب زمین کے اندر پہونچکر گرمی پاتی ہین
دونون سے ایک شاخ نکلتی ہے حیوانات ناطق و مطلق کا نر و مادہ علیحدہ ہو
اونکے اتصال سے خلقت پیدا ہوتی ہے
اور سوائے اسکے اب بھی جہان جیسا وزن مطابق ہوتا ہے ویسی ہی
پیدایش ہو جاتی ہے ٭
دیکھو سرکہ مین اکثر جانور پیدا ہو جاتے ہین اور بچھو بنانے کا ایک

اوسکا نام عقل کل وعلت اولے دہرن گربھہ ومہت تت ہے آدمی کو
اوس سے بلند پرواز کرکے کہنے کی امکان نہین ہے کیونکہ اوس سے
اوپر نراکار معنی لاتعین اور نراکار کی مایا یعنی خواہش فرض ہوئی ہے ٭

۲ مہت تت سے اہنکار پیدا ہوا اوسکا نام حکماء یونان نے
نفس کل قرار دیا ان دونون کے اتصال سے پرجاپت ظاہر ہوا
اوسکا نام حکماء یونان نے جسم کل قرار دیا

۳ عقل کل ونفس کل وجسم کل کی آمیزش سے تین گن پیدا ہوئے
۱ رجوگن یعنے قوت پیدا کرنے کی اسکا نام حکماء یونان نے
جذب منفعت یعنی شہوت رکھا ٭
۲ ستوگن یعنی قوت قائم رکھنے کی اسکا نام حکماء یونان نے تمیز رکھا
۳ تموگن یعنے قوت مٹا دینے کی اور فنا کرنیکی اسکا نام حکماء
یونان نے دفع مضرت اور غضب قرار دیا ٭

چون کہ انتظام عالم کا ان تینون صفات سے ہوا اور ہوتا ہے
اسوجہ سے انکو سب سے زیادہ بزرگی ہے اور حکماء ہند عقل کل یعنے
ہرن گربھہ کو چدا کاس یعنی محیط کل کہتے ہین اور نفس کل کو من اکاس
یعنے درمیان عالم کے اور جسم کل کو بھوت اکاس یعنی پرجاپت
کہتے ہین اور ہرن گربھہ کو مجموعہ عناصر لطیف اور پرجاپت کو مجموعہ
عناصر کثیف بھی بولتے ہین ٭

۴ ان چھہ کی آمیزش سے تین نوع کی خلقت پیدا ہوئی اعلے
اوسط ادنے ٭

۱ عقل کل سے بدھ چت اہنکار نمایان ہوئے
۲ نفس کل سے برہما وشن ومہیش ظاہر ہوئے ٭
۳ جسم کل سے سرگ لوک مدہ لوک مرت لوک

اور بنز قرین قیاس وہ ظاہر کرتا ہون ٭

۱ بعضے کہتے ہین کہ یہ خود بخود بنا ہے کسیکا بنایا ہوا نہین جو ایسا سمجھتے ہین اونسے کوئی کہے کہ صنعت بغیر صانع کے نہین ہوگی اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ جب کہنا پڑے کہ صانع اس صنعت کا کوئی ہے تو صانع اوسکی صانع کا بھی فرض کرنا ضرور ہو تب اسکا سلسلہ کبھی ختم نہو پس یہ خود بخود بنا ہے اور اسکی ابتدا اور انتہا کچھہ نہین مدام یہ سمندر اسیطرح موج زن رہیگا ٭

لیکن مین اس قول کو اس دلیل سے باور نہین کرتا ہون کہ قاری اس قول کے اون دلیلون سے بحث کرتے ہین جو دلیلین حواس ظاہری و باطنی سے بنی ہین اور فنا پذیر ہین ٭

مین یقین کرتا ہون کہ دلائل حواس ظاہری و باطنی جگت سے بنی ہین اور جگت حادث ہے قدیم نہین مین چاہتا ہون کہ وے وہ دلیل پیش کرین جو محسوسات جگت سے باہر ہو محسوسات کے دلائل کو واسطے انتظام اندرونی جگت کے مفید اور معتبر جانتا ہون واسطے بیرونی جگت کے ان پر التفات نہین رکھتا کیونکہ جو بچہ مرغی کا انڈے کے اندر ہے وہ چھلکہ کی اندر کی کیفیت کا البتہ علم رکھتا ہوگا انڈے کی باہر کا حال وہ کیا جانے پس جو کہتا ہی وہ نادان ہی ٭

۲ بعضے کہتے ہین کہ برہما نے جگت کو بنایا ہے لیکن برہما کی پیدائش بشست جی نے سری رام چندر جی سے نو طرحسے بیان کی ہی کیفیت اسکی الکہہ امواج جوگ باشسٹ کا ہی اوسکی ۱۱ صفحہ سے دریافت ہوسکتی ہے پس جسکی تعریف نو طرحسے رقم ہو مین ایک کو کسطرح باور کرون مگر یہ کوع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭

۳ بعضے کہتے ہین کہ ذات بحت خواستکار ظہور خارجی مین خود کا ہوا پس بمجرد عزم کے صورت نما ہوا اوسکا نام حکماے یونان نے عقل کل و علت اولے دہرن گربھہ قرار دیا اسکی تفصیل انوار نا متناہی کے صفحہ ۱ مین دیکھو

۴ مین سمجھتا ہون کہ تعینات مین جو سب سے اعلے و اکبر ہے

باعث جیو آتما سے جیوا اور پرم آتما سے پرم دور ہو جاتا ہے صرف آتما رہ جاتا ہے
جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور نہ جسکا سر ہی نہ پاؤ لیکن یہ علم بہت مشکل ہے
اسکی تحقیقات بالفعل ملتوی کر اور جو دریافت کرنا ہے کہ جب ہر ایک سوال کا
جواب پاوے گا یہ راز خود بخود منکشف ہو جاوے گا ٭

تیسری موج پیدائش عالم کی بیان مین

سوال جگت کی تعریف کیا ہے ٭

جواب جو شید و سپرس وروپ ورس گندھ رکھتا ہو وہ جگت ہے
اور جو ان پانچون صفت سے ایک بھی صفت رکھتا ہے وہ پیدا ہوا ہے اور
مصنوع ہے اور جو پیدا ہوا ہے وہ آخر فنا ہوگا گو کہ اوسکی عمر دراز ہو
پس برہما وشنو ورودر اور سرگ لوک و مرت لوک و کواکب و ثوابت اور جو ان سے
متعلق ہین سب جگ کے اندر ہین اور تمام بید و شاستر و پوران اور ہر ولایت کی زبان
اور ہر علم کے گیان لوہر ہر مذہب کی پیشوا کے کلام جگت سے واسطے انتظام جگت کے
بنے ہین اسکی ابتدا و انتہا ہر ولایت کے حکما اور پیشوا بنوع دیگر بیان کرتے ہین
حالانکہ کوئی اصل سے واقف نہین ہوا جسنے جو تعریف کی اپنی عقل کو دوسرے
کی عقل پر ترجیح دی ہے گواہ صادق وہ ہے جو رویت پر گواہی دے یہ مرتبہ
نہ کسیکو حاصل ہوا اور نہوگا وجہ ظاہر ہے کہ جو جگت سے باہر بیٹھے کی جگت کو دیکھے
اور بعد دیکھنے کل کیفیت جگت اندر والون سے خبر دے وہ سچا ہے
اس صفت سے موصوف بجز لاتعین اور کوئی نہین اور وہ چون و چرا سے
منزہ ہے پس مین بوا جی کہنے کی مجال نہین رکھتا ہون گو کہ تیری نزدیک میری حقارت
ہو کیونکہ مین صاف جواب دیتا ہون لیکن جھوٹھ سے سچ کہنے کو بہتر جانتا ہون
کوئی اسکی حقیقت کا واقف نہین ہوا اور نہ ہے اور نہوگا ٭
جیسا بیدون اور شاسترون اور رکھیشرون کا قول ہے

اوسمین بیشی اور ابرون سے اوسمین کمی نہین ہوتی ہے مثل اوسکے
دل کو قائم کر آنکھہ کا کام ہے نیک و بد کو دیکھنا اور کان کا کام ہے آواز سخت
و ملائم کو سننا اور ناک کا کام ہے بوے خوش و مکروہ کو شناخت کرنا زبان
کا کام ہے تلخ و ترش وغیرہ کو چکھنا علے ہذا القیاس ہر ایک عضو ایک ایک
فعل کو موضوع ہوا اور اسپر اپنے فعل کا سرانجام فرض ہوا وے جو حرکت
اپنی ضرورت کے دفع کرنے کو کرین تو اونکو منع نکر اور اونکا رفیق نہو فانی مین
چند روزہ مین فانی ہو جاوینگے اگر اونکو اونکی حرکت سے باز رکہی تو اونکا
موجود ہونا حرکت لغو صانع کی محسوب ہووے ❊

بی علم نے کہا کہ کیا مین علحدہ ہون اور جسم کے اعضا اور ہین
مہاپرش نی کہا بیشک اگر تو اور عضو ایک ہوتے تو جب تیرا
کان کاٹا جاتا تو تو بھی کسیقدر کٹ جاتا اگر کوئی تیرا عضو کاٹ ڈالون تو
جیسا کہ ہے ویسا ہی رہے گا پس باور کر کہ تو جسم سے علحدہ ہے جسم
اپنی عادات حرکات سے نہین ہٹ سکتا اور جو اوسکو اوسکی حرکات سے
باز رکہے وہ نادان ہے کیونکہ ہاتھہ کا کام ہے کسی قسم کی صنعت کرنا جسنے اپنے
ہاتھہ کو بلند کر کے بیکار رکھا اوسنے خدا کے بنائے ایک ہاتھہ کو محض بیکار کر دیا
پس کایا کے کشت دینے والے جنگل مین رہ کر فاقہ سے پڑے رہین اور ہاتھہ
پانو اونکے اپنی حرکت سے باز رہین اور دل متوجہ اور طرف رہے تو اعضاے
کے معطل رہنے سے کچھہ حاصل نہو جسکا دل درویش نہین اگر وہ ہزار
برت و روزہ و بھجن کرے سب لاحاصل ہے ❊

تو اپنے تئین جسم اور متعلقات اسکے سے جدا سمجھہ
یہ جسم مایا سے بنا ہے اور فانی ہے اور تو وہ آتما ہے جسکو پرم آتما
کہتے ہین جب تک آتما کو اپنا گیان نہین ہوتا جیو آتما موسوم ہوتا ہے
اور پرم آتما کو پوجتا ہے جب گیان ہو جاتا ہے دوئی دور ہونیکے

آگ روشن کرکایا کو کشٹ دیتا ہے اور موت و دوزخ سے ڈر برہمنون و
مولویون و پادریون کو زر زمین بخشتا ہے اور بچون کی حیات کیواسطے
بھوت و چڑیل سے ڈرتا ہے یہ سب آفات ایک خواہش سے پیدا ہوتی ہین
اگر خواہش دل مین نرہے اور دنیا و عقبی کو فانی جانے اور سردی و گرمی اور
خوشی و غمی و تونگری و مفلسی کو مساوی سمجھے اور بہشت و دوزخ کو صنعت ایک
صناع کی سمجھے وہ بیم و رجا سے آزاد ہوسکے یہ شعر پڑہے شعر ہر سر خود ہر زبان
دارم کلاہ چار ترک ؛ ترک دنیا ترک عقبی ترک ہوسے ترک ترک ؛ پس جیو کمت
پاوے او رجیب مرے تب بریہہ کمت ؛

ہر چند طالب اشیاء فانی سے طالب شئی جاودانی کا بہتر ہی لیکن جبتک
کسیکو تمنا کسیکے وصل کی رہی گی آتش عشق کی مرغ دل کو کباب کرتی رہے گی
فرد آرام ہے کہان جو رہے دل مین جاہی حرص ؛ آسودہ زیر چرخ نہین آشنای حرص
اے بے علم جب تو مایا کی حقیقت کو بخوبی سمجھہ دل سے نکال دیگا
تب تیری زبان سوال کرنے سے خود بخود رہ جاوے گی ؛

بے علم نے کہا اے مہاپرش آدمی محتاج طعام و شراب و لباس و مکان
اور معاون مثل جورو و ہمسایہ او خادم و مخدوم و یار و آشنا او پیر و مرید وغیرہ کا ہے
بغیر انکی اسکی گذران ایکدم ناممکن ہے پھر تم کسطرح سے فرماتے ہو کہ خواہش کو
چھوڑ دے جب معدہ خالی ہوتا ہے طعام کی خواہش خود بخود ہوتی ہی
اور جب جگر پر حرارت غالب ہوتی ہے پانی پینے کو دل چاہتا ہی اس ہی طرح
ہر ایک عضو اپنے اپنے فعل کو خواہش کرتی ہین پس یہ محال کیونکر امکان مین آسکتا ہی

مہاپرش نے کہا مین تجھی خواہش دور کرنے کو ہدایت کرتا ہون آنکھ
اور کان اور ہاتھہ اور پانو وغیرہ کو اونکی حرکات طبعی سے باز رکھنے کو نہین کہتا
دیکھہ سمندر کو اسمین ہزارون ندیان ہین آتی وہ کسیکو نہین بلاتا ہے اور تمام
ابر اوسکی پانی سے بھرتے ہین وہ کسیکو منع نہین کرتا ہے ندیون سے

اس مایا سے نوع بنوع کی خلقت مثل اجرام کواکب اور اجسام جمادات
و نباتات و حیوانات ناطق اور مطلق اور طرح طرح کے مذہب اور ملت موجود ہوئے
اور جسطرح سے ہر روز بوڑھے مرتے اور بچہ پیدا ہوتے ہین اسی طرح سے
سابقہ مذہب اور ملت اور اونکی کتابین معدوم ہوتی اور نئی ایجاد ہوتی ہین جو
مایا سے آزاد ہو جاوے وہ قید سے دنیا کے بری ہووے ٭
مایا کی بصورت کوئی گوری بناتا ہے اور کوئی کالی کوئی اس دنیا کی نعمتون
اور کوئی عقبے کے آرام ملنے کو پوجتا ہے مین مایا کو جب بہن سمجھتا ہون اور
اوسکے تیاگ کو سب تیاگ اور جیون مکت جانتا ہون جو میرے ارادہ کو
سمجھے وہ دیوی کے درشن خود بخود کرلے ٭
خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت اور تکلیف اور بیم و رجا و تردد مین
رہنا خواہش سے ہوتا ہے جو تمنا کسی چیز کی رکھتا ہے ہر قسم کی تکلیف
اور ذلت کا متحمل ہوتا ہے دیکھو طالب زر تجارت کے ارادہ سے بحر و بر کا
سفر کرتا ہے اور چور و ڈکیت کے خوف سے تمام شب بیدار رہتا ہے اور خرید
و فروخت اجناس مین تمام روز در بدر پھرتا ہے اور نفع کے ہونے کو
نقیرون اور برہمنون اور منجمون سے پوچھتا ہے اور نوکری کے پانے کو
دربانون اور چوبدارون کے درشت کلام سنتا ہے اور مالک کی ارضا جوتی کو
پست بستہ کھڑا رہتا ہے یعنی ہر قسم کی تکلیف اور خواری قبول کرتا ہے ٭
اور طالب زمین توپ اور تلوار کی سختی اوٹھاتا ہے اور سبب
قتل بیشمار اجسام کا ہوتا ہے ٭
اور طالب زن مثل مجنون و فرہاد و تاج الملوک ہر قسم کی عیش و آرام
سے محروم ہو تمام عمر ایک عضو کی لذت کی تمنا مین کھوتا ہے ٭
اور طالب بہشت برت اور روزہ کر اور تیرتھ اور حج کو جا اور جورو بچہ
چھوڑ جنگل مین بیٹھ جاڑہ کے موسم مین پانی کے اندر اور گرمی مین چار طرف

جواب جسنے دنیا اور عقبے کو پیدا کیا یا جو مادہ پیدائش ترلوکی کا ہے اوسکو
ارادہ کا نام مایا ہے اور اس ہی مایا کو ارادت ازلی اور خواہش اور راچھا
اور اودیا اور علت ادلے اور عقل کل اور دیبی یا شکتی نامزد کرتے ہین ؛
دیوتا اشارہ اوس لاتعین سے ہے جسکو برہمہ اور آتما اور پرش اور ایزد
کہتے ہین اور دیبی اوسکی قدرت کو در اصل نہ دیوتا کی کوئی صورت اور شکل ہی اور نہ دیبی کی
بے علم اور بے عقل کے سمجھانے کو قدیم زمانہ کے پیشواؤن نے دیوتا کو
بصورت مرد اور دیبی کو شکل عورت قرار دیا ہے جسطرح خداوند عالم کی ماہیت سے
کوئی واقف نہین اوسیطرح اوسکی مایا یعنے قدرت احاطہ ادراک سے باہر رہی ہے
اور جو کچھ موجود اور مفہوم ہر سہ عالم مین ہے سب مایا سے ہوا ہے پس مایا سے وجود
عالم کا ہوتا ہے اور مایا سے فنا ہوتا ہے یعنی خدای تعالے کی مرضی سے ؛
علت ادلے اس اعتبار سے مایا کو کہتے ہین کہ اس سے اول اور
کسی چیز کا نشان نہین ہے اور اودیا اسواسطے کہتے ہین کہ خالق خلقت از
خود بلندی سے پستی کو متوجہ ہوا
عقل کل اسواسطے کہتے ہین کہ تمام انتظام عالم کا عقل سے کیا لاانتہا
اس سبب سے بیان کیا کہ جس چیز پر نظر کرتے ہین شکل و صورت و آواز جدا نظر آتا ہے
دیکھو جہان مین کسقدر انسان ہین ہر ایک کی شکل اور رنگ اور مزاج
علیحدہ ہے بلکہ ہر ایک کے ہر ایک عضو کی صورت جدا ہے اور مایا لفظ تانیث
ہے اسواسطے اوسکو دیبی کہتے ہین ؛
سمجھہ کہ جو کچھہ حواس عشرہ سے محسوس ہوتا ہے یہ سب مایا ہی بنا ہے
اور مایا خواہش کا نام ہے جو مایا کو چھوڑ دی یعنے خواہش کو وہ پستی سے بلندی
کو جاوے اور وجہ ظاہر ہے کہ سب سے پہلے ایک پرمیشر تھا دوسرا کوئی نہتھا
پھر جو کچھہ وجود مین آیا مایا کے سبب سے موجود ہوا اور جو مایا سے موجود ہوا
زیر صدمہ حیات و ممات کے رہا جو مایا کو تیاگے وہ بحالت اصلی پہونچے ؛

بہت خوش ہوئی اور بعد تکمیل شرائط جب راجہ تلوار سے بھرت کا سر کاٹنے لگا پردہ غیب سے ایک صورت نمایان ہوئی اور اسنے راجہ اور برہمنون کی گردن کو بار گران سر دن سے سبک کیا ۔

ایک روز راجہ رگھوکن نے انکو بجائے کہار اپنی پالکی مین لگایا بھرت نے بانس پالکی کو بلا عذر کندھے پر رکھہ لیا مگر اس خیال سے کہ انکے پانو کسی کیڑے کوڑے جانور نہ مرے نیچے کو دیکھہ کر چلنا شروع کیا پس انکی رفتار موافق رفتار دیگر کہارون کی نہوئی راجہ غضبناک ہوکر بولا کہ اسکی موت آئی ہے شرارت سے کجراہی کرتا ہے بھرت نے ہنس کر کہا کہ ای راجہ موت جسم کو ہوتی ہے مین جسم نہین ہون بلکہ وہ چیز ہون کہ مرنا اور پیدا ہونا اور لاغری اور فربہی درنج وراحت مجھسے ہمیشہ دور رہتی ہے ۔

یہ جواب سن راجہ پالکی سے اوتر بھرت کے قدمون پر گرا اور منفعل ہو مستدعی عفو قصور کا ہوا اور واقف ہوا کہ مرد کامل عیار ہے بھرت اس قطعہ کے مضمون کو سنا نظر سے غائب ہوا قطعہ کیا فوق دماغ

بگل مین اگر گل مین بو نہو ۔ کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل مین تو نہو ۔ جو کچھہ کہ کسی تمنا

رہ حاصل ہوئی مگر ۔ اب دل مین آرزو ہے کوئی آرزو نہو ۔

خلاصہ یہ ہے کہ تیاگی ہوکر فی الجملہ پابند لذات محسوسات کا ہووے تو شل بھرت کے آدمی سے

سیوان ہو جاوے اور کمال تیاگ کا یہ ہے کہ سختی و نرمی کو مساوی سمجھے ۔

ای بے علم دنیا مین دو راہ ہین ایک دنیاداری دوم آزادی

اگر دنیاداری اختیار کرنی ہو شل نر وادہ کبوتر کے کر اور جو تیاگ کو پسند کرتا ہے

تو بھرت کے واقعات سے تجربہ حاصل کر ۔

بے علم نے کہا ای مہاپرش ایسی باتون سے میرا دل تسلی نہین پاتا

مین چھہ سوال رکھتا ہون آپ ہر ایک کا جواب دیجیے ۔

مہاپرش نے کہا یہ سب سے بہتر ۔

دوسری موج اسمین مایا یعنی تقادر کی قدرت کی تعریف ہے

سوال مایا کیا چیز ہے ۔

مادہ یہ کلام سن اوڑی اور کہین سے آگ لائی پھر آگ مسافر کی آگے ڈال دی
مسافر نے درخت کے تلے جو لکڑی پڑی تھی اُس سے آگ کو روشن کرنا چاہا
لیکن کسی لکڑیون نے آگ کو قبول نکیا تب اونہون نے اپنا گھونسلا گرا دیا
کہ آگ کو مسافر روشن کرے ٭

جب مسافر آگ کو روشن کر سردی کی آفت سے امن مین آیا نر و مادہ نے
اپنے تئین آگ مین گرا دیا اسواسطے کہ مسافر بھوکا نرہے جب ارجن نے
کبوتر کے کباب کھانا چاہا آنکھ کھل گئی پھر پرمیشر کے چرن مین سر دھر کر
کہنے لگا کہ مین بخوبی سمجھا کہ دنیا داری کی فضیلت یہی ہے کہ دوسرے کی خدمت
مین جان و مال سے دریغ نکرے اب تیاگ کے کمال سے آگاہ کرو ٭

حکایت سری کرشن نے کہا کہ بھرت نام ایک راجہ تھا
اوسنے راج کو چھوڑ سنیاس دھارن کیا اور جنگل مین پرانا یام سادھ رہا
ایک روز ایک ہرنی کا بچہ اپنے مان سے جدا ہو کے اسکے مکان مین آ رہا
انکو اوسکے حال پر رحم آیا اوسکی پرورش مین حد سے زیادہ کوشش
کی چند روز جب انکے پاس رہا انکے دل مین اوسکی الفت پیدا ہوئی
آخر جب یہ مرے ہرن کے نطفہ سے شکم مین ہرنی کے گئے اور خود ہرن
ہو گئے جب اوس قالب سے جدا ہو کے ایک عارف کی گھر پیدا ہوئے
جب بالغ ہوئے کسی سے کچھ بات نکرتے تھے اور ریاضت شاقہ کے
سبب سے علم لدنی رکھتے تھے ایک روز انکو انکے بھائیون نے کھیت
کی حفاظت کو ٹہہایا اونہون نے حفاظت نکر یہ راگ گانا شروع کیا

ع رام جی کی چڑیان رام جی کا کھیت ٭ آوری چڑیو بھر لو پیٹ ٭

ایک روز جنگل مین پھرتے تھے اوس دیس کے راجہ کو بلدان
کیواسطے ایک آدمی مطلوب تھا انکو لاوارث سمجھ پکڑ منگایا گرفتار کنندگان
جب راجہ کے روبرو بھرت کو لے گئے راجہ اور جملہ برہمن موٹا شکار دیکھکر

بے علم نے کہا کہ مین عوام کی رسومات کا طالب نہین راہ حق کا متلاشی ہون اور آپکو استاد کامل سمجھ کے آپ سے دردل ظاہر کیا ہے آپ زیادہ میرا امتحان نکرین ؛

مہاپرش نے کہا کوئی نہین ہرنام سمان ؛ کوٹ گاے جودی کو اودان کوٹ جگ جو کرے کراوے ؛ سب بسدھا دے واہنے آوے ؛ سب تیرتھ جل کرے اشنان ؛ تو بھی نہین ہرنام سمان ؛ پنچ اگنی لے تپتا کرے ؛ شوسمادہ دہری نہین طرے ؛ گگن منڈل جہان لاوی دہیان ؛ تو بھی نہین ہرنام سمان چودہ بدیا جو پڑہ آوے ؛ اگلی پچھلی سبھی بتاوی ؛ کنٹھ پاٹ جو پڑہے پوران ؛ تو بھی نہین ہرنام سمان ؛ جن پرست گورکرپا کرین ؛ پریم بھگت لے ہردی دہرین ؛ کلجگ مین کیرتن پرمان ؛ رام را سے نت کہین بھگوان ؛ تو بھی پرشیر کا سمرن کیا کر اس سے زیادہ اعلیٰ فعل کوئی نہین ؛

بے علم نے کہا کہ ہنوز میرے دل کو تسلی نہین ہوئی اور حیرت دور نہین ہوئی

مہاپرش نے جواب دیا کہ سری کرشن نے ارجن کے سوال پر ارجن سے کہا تھا کہ کرم کانڈ او پاشنا اور جوگ اور گیان کا بھید سار یہ ہے کہ او بکار کرے ؛

دشٹانت ایک روز ارجن نے سری کرشن سے کہا کہ گرہستی اور تیاگی کی تعریف کرو

سری کرشن نے کہا کہ تو آنکھہ بند کر جب ارجن نے آنکھین بند کین دیکھا کہ ایک جنگل مین کھڑا ہے اور موسم جاڑا کا ہے اور برسہ برستا ہے اور وقت شام کا ہے کسی طرف نشان آبادی کا نظر نہین آتا ہے نہ آگ ہے نہ طعام اور بھوک و سردی سے تنگ ہی لاچار عاجز ہوکر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا اوس درخت پر ایک گھونسلہ تھا اور اوسمین ایک جوڑہ کبوتر کا رہتا تھا نر نے ارجن کو دیکھہ مادہ سے کہا کہ آج ہمارے گھر مہمان آیا ہی ہمپر میزبانی فرض ہے اور وقت ایسی مصیبت کا ہے کہ کچھہ اسباب مہیا نہین ہوسکتا ہے ؛

چگونگی حال کا خفیہ مثلاشی رہا جب اوسکو بالیقین ثابت ہوا کہ یہ کام اور کرودھ
اور موہ اور لوبھ اور بہتے سے آزاد اور رسومات ظاہری اور قیود دنیوی سے
برکنار اور علم معقول اور منقول سے ممتاز ہے روبرو ہوا اور مہاپرش کے
قدمون پر سر رکھ کہنے لگا کہ تم علم مین مثل کپل اور بیدا بیاس کے ممتاز اور
عمل مین مثل بشسٹ و جنک کے سرفراز ہو اور لذات محسوسات دنیا اور عقبے
کو کہ عبارت اسٹ سدہی اور نوندہی سے ہے ناچیز جانتے ہو مین زندان مین
جہالت اور گمراہی کے پھنسا ہون اور خوف دوزخ اور مصیبت جنم آیندہ سے
گہبرا رہا ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون
اور حرکت دینے والا جسم کا کون ہے اور وہ کون سی راہ ہے جو سب سے
اچھی ہے لہذا جانتا ہون کہ اس سے مجھے آگاہ کیجیے ❊

مہاپرش نے کہا کہ ہر بشر کو چاہیے بہت صبح اوٹھنا پھر طہارت اور غسل اور
اور پوجن کرنا اور بہوکون اور محتاجون کو خیرات دینا اور روز مبارک برت رکہنا
اور برہمنون کو آن دان دینا اور تیرتھون کے آشنان کو جانا اور ہر روز
و ہر ماہ و ہر سال پترون کا سرادہ کرنا اور اولاد کی صحت جسمانی کو سیتلا پوجن
کرنا اور اپنے اور اپنی دوستون کے بہ عیش بسر ہونے کو پرش چرن کرانا اور بہشت
کے ملنے کو جوگ اور جگ کرنا اسیطرح کے علم اور عمل سے ترلوکی کی سلطنت
ملتی ہے اور یہ ہی رسم دو ہزار سال سے چلی آتی ہے ❊

بے علم نے کہا کہ ان باتون کے بتانے والے ہر شہر اور ہر قصبہ
مین لاکھون ہین مین راہ حق کا طالب ہون ❊

مہاپرش نے کہا کہ اے گمراہ اس راہ کے چلنے والے اب جہان
مین کہان ہین بھوت اور چڑیل کے پوجا کرنے والے اور قبور اور مسان اور
سیتلا و گوگہ پیر اور سرور سلطان اور شیخ سدو اور بوڑہا بابو وغیرہ کی ماننے والے
جابجا نظر آتے ہین ❊

اور زمانہ کو پردھان کرتا ہے ؛

۷ جین شاستر راجہ گوتم نے بنایا ہے

۸ بودہ شاستر

۹ ناستک شاستر مصنف اسکا چارباک ہے ؛

نوون شاستر مین اونکے مصنفون نے جو کچھ رقم کیا ہے اپنے قول کی ثبوت کو دلیل پیش کی ہے کوئی حکم بے دلیل نہین لکھا ان سے اٹھارہ سمرتی اور اٹھارہ پوران اور اٹھارہ اوپ پوران اور بہت کتاب بنی لیکن انمین دعوی کو بردی ڈسٹانٹ سے ثبوت کیا ہے ؛

تمہید تصنیف کتاب بچار مالا

ایک بے علم معنی اور مطلب سے مثل طوطہ کے ایک اشلوک مطابق مضمون اس شعر کے پڑھتا تھا بیت ای کہ در ہیچ جا نداری جا ؛ در عجب ماندہ ام کہ ہر جائی ؛ رفتہ رفتہ ایک کی تعلیم و تلقین سے مطلب و معنی اشلوک سے آگاہ ہوا تب سوچا کہ حیف برسون سے اس شعر کو پڑھتا تھا آجتک اسکے معنی سے آگاہ نہوا اور میری عمر کا ایک حصہ بڑا جہالت اور گمراہی مین ضائع ہوا اس سوچ و بچار نے اوسکے دل کو ایسا گھیرا کہ تمام افکار دنیا و عقبی نے اوسکے دل مین اپنا قیام مشکل جانا اور یہ ہر دم اوسی تردد مین رہنے لگا کہ اگر کوئی عارف کامل ملے تو اوس سے راہ حق دریافت کرون اور اوس علم کو حاصل کرون جس سے نجات حاصل ہو اور او اگون دور ہو جاوے چند روز غلبہ شوق سے شہرون اور جنگلون مین مثل ٹھوٹھکانہ پھرتا رہا اور ماہی بے آب کے مانند تڑپتا رہا جا بجا بہت پاکھنڈیون نے چاہا کہ یہ وحشی اونکے دام مین پھنسے لیکن اسکے دل نے کسی کے اسباب ظاہری پر التفات نکیا رفتہ رفتہ ایک پہاڑ پر ایک مہاپرش کو آلایش دنیا سے وارستہ سمجھکر چند روز اوسکی

گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ کو مفصل تحریر کیا

۲ مجر بید اس بید کا رواج دکھن مین زیادہ ہوا مہاباک برہما کا آہنگ برہما سے اسکی شرح مین بید ابیاس نے تینون قسم مذکورہ کا حال لکھا

۳ شام بید اسنے مغرب مین رواج پایا اور مہاباک اسکا ہوتا ہے اور بید ابیاس نے اسکے معنی مین تینون قسم کا بیان کیا اور یہ آہنگ سی پڑھا جاتا ہے ٭

۴ اتھربن بید اسکا رواج شمال مین ہوا اور یہ تینون بید سے منتخب ہوا ہے اور آہنک آتما برہمہ مہاباک ہے اور چارون بید کے لاکھہ اشلوک ہین اور دنیا کے سارے علوم و فنون انہین بیدون سے نکلے ہین ایسا کوئی علم نہین کہ جو بید سے باہر ہے

نو شاستر کی تعریف

۱ نیا شاستر یہ گوتم نیایک نے بنایا ہے اور رکھہ بید سے منتخب ہوا ہے مصنف اسکا پرمیشر کو کل شے مین محیط جانتا ہے ٭

۲ میمان یہ مجر بید سے بنا ہے اور اسکو جمن رشی نے تصنیف کیا ہے یہ ایشر کو اکرتا جانتا ہے اور کرم کو مکھہ سمجھتا ہے ٭

۳ بیدانت شاستر شام بید سے بید ابیاس نے انتخاب کیا ہے نرگن برہما کو پردھان کرتا ہے اور مایا کو نا سمان بناتا ہے ٭

۴ سانکھہ شاستر کپل رکھیشر نے بنایا ہے اور اتھربن بید سے انتخاب کیا ہے یہ بھی ایشر کو اکرتا مانتا ہے ٭

۵ پاتانجل پتنجل کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے اور اشٹانگ جوگ مارگ سے ایشر کو دیکھتا ہے ٭

۶ ویشیک شاستر ہیلک کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے

۶ چھٹی موج مین آتما کی صفات کا بیان اور نیز طرز عبادت کے جس سے معرفت حق حاصل ہو ہے ؛

۷ ساتوین موج مین گیان کے کمال کا نشان ہے ؛

۸ آٹھوین موج خاتمہ کی ہے ؛

پہلی موج مین مختصر بیان بیدون و شاسترون کا اور تمہید تصنیف اصل کتاب کی

نامہ نگار نے قبل تحریر اس کتاب کے کرشن گیتا اور شبست بھاگوت کو بامعنی سنا ہے اور الکھہ پرکاش جو ترجمہ پچاس اوپنکھدون اور خلاصہ چارون بید کا ہے اور الکھہ امواج جو ترجمہ جوگ بشست کا ہی بچشم خود دیکھا ہے جس بات کو جس کتاب سے جس موقع مین پسند کیا نقل کیا ہے کیونکہ سمجھا ہے مصرعہ متاع نیک از دوکان کہ باشد ؛

ہرچند اسم نویسی بید و شاستر اس کتاب سے کچھہ تعلق نہین رکھتی لیکن اس خیال سے کہ ضعف اعتقاد ہنودان سے ہزارمین ایک ہی نام سہی بید و شاسترون کے آگاہ ہوگا اور مدار مذہب ہنودان ان پوتھیون پر ہے ہر فہرست اونکی ذیل رقم کرتا ہون ؛

بیدون کی تعریف

رکھہ بید او سکار رواج ملک مشرق مین کثرت سی ہوا اور اوسمین پرگیا ننگ برہمہ ایک ہے مہاباک ہے اس جملہ کی شرح مین بید ایاس نے

اور عمل و عقل و عدل سے گزارش ہے کہ جب کوئی تصویر کھینچتا ہے پہلے
پنسل سے لکھتا ہے پھر سیاہی سے ہڈی بناتا ہے پھر اوسپر گوشت چڑھاتا ہے
پھر کپڑا پہناتا ہے غرض آہستہ آہستہ مکمل کرتا ہے آپ میری تحریر کو پنسل
کی تحریر سمجھ کے لائق پسند ناظرین بناوین

۴ بحر محیط یعنے سمندر جو نظر آتا ہے اوسکا وار اور پار کچھہ نہین اور اوسکے
طول و عرض و عمق کی بو اجبی انتہا نہین اسیطرح اس گیان ساگر کی بھی
حد اور انتہا کچھہ نہین بید اور شاستر اور پوران جنکی ضخامت بہت طول
و طویل ہین سب کے اخیر مین لکھا ہے کہ قادر کی قدرت لا انتہا ہے پس ممکن
نہین جو اس مختصر مین جزو کل گیان کو گنجایش ہو مگر جسطرح سے ایک جزو آتما
کا محیط کل عالم ہے گردہاری کے جسم مین جلوہ نما ہوا اوسی طرح سے گیان کے
ساگر سے گیان ساگر مین ایک جزو آتما کا رونما ہوا اور جسطرح یہ جزو سے
کل ہو سکتا ہے اوسیطرح اوسکا عالم جزو سے کل کو پا سکتا ہے

یہ کتاب بیدانت کی ہے اور بیدانت خلاصہ بیدون کا ہے
اسمین تمام اشارہ و کنایہ ہین اسکے سمجھنے کو ذہن رسا اور توجہ کامل چاہیے ٭

اس کتاب کے آٹھہ حصہ ہین اور ہر حصہ کا نام موج ہے ٭

۱ پہلی موج مین مختصر تعریف بیدون اور شاسترون اور تمہید
تصنیف اصل کتاب کی ہے ٭

۲ دوسری موج مین مایا یعنی قادر کی قدرت کی تعریف ہے ٭

۳ تیسری موج مین پیدایش عالم کی کیفیت ہے ٭

۴ چوتھی موج مین کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان اور چودہ حواس
مشہورہ کی تعریف ہے ٭

۵ پانچوین موج مین نتیجہ صحبت نیک اور حرکات و عادات گیانیون
کا بیان ہے ٭

پیشون سے حیات بسر کرے وہ شودر ہے تیرا نام گرہ ہاری ہے تو اس
سبک بوجھ کے اوٹھانے سے کیون گھبراتا ہے بزرگون کا قول ہی ع
ہمت مردان مدد خدا ۔ ہرچند طرح طرح کے پس وپیش نے دل کو ضعیف کیا لیکن
گوشائین جیو کی توجہ باطنی نے دل کو مضبوط کر دیا اور اوس ہی روز سے
ترجمہ کرنا شروع کیا بعد ترجمہ کرنے کے گوشائین جیو برندابن
کو سدھاری مقابلہ ترجمہ کا نہوا مگر کسی بات مین شک بھی باقی نہین رہا
اگرچہ اصل کتاب کا نام بچار مالا ہے مگر جیسے سمندر مین
متعدد ندیون سے پانی جمع ہوا ہے ویسے ہی اس کتاب مین بھی بعضے
مضمون سوائے مضمون اصل کتاب کے بید انت کی پوتھیون اور بندانتیون
کے اقوال سے شامل ہوئے ہین لہذا واجب ہوا کہ اسکا نام گیان ساگر
رکھا جاے پس یہ ہی نام قرار پایا ۱ ظاہر ہے کہ جو پیدا ہوا وہ ایکروز
فنا ہوگا انسان ہو خواہ فرشتہ اور جو قالب عنصری پاتا ہے رجوگن ستوگن
وتموگن کی ذیل مین رہتا ہے اور جو ان تینون کے تحت مین آیا سہو وخطا
بھی کرتا ہے نیک مطلق اور بد مطلق نہ کوئی ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا کہ حسب
قول حکماء ممتنع الوجود ہے پس گمان غالب ہی کہ میری تصنیف مین بھی خطا ہو
۲ بنی آدم کی طبیعت مختلف ہوتی ہین اگر ایسا نہوتا تو اختلاف راے حکما
اور مخالفت ہدایت پیشوا مین نہوتا دیکھو بیدون کو جماعت کثیر آواز غیبی
بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ برہمنون نے بنا لیے ہین اور قرآن کو
محمدی قال اللہ کہتے ہین اور دوسری قومون کے کہتے ہین کہ اصحابون کا بنایا ہوا ہے
انجیل کو عیسائی قال حواریون کا کہتے ہین اور مخالف کچھ اعتبار نہین کرتے ۔
۳ جب ایسی کتابون پر معترض اعتراض کرتے ہون اور ایک فقرہ سے
دوسرے فقرہ کو غلط کرتے ہون پھر مین کسطرح مدعی ہوسکتا ہون کہ میری
تصنیف سہو وخطا سے پاک ہے لہذا بہزار عجز و انکسار صاحبان علم

شاستری پڑھنے کی اگیان نہین ہوئی ٭

مینے جواب دیا کہ اس مہم کے سرانجام کو کوئی ایسا شخص چاہیے جسکے قدمون مین ہزارون آدمی سر دھرتے ہون اور کہتے ہون کہ بیت پناہ بلندی و پستی توئی ٭ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ٭ ایسا دولتمند چاہیے کہ جسکو کچھ فکر دنیاوی امورات کا نہو کہ رات دن جس شغل مین چاہے اوقات بسر کرے مین ضعیف الاندام اور ہر طرح عوام کی نظر مین حقیر دکھائی دیتا ہون اور ایک غریب متصدی نوکر سرکار انگریزی ہون ایک لحظہ کی غیر حاضری مین معتوب ہو جاؤن خوف حاکم حقیقی سے خوف حاکم مجازی کو ترجیح دیکر ہزار عاجزی اوقات بسر کرتا ہون مجھسے یہ بوجھ نہ اوٹھے گا گوشائین جیو نے فرمایا کہ تمام مخلوق نطفہ پدر سے رحم مادر مین قیام کر پیدا ہوتے ہین اور انتہ کرن و گیان اندری و کرم اندری سب برابر رکھتے ہین اور گرمی و سردی و دھوپ و سایہ مین سب کا یکسان حال ہوتا ہے اور جب قضا آتی ہے سب کو ہمراہ لیجاتی ہے پس جسکو جو بزرگی یا عزت ہوئی ہے اوسکے علم یا عمل سے ہوئی ہے جب تو کسی نیک فعل کا مرتکب ہوگا اونیر شرف حاصل کریگا ٭

اس زمانہ کے آدمی اپنی قدیمی رسم کو نہین چھوڑتے ہین گاڈی کے بیلون کے مانند لیک لیک چلتے ہین اور گیانی و پنڈت کم پیدا ہوتے ہین اور جو اب موجود ہین ذات و خاندان و رسومات کے زندان مین مقید ہین ٭

کپل اور گیانی کا قول ہے ذات پانت پوچھے نہین کوے ٭ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے ٭ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو برھم کو جانے وہ برہمن ہے اور جو شمشیر باندھے وہ چھتری ہے اور جو بنج کرے وہ بیش اور جو گیان اور بل اور ذہن سے محروم رہ کر متفرقات

جنسی دہرجیو مہاراج کے فائز ہوا اوسوقت گوشائین جیو مہاراج بچارمالاکو
بچار رہے تھے جب سے یہ مہاراج برندابن سے تشریف لاتے تھے
گاہ گاہ اونکے درشن کو جاتا تھا اور طالب علم گیان کا رہتا تھا اسوجہ سے
اونہون نے بعض مقامات اوس پوتھی کے ارتھ سنائی اور فرمایا
کہ اس بچارمالاکو سری مزاو تم پوری ونڈی سینا سی نے بہت پوتھیون
سے انتخاب کیا ہے بمجرد سننے دو چار لفظون کے دل نے چاہا کہ اول
سے آخر تک سماعت کرے جب مین نے راز دل کو ظاہر کیا تب گوشائین
جیو نے فرمایا کہ اوپاشنا اور کرم کانڈ کی پوتھیون کے پڑہنے اور سننے سے
البتہ پن ہوتا ہے جیسے کوئی ست نارائن کی کتھا کسی پنڈت سے سنکر
سو دو سو روپیہ کتھا پر چھوڑ ہاوے اگلے جنم مین اوسکو سو دو سو لکھ
پیراپت ہون گے اور وشنو سہسر نام کا پاٹ کرنے سے جسطرح طوطا
پڑہانے کنگا تری وہ تر سکے کا یہ گیان کی پوتھی ہے اسکے پڑہنے
اور سننے اور حفظ کرجافظ ہونے سے کچھہ سود نہین ہوتا ہے مگر
جو کوئی اسکے مطلب اور مدعا کو بغور سمجھہ اور اپنے دل سے اوسپر
اعتراض اور رد و بدل کر اسکے اشارہ اور کنایہ اور جتہارتھہ بات پر
یقین لاوے گا وہ ایسا پنڈت ہوجاوے گا کہ بہانک اور روچک
بات بنانے والون کے دم اور دام مین نہ پھنسے گا اور دنیا و عقبی کے
بیم ورجا سے آزاد ہو جیون مکت اور سریر چھوڑ کے بدیہہ مکت پاویگا
اگر تم گیان کو اوپاشنا اور کرم سے ترجیح دیتے ہو تو ترجمہ کرلو
اور ترجمہ سے تمہارے ذہن مین اسکا مطلب از خود آجاوے گا
اور تمہاری محنت سے تمہارے ہم جنسون کو بہت نفع ہوگا کیونکہ
اسوقت مین شمنسکرت زبان کے پنڈت الوپ ہوگئے اور جو برہمن
موجود ہین اونکو پڑہنے کی سردہا نرہی اور باقی پینتیس قوم کی مرد وزن کو

جمادی و نباتی و حیوانی و انسانی کمی و بیشی اوزان اوسی عناصر سے ہوتی
مگر جسطرح دولت و زراعت و تجارت محنت سے حاصل ہوتی ہے اور سلطنت
عدالت سے قائم رہتی ہے اور زندگی تہذیب اخلاق سے بعیش بسر ہوتی ہے
کمت گیان سے ہوتی ہے اور گیان پڑھنے سے علم معقولات اور صحبت سے
عالمون کے ہوتا ہے اور یہہ دونون نعمت ارادہ صادق و مہربانی
مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہین ٭

پس واجب ہے کہ گورون کے چرنون مین ہر دم دھیان
لگا رکھے اور نرگن کا سرگن سروپ گورو کو جانے وجہ ظاہر ہے کہ جسطرح
تمام حواس ظاہری و باطنی تابع دل کے ہین اسیطرح سے تمام انتظام
مہمات دینی و دنیاوی مرشد کی ہدایت سے وابستہ ہین لہذا گردہاری لعل
بے شمار بار اپنے گورون کے چرنون مین سیس کو جھکا متاع گنجینہ دل کو
بر سر بازار رکھتا ہے ٭

مصنف اس صحیفہ کا گردہاری لعل بن لالہ ہیرالعل بن لالہ جیت مل
قوم کایست بھٹناگر ال کیرانیہ ساکن سہارن پور اور عہدہ نظارت محکمہ
کلکٹری ضلع مسطور پر مامور ہوکر عیال و اطفال کی گذران کرتا ہے اگرچہ
بظاہر عقائد رسمیات دنیاوی مین بند ہا ہے لیکن دل سے مثل
سرو باغ دنیا سے آزاد ہے اور ہر وقت یہہ ہی ورد ہے

دولت جم را و قیصر خاقان را تسبیح ملک را و صفا رضوان را دوزخ بدرا
و بہشت مرنیکان را جانان مارا و جان ما جانان را

سبب تالیف

نامہ نگار ایک روز بلندی بخت سے خدمت مین برمھہ مورت کو شائین

تو دلائل محسوسات سے کہنا کچھہ گناہ نہین جو یک دانہ برست آمد صد دار
درخت و برگ و بار و مغز باپوست غلط نبود اگر گوئی کہ مجموع ٭
ہمان یک دانہ اصلی خود اوست ٭

ذات بحت کو واجب الوجود کہتے ہین اور وجود واجب الوجود کو
جب کوئی ایک دلیل سے ثابت کرتا ہے دوسرا اوسکی تنسیخ کو لب کھولتا ہے
اور جب دلائل متضادہ پیش ہوتے ہین حیرت پیدا ہوتی ہے
اسواسطے کہنا پڑا کہ نفی و اثبات خلط اور مادہ کا ہوتا ہے اور دلیل
حواس ظاہری و باطنی سے پیدا ہوتی ہین ٭

جسکی طرف میرا اشارہ ہے وہ ان سب سے باہر ہے پس
اوسکے نفی و اثبات پر وہ فکر کرے جو پہلے اپنے تین قید سے رجوگن
یعنے شہوت اور تموگن یعنی غضب اور ستوگن یعنی تمیز کے باہر کرے
اور زندان سے انتہہ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری کے باہر
ہووے اور دل سے خیال ترلوکی اور اوسکے بیم و رجا کا
دہووے جو پیچھے گم شدہ کے کوئی جاوے کرے گم آپ کو تب
اوسکو پاوے ٭

مصنف اس کتاب کا گورو اور گوبند کی کرپا سے امید رکھتا ہے
کہ ترلوکی کے توہمات کے بندہن سے اسطرح رہا ہوگا جسطرح آفتاب کے
برآمد ہونے سے ظلمت شب رفع ہو جاتی ہے لیکن ہنوز دلدل مین
تعینات کے پھنسا ہے اور نرگن کی سرای مین نہ پہونچکر سرگن کے
جنگل مین بھٹکتا ہے لہذا بار بار نمسکار برارندہ اوضاع غریبہ اور
نگارندہ نقوش عجیبہ کو کرتا ہے اور بیم و رجا وارین سے مضطرب ہو رہا ہے
مصرعہ از درد بفریاد رس آلہی ٭

وجود تمام موجودات کا عناصر سے ہوا اور تفریق خلقت و قوت



دیباچہ گیان ساگر تصنیف ناظر گردھاری لعل

جسکا آدو مدہ اور انت کچھ نہین اور جو جنم و مرن سی رہت اور شید و سپرس
و رنگ و رس و گندہ سے منزہ اور ہر اول سے اول اور ہر آخر سے آخر
اور باہمہ اور بسط ہمہ اور تعینات سے برتر ہے اور جسکی
خواہش سے وجود کل موجودات اور مفہومات کا ہوا اور جسکی حقیقت
کا علم پوران و شاستر اور بید و تمام ملفوظات کو نہوا اور جو احاطہ علم
اور عقل دیوتاؤن و پیغمبرون اور حکیمون و رکھیشرون سے باہر رہا
اور جو آلہ عناصر اور علت رج و ست و تم اور ہست و نیست کی وسط مین ہے
وہی پرمیشر و نارائن و پرماتما اور اللہ اور الکھ سوسوم ہوا ہے
اور اس قول پر ہر ولایت کے حکما اور ہر مذہب کی پیشوا کو اقرار رہا ہے
جبکہ اتفاق رائے عوام سے سبب کثرت کا وحدت ہے

فہرست گیان ساگر

مضمون	صفحہ
پہلی موج مین بیان بیدون وشاسترون کا۔	۸
بیدون کی تعریف۔	ایضاً
نہ شاستر کی تعریف۔	۹
دوسری موج بیچ بیان قدرت کے۔	۱۴
تیسری موج بیان پیدائش عالم کے	۱۹
چوتھی موج حواسون کے بیان مین۔	۳۵
پانچوین موج نتیجہ صحبت نیک وغیرہ کا بیان	۵۲
چھٹی موج آتما کی صفات اور عبادت مین	۶۴
ساتوین موج گیان کے کمال کی علامت	۸۵
آٹھوین موج خاتمہ کتاب	۸۶

Gayan sagar

گیان ساگر

مشتمل علم تصوف جسکو شاستر مین بیدانت کہتے ہین اوسکا
انتخاب لاجواب یعنی بیان مین بیدون اور شاستروں اور بیدون
شاستر کی تعریف و توصیف و بیان قدرت قادر قدیر جسکو ایشور کی
مایا کہتے ہین - پیدایش عالم - حواسون کی کیفیت - صحبت نیک و
بد کے اثر - آتما کی صفات و عبادت کے فائدے - گیان کے کمال
کی علامت - و بعض عمدہ عمدہ نتیجے جو اس فن سے انسان کو
واجب التعمیل اور باعث مکت و فلاح دارین متصور ہین

تصنیف کیا ہوا

منشی گردھاری لال صاحب سابق ناظم کلکٹری ضلع سہارنپور
حال نپشن یافتہ واسطے فائدۂ عام و خاص ہر مذہب و ہر ملت کے

بہر مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا
سنہ ۱۸۷۷ء

INDOLOGICAL INSTITUT

Gyānsāgar.

16 A 4

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

